URDU Gif Format

امام الوہابیہ کے کفریات کے بارے میں چمکدار ستارہ

الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ

۱۳۱۲ھ

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

رسالہ

الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ

۱۲ ۱۳

(امام الوہابیہ کے کفریات کے بارے میں چمکدار ستارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

مسئلہ ۲۹ از بدایوں مرسلہ مولنا مولوی محمد فضل المجید صاحب قادری فاروقی سلمہم اللہ تعالٰی ۲۲ جمادی الاول ۱۳۱۲ھ

بخدمت بابرکت مولنا مرجع الفتاوٰی والمفتیین ملاذ العلماء المحققین جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب اللّٰھم ادم افاضاتھم وافاداتھم (یا اللہ! ان کے فیوض وافادات کو دائمی بنا۔ ت) السلامُ علیکم!

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہابیہ غیر مقلدین جو تقلید ائمہ اربعہ کو شرک کہتے ہیں، جس مسلمان کو مقلد دیکھیں اسے مشرک بتاتے ہیں، دہلی والے اسمٰعیل مصنّفِ تقویۃ الایمان وصراط المستقیم و ایضاح الحق و یک روزی و تنویر العینین کو اپنا امام و پیشوا بتاتے، اس کے اقوال کو حق و ہدایت جانتے اور اس کے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں، ہمارے فقہائے کرام و پیشوایانِ مذہب کے نزدیک ان پر اور ان کے پیشوا پر حکمِ کفر ہے یا نہیں؟ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا (بیان کیجئے اجر پائیے۔ ت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؏

الجواب

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ شاھدا و مبشرا و نذیرا لتؤمنوا باللہ

عـلہ یہ خطبہ قرآنی آیتوں اور ایمانی ہدایتوں پر مشتمل ہے، تعمیم فائدہ کے لئے اُن آیات اور زبان اردو میں اُن ہدایات کی طرف اشارہ مناسب،

آیت ۱: اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ؏ — بیشک ہم نے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشی اور ڈر سناتا۔

کہ جو تمہاری تعظیم کرے اُسے فضل عظیم کی بشارت دو اور جو معاذ اللہ بے تعظیمی سے پیش آئے اسے عذاب الیم کا ڈر سناؤ۔ اور جب وہ شاہد و گواہ ہوئے اور شاہد کو مشاہدہ درکار، تو بہت مناسب ہوا کہ امت کے تمام افعال و اقوال و اعمال و احوال اُن کے سامنے ہوں۔ طبرانی کی حدیث میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ماھو کائن فیھا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذہٖ ؏ — بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی تو میں دیکھ رہا ہوں اُسے اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ مدظلہ۔

عـلہ **آیت ۲:** لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؏ — (یہ رسول کا بھیجنا کس لئے ہے خود فرماتا ہے اس لئے کہ) تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔

معلوم ہوا کہ دین و ایمان محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی تعظیم میں کلام کرے اصل رسالت کو باطل و بیکار کیا چاہتا ہے والعیاذ باللہ تعالےٰ ۱۲۔

عـہ قرئی تعززوہ بزائین معجمتین ۱۲ منہ (م) — آیہ کی تعززوہ دو زاء کے ساتھ بھی قراۃ ہے ۱۲ منہ (ت)

؏ القرآن الکریم ۳۳/۴۵ و ۴۸/۸

؏ کنز العمال بحوالہ طب عن ابن عمر حدیث ۳۱۹۸۱ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۴۲۰

؏ القرآن الکریم ۴۸/۹

ورسوله وتعزروه وتوقروه بجنانکم ولسانکم ۞ فجعل تعظیمه وتوقیره وتعزیره هو الرکن الرکین لدینکم الحق وایمانکم ۞ وحرم[۱] علیکم ان ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی او تجهروا له بالقول کجهر بعضکم لبعض فتحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون بخسرانکم ۞ وجعل[۲] طاعته طاعته وبیعته بیعته[۳] فان بایعتم نبیکم فانما فوق ایدیکم ید[۴] رحمانکم ۞ وقرن[۵] اسمه الکریم باسمه العظیم فی الاغناء[۶]

---

[۱] آیت ۳: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۝[1]

اے ایمان والو! نہ بلند کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اور اس کے حضور چلا کر نہ بولو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روضۂ انور کے پاس کسی کو اونچی آواز سے بولتے دیکھا، فرمایا کیا اپنی آواز نبی کی آواز پر بلند کرتا ہے۔ اور یہی آیت تلاوت کی ۱۲۔

[۲] آیت ۴: مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ[2]

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی ۱۲۔

[۳] آیت ۵: اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ[3]

بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کررہے ہیں، اللہ کا ہاتھ ہے ان کے ہاتھوں پر ۱۲۔

[۴] اللہ عزوجل نے بے شمار امور میں اپنے حبیب صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا نام پاک اپنے نام اقدس سے ملایا کہیں اصل شان اپنی تھی اس میں حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بھی شامل فرمایا، کہیں اصل معاملہ حبیب صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا تھا ان کے ساتھ اپنے ذکر والا سے اعزاز بڑھایا، آئندہ کی آٹھ آیتیں اسی کے بیان میں ہیں ۱۲ منہ مدظلہ۔

[۵] آیت ۶: اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ[4]

انھیں دولتمند کردیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے ۱۲۔

---

[1] القرآن الکریم ۴۹/ ۲
[2] القرآن الکریم ۴/ ۸۰
[3] القرآن الکریم ۴۸/ ۱۰
[4] القرآن الکریم ۹/ ۷۴

والایتاء[1] ورجاء العطاء والتقدیم[2] والقضاء[3] والمحادة[4] والارضاء[5]

---

[1] آیت ٧: وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۔[1]

اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے اُس پر جو انھیں دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے، اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے، اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اس کا رسول ١٢۔

[2] آیت ٨: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۔[2]

اے ایمان والو! اللہ و رسول سے آگے نہ بڑھو ١٢۔

[3] آیت ٩: وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۔[3]

نہیں پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ عورت کو جب اللہ و رسول کوئی بات ان کے معاملہ میں ٹھہرا دیں تو انھیں اپنے کام کا کچھ اختیار باقی رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا وہ صریح گمراہ ہوا بہک کر ١٢۔

[4] آیت ١٠: لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَاۗدُّوْنَ مَنْ حَاۗدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَاۗءَهُمْ اَوْ اَبْنَاۗءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۔[4]

تو نہ پائے گا انھیں جو ایمان لاتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں اللہ و رسول کے مخالف سے چاہے وہ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی ہوں ١٢۔

[5] آیت ١١: وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ۝[5]

اللہ و رسول زیادہ مستحق ہیں اس کے کہ یہ لوگ انھیں راضی کریں اگر ایمان رکھتے ہیں کیا انھیں خبر نہیں کہ جو مقابلہ کرے اللہ و رسول سے تو اس کیلئے دوزخ کی آگ ہے جس میں ہمیشہ رہے گا اور وہی بڑی رسوائی ہے ١٢۔

---

[1] القرآن الکریم ٩/٥٩
[2] القرآن الکریم ٤٩/١
[3] " ٣٣/٣٦
[4] " ٥٨/٢٢
[5] " ٩/٦٢ و ٦٣

والنصح[۱] والایذآء[۲] فی قرانکم ؛ ورفع شانہ وعظم مکانہ فمیزامرہ عن امورمن عداہ فماکان لیوزن بمیزانکم ؛ اتجعلون[۳] الحصی کالدرر والدم کالمسک ام تجعلون العصف کریحانکم ؛ فقد ھداکم ربکم ان لاتجعلوا[۴] دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضاً[۵] من اب اومولی اوسلطانکم ؛ وقال الذین ارسلوا السنتہم فی شانہ العظیم

عہ۱ آیت ۱۲: اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ[۱]۔ — جب خلوص رکھیں اللہ و رسول کے ساتھ۔

عہ۲ آیت ۱۳: اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا[۲]۔ — بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ و رسول کو اللہ نے ان پر لعنت کی دنیا و آخرت میں، اور ان کے لئے تیار کر رکھی ذلت کی مار۔

یہ معاملہ خاص حبیب کا ہے، اللہ کو کون ایذا دے سکتا ہے، مگر وہاں تو جو معاملہ رسول کے ساتھ برتا جائے اپنے ہی ساتھ قرار پایا ہے۔

عہ۳ یعنی جب تم خود کنکر کو موتی، خون کو مشک، بھُس کو پھول کی طرح نہیں سمجھتے تو رسول کے معاملہ کا اوروں پر کیا قیاس کرتے ہو، یہاں تو کوئی نسبت ہی نہیں ہوسکتی جب ان کے ابنِ مکرم حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

لاتقیسونی باحد ولاتقیسوا علیّ احداً[۴]۔ — مجھے کسی پر قیاس نہ کرو نہ کسی کو مجھ سے نسبت دو۔

تو خود حضورِ اقدس سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے واللہ اکبر ۱۲۔

عہ۴ یہ آیت ۴ ہے کہ رسول کا پکارنا اپنے میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو، اب ایک دوسرے میں باپ اور مولا اور بادشاہ سب آگئے، اسی لئے علماء فرماتے ہیں نامِ پاک لے کر ندا کرنا حرام ہے، اگر روایت میں مثلاً یامحمد آیا ہو تو اس کی جگہ بھی یارسول اللہ کہے، اس مسئلہ کا بیانِ عظیم الشان فقیر کے رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین میں دیکھئے ۱۲ منہ۔

---

[۱] القرآن الکریم ۲۴/ ۶۳
[۲] " ۹/ ۹۱
[۳] " ۳۳/ ۵۷
[۴] زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار (اردو) مکتبہ نبویہ، لاہور ص ۷۷

اَبِاللّٰہِ وَ اٰیٰتِہٖ وَ رَسُوْلِہٖ کُنْتُمْ تَسْتَھْزِءُوْنَ[1] ○ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ[2]

ع[1] یہ آیت ۱۵ ہے غزوۂ تبوک کو جاتے وقت منافقوں نے تخلیہ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلافِ شان کچھ کہا، جب سوال ہوا تو عذر کرنے لگے اور بولے ہم تو یونہی آپس میں ہنستے تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قُلْ اَبِاللّٰہِ وَ اٰیٰتِہٖ وَ رَسُوْلِہٖ الآیۃ[3] اے نبی! ان سے فرمادے کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے معاملہ میں ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان لاکر۔

اقول اس آیت کے تین فائدے حاصل ہوئے:

اوّل یہ کہ جو رسول کی شان میں گستاخی کرے وُہ کافر ہوجاتا ہے اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا اور ایمان کا دعوٰی رکھتا ہو، کلمہ گوئی اسے ہرگز کفر سے نہ بچائے گی۔

دوم یہ جو بعض جاہل کہنے لگتے ہیں کہ کفر کا تو دل سے تعلق ہے نہ کہ زبان سے، جب وہ کلمہ پڑھتا ہے اور اس کے دل میں کفر ہونا معلوم نہیں تو ہم کسی بات کے سبب اسے کیونکر کافر کہیں، محض خبط اور نری جھوٹی بات ہے، جس طرح کفر دل سے متعلق ہے یونہی ایمان بھی۔ زبان سے کلمہ پڑھنے پر مسلمان کیسے کہا یُونہی زبان سے گستاخی کرنے پر کافر کہا جائے گا، اور جب بغیر اکراہِ شرعی کے ہے تو اللہ کے نزدیک بھی کافر ہو جائے گا اگرچہ دل میں اس گستاخی کا معتقد نہ ہو کہ بے اعتقاد کہنا ہزل وسخریہ ہے، اور اسی پر رب العزت فرما چکا کہ تم کافر ہوگئے اپنے ایمان کے بعد۔ اس کی تحقیق ہمارے رسالہ البارقۃ اللمعا علی سامد نطق بالکفر طوعا (۱۳۰۴ھ) میں ہے۔

سوم کھلے ہُوئے لفظوں میں عذرِ تاویل مسموع نہیں، آیت فرما چکی کہ حیلہ نہ گھڑو تم کافر ہوگئے۔

تنبیہ: یہاں اللہ عزوجل نے اُنھیں کلماتِ گستاخی کو وجہِ کفر بتایا اور اُن کے مقابل کلمہ گوئی وعذرجوئی کو مردود ٹھہرایا یہاں اُن کے کفرِ سابق مخفی کی بحث نہیں کہ قد کفرتم بعد ایمانکم فرمایا ہے تم مسلمان ہوکر کافر ہوگئے، نہ کہ قد کنتم کافرین تم پہلے ہی سے کافر تھے۔ یہ فائدے خُوب یاد رکھنے کے ہیں وباللہ التوفیق ۱۲ منہ مدظلہ۔

---

[1] القرآن الکریم ٩/٦٥
[2] " ٩/٦٦
[3] " ٩/٦٥

فیاایھا المنافقون[1] المرتدۃ الفاسقون الزاعم کبیرکم ان مدح[2] الرسول کمدح بعضکم بعضا بل اقل منہ فی حسبانکم قد بدت البغضاء[3] من افواھکم وما تخفی صدورکم اکبر واللہ مخرج اضغانکم ؛

ع۱ نفاق دو قسم ہے : عقدی و عملی ۔ نفاق عملی کے بیان میں فقیر نے ایک رسالہ حافلہ مسمّی بہ ابناء الحذاق بمسالك النفاق (۱۳۰۹ھ) لکھا اور آیات واحادیث کثیرہ وغزیرہ سے اس کے وجوہ وصور کو ظاہر کیا جو اس رسالہ کے غیر میں مجموعا نہ ملیں گی وہاں سے ان حضرات کے نفاق کا ثبوت لیجئے ۱۲ منہ ۔

ع۲ اللہ تو فرمائے رسول کے حضور چلّا کر نہ بولو جیسے ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو ، اللہ فرمائے رسول کا پکارنا ایک دوسرے کا سا پکارنا نہ ٹھہرالو ، تقویۃ الایمان والا کہے رسول کی ایسی ہی تعریف کرو جیسی باھم ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اس میں بھی کمی کرو ، انا للہ وانا الیہ راجعون ٥

ع۳ قال اللہ تعالٰے :

قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر قد بیّنا لکم الاٰیٰت ان کنتم تعقلون[1] ھا انتم اولاء تحبونھم ولا یحبونکم وتؤمنون بالکتب کلہ واذا لقوکم قالوا اٰمنا واذا خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور[2] ٥

ظاہر ہو چکی ہے دشمنی ان کی باتوں سے اور وہ جو ان کے دلوں میں دبی ہے اس سے بھی زیادہ ہے ، ہم نے صاف بیان فرما دیں تمھارے لئے نشانیاں اگر تمھیں سمجھ ہو ، دیکھو یہ جو تم ہو تم تو انھیں چاہتے ہو اور وہ تمھیں نہیں چاہتے اور تم پوری کتاب پر ایمان لاتے ہو اور جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور جب تنہا ہوتے ہیں تو تم پر غصے میں اپنی انگلیاں چباتے ہیں تو فرما دے مر جاؤ گھٹ گھٹ کر خدا خوب جانتا ہے دلوں کی بات ۔

اقول اس آیت سے بھی دو فائدے ملے :

ایک یہ کہ دل کے بخار کے ساتھ زبانی اقرار کلمہ گوئی کی پکار کوئی چیز نہیں ۔

دوسرے یہ کہ دل کا بخار زبانی باتوں سے ظاہر ہو جاتا ہے ۱۲ منہ ۔

---

[1] القرآن الکریم ۳/ ۱۱۸

[2] " ۳/ ۱۱۹

استحوذ[عہ] علیکم الشیطٰن فانساکم ذکر اللہ وتعظیم الرسول وقد نطق القراٰن بخذلانکم؛ زاد فلہ کم الشیطٰن نقطا من شینہ وتاء کم التدویر من دائرۃ نونہ فاراکم تقویۃ الایمان فی تفویت ایمانکم؛ ماکان اللہ لیذر المؤمنین علیٰ ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب[1] وما اللہ بغافل عن کفرانکم؛ فلا ورب محمد لا تؤمنون[عہ۲] حتی یکون احب الیکم من والدکم وولدکم والناس اجمعین والروح الذی بین جسمانکم؛ صلی اللہ تعالیٰ وبارک وسلم علیہ وآلہ الکرام وصحبہ العظام وخادمی سنۃ القیام برد زیغکم وطغیانکم؛ ورزقنا حبہ الصادق فی غایۃ الاعظام وادامۃ ذکرہ الیٰ یوم القیام، وان کان فیہ رغم انوفکم واسخان اعیانکم؛ اٰمین یا ارحم الراحمین؛ والحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولٰنا محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین۔

عہ قال اللہ تعالیٰ:

استحوذ علیھم الشیطٰن فانساھم ذکر اللہ اولٰئک حزب الشیطٰن الا ان حزب الشیطٰن ھم الخٰسرون[2]	غالب آگیا اُن پر شیطان سو بھلادی اُن کو خدا کی یاد، وہ شیطان کے گروہ ہیں، سن لو شیطان ہی کے گروہ نقصان میں ہیں۔

علمائے مدینہ طیبہ نے وہابیہ کے حق میں یہی آیت لکھی اور خود حدیث صحیح بخاری سے ان کا قرن الشیطان ہونا ثابت ہے ۱۲ منہ۔

عہ۲ صحیح بخاری وصحیح مسلم ومسند امام احمد وسنن نسائی وابن ماجہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لایؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین[3]	تم میں کوئی مسلمان نہیں ہوتا جب تک میں اسے اس کے ماں باپ اور سارے جہان سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔

اللھم بحبہ لک وحبک اجعل حبہ احب الینا من حب الظمآن للماء البارد ومن حبنا انفسنا یاارحم الراحمین، اٰمین ۱۲ منہ۔

---

[1] القرآن الکریم ۳/۱۷۹
[2] القرآن الکریم ۵۸/۱۹
[3] صحیح البخاری کتاب الایمان باب من الایمان ان یحب لاخیہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۶
صحیح مسلم 〃 باب وجوب محبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 〃 〃 ۱/۴۹

ترجمۂ خطبہ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے اپنا رسول بھیجا گواہ اور خوشی اور ڈر سناتا ہُوا، تاکہ تم ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر، اور تم اس کی تعظیم اور توقیر اپنے دل اور زبان سے بجالاؤ، تو اللہ تعالےٰ نے ان کی تعظیم و توقیر اور اعزاز کو تمہارے ایمان اور دینِ حق کا مضبوط رکن بنایا، اور تم پر حرام کیا ہے کہ تم اپنی آوازوں کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز پر بلند کرو یا تم اُن کے حضور اس طرح چلا کر بولو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو، کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہوجائیں اور تمہیں اپنے خسارے کی خبر نہ ہو، اور اللہ تعالیٰ نے ان کی طاعت کو اپنی طاعت اور اُن کی بیعت کو اپنی بیعت بنایا تو اگر تم اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیعت کرو تو تمہارے ہاتھ پر رحمان کا ہاتھ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اسمِ کریم کے ساتھ ان کا اسمِ پاک ملایا غنی کرنے، عطا کرنے، عطا کی اُمید کرنے، آگے ہونے، فیصلہ کرنے، مخالف ہونے، راضی ہونے اور خلوص و ایذا میں تمہارے قرآن پاک میں، اور اللہ تعالیٰ نے ان کی شان بلند فرمائی اور ان کی عظمت مکانی فرمائی، تو یُوں اللہ تعالیٰ نے ان کے معاملے کو ان کے ماسوا سے ممتاز فرمایا، تو ان کی شان تمہارے ترازو سے ماوراء ہے، کیا تم کنکر کو موتی یا خُون کو مُشک یا بھُس کو پھُول قرار دو گے، تو بیشک تمہارے رب نے تمہیں راہنمائی دی ہے کہ تم رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پکارنا ایسا نہ ٹھہراؤ جیسا تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو خواہ تمہارا باپ ہو یا آقا ہو یا بادشاہ ہو، اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں جو زبان درازی ان کی شان میں کرتے ہیں، فرمایا کیا تم اللہ تعالےٰ اور اس کی آیات اور اس کے رسول کے معاملہ میں ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ہو اپنے ایمان کے بعد، اے سرکش منافقو، فاسقو! تمہارے بڑے نے خیال ظاہر کیا کہ رسول اللہ کی مدح تمہاری آپس میں ایک دوسرے کی مدح کے مساوی بلکہ اس سے بھی کم ہے یہ تمہارے خیال میں ہے جبکہ بغض تمہارے مُنہ سے ظاہر ہوگیا ہے اور جو تمہارے دلوں میں ہے وہ اس سے بھی خطرناک ہے اور اللہ تعالےٰ تمہارے حسد کو ظاہر فرمانے والا ہے، تم پر شیطان غالب آگیا ہے اس نے تم کو اللہ تعالیٰ کی یاد اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم بھلادی ہے اور بلا شک قرآن نے تمہاری رسوائی بیان فرمادی پس شیطان نے تمہاری فاء پر اپنے شین کے نقطوں میں ایک نقطہ بڑھا دیا اور تمہاری تاء کا دائرہ اپنے نون کے دائرہ سے بڑھا دیا تو شیطان نے تمہیں ایمان کے ضائع کرنے میں ایمان کی تقویت دکھائی، مومنوں کو اللہ تعالیٰ اس حال پر نہ چھوڑے گا جس پر تم اب ہو جب تک خبیث کو طیب سے جُدا نہ کردے اور اللہ تعالےٰ تمہارے کفر سے غافل نہیں۔ محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے رب کی قسم تم مومن نہیں ہو سکتے جب تک وُہ تمہارے والد، اولاد، تمام لوگوں اور تمہاری رُوحوں سے زیادہ تمہیں محبوب نہ ہوں، صلے اللہ تعالےٰ و بارک وسلم علیہ

وعلیٰ آلہ الکرام وصحابتہ العظام اور ساتھ ہی تمہاری سرکشی اور غلط روی کے رد کرنے کی سنّت پر قائم خدام پر سلام و برکات ہوں، اور اللہ تعالیٰ ہمیں انتہائی تعظیم کے ساتھ آپ کی سچی محبت اور قیامت تک آپ کا دائمی ذکر عطا فرمائے اگرچہ اس میں تمہاری ناکیں آلود اور تمہاری آنکھیں بیمار ہوں، آمین یاارحم الراحمین والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا ومولانا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ [ترجمہ خطبہ ختم ہوا، یہاں سے جواب شروع ہے]

امام الوہابیہ کا خود اپنے اقرار سے کافر ہونا

بلاشبہہ وہابیہ مذکورین اور ان کے پیشوائے مسطور پر بوجوہ کثیر قطعاً یقیناً کفر لازم اور حسبِ تصریحات جماہیر فقہائے کرام اصحابِ فتاوٰی اکابر واعلام رحمہم اللہ الملک المنعام ان پر حکمِ کفر ثابت وقائم اور بظاہر ان کا کلمہ پڑھنا اس حکم کا نافی اور ان کو نافع نہیں ہوسکتا آدمی فقط زبان سے کلمہ پڑھنے یا اپنے آپ کو مسلمان کہنے سے مسلمان نہیں ہوتا جبکہ اس کا قول یا فعل اس کے دعوے کا مکذب ہوگیا، اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے کلمہ پڑھے بلکہ نماز روزہ حج زکوٰۃ بھی ادا کرے بایں ہمہ خدا اور رسول کی باتیں جھٹلائے یا خدا اور رسول و قرآن کی جناب میں گستاخیاں کرے یا زنار باندھے، بت کے لئے سجدے میں گرے تو وہ مسلمان قرار پاسکتا یا عادت کے طور پر وہ کلمہ پڑھنا اس کے کام آسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہم ابھی حاشیۂ خطبہ میں یہ مضمون آیاتِ قرآنیہ سے ثابت کرچکے۔ درمختار مطبع ہاشمی ص ۳۱۸:

لواتی بھما علیٰ وجہ العادۃ لم ینفعہ مالم یتبرأ[1] — اگر عادت کے طور پر کلمہ پڑھا تو نفع نہ دے گا جب تک اپنی اس کفری بات سے توبہ نہ کرے۔

نیز سب وہابیہ کا اپنے امام کی تصریح سے کافر ٹھہرنا

اُن کے مذہبی عقیدوں اور اُن کے پیشوائے مذہب کی کتابوں میں بکثرت کلماتِ کفریہ ہیں جن کی تفصیل کو دفتر درکار، اور اُن کے پیشوا نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں (جسے یہ لوگ معاذ اللہ کتاب آسمانی کی مثل جانتے اور اپنے مذہب کی مقدس کتاب مانتے ہیں) اپنے اور اپنے سب پیروؤں کے کھلم کھلا کافر ہونے کا صاف اقرار کیا ہے، میں پہلے ان کا وہ اقراری کفر نقل کروں پھر بطور نمونہ صرف نشتر کفریات ان کے اور لکھوں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ختمِ دنیا کا حال ارشاد فرمایا ہے کہ زمانہ فنا نہ ہوگا جب تک لات وعزّٰی کی پھر پرستش نہ ہو اور وہ یوں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھالے گی جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا وہ اٹھالیا جائے گا جب زمین میں نرے کافر رہ جائیں گے پھر بتوں کی پوجا بدستور جاری ہوجائے گی۔[2]

تقویۃ الایمان مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۳ھ ص ۴۴ پر یہ حدیث بحوالہ مشکوٰۃ نقل کی اور خود اس کا

---

[1] درمختار — باب المرتد — مطبع مجتبائی دہلی — ۱/۳۵۶

[2] مشکوٰۃ المصابیح — باب لاتقوم الساعۃ الاعلیٰ شرار الناس — مطبع مجتبائی دہلی — نصف ثانی ص ۴۸۱

ترجمہ کیا کہ:

"پھر بھیجے گا اللہ ایک باؤ اچھی، سو جان نکال لے گی جس کے دل میں ہوگا ایک رائی کے دانہ بھر ایمان، سو رہ جائیں گے وہی لوگ کہ جن میں کچھ بھلائی نہیں، سو پھر جائیں گے اپنے باپ دادوں کے دین پر۔"[1]

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے یہ بھی صراحۃً ارشاد فرما دیا تھا کہ وہ ہوا خروجِ دجال لعین و نزولِ عیسٰی مسیح علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے بعد آئے گی۔[2] تقویۃ الایمان میں حدیث کے یہ لفظ بھی خود ہی نقل کئے اور اس کا ترجمہ کیا ص۴۵:

"نکلے گا دجال، سو بھیجے گا اللہ عیسٰی بیٹے مریم کو، سو وہ ڈھونڈے گا اس کو، پھر تباہ کر دے گا اس کو، پھر بھیجے گا اللہ ایک باؤ ٹھنڈی شام کی طرف سے، سو نہ باقی رہے گا زمین پر کوئی کہ اس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہو مگر مار ڈالے گی اس کو۔"[3]

بااینہمہ حدیث مذکور لکھ کر اسی صفحہ پر صاف لکھ دیا:

"سو پیغمبرِ خدا کے فرمانے کے موافق ہوا۔"[4]

اب نہ خروجِ دجال کی حاجت رہی نہ نزولِ مسیح کی ضرورت بلکہ ان کے نصیبوں کے لئے وہ ہوا ابھی چل گئی، تمام مسلمانوں کے کافر مشرک بنانے کے لئے ختمِ دنیا کی حدیث صاف صاف اپنے زمانہ موجودہ پر جما دی، اور کچھ پروا نہ کی کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جس کی اس حدیث نے خبر دی اور وہ ہوا چل چکی اور جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان تھا مر گیا اب تمام دنیا میں نرے کافر ہی کافر رہ گئے ہیں تو یہ شخص خود اور اس کے سارے پیرو کیا دنیا کے پردے سے کہیں الگ بستے ہیں، یہ خود اپنے اقرار سے ٹھیٹ کافر پکے بت پرست ہیں، یہ خود ان کا اقراری کفر تھا، اب گنئے کہ علمائے کرام فقہائے عظام کی صریح تصریحوں سے ان پر کتنی وجہ سے کفر لازم:

کفریہ ۱: یہی اقرارِ کفر کہ جو اپنے کفر کا اقرار کرے وہ سچ کافر ہے۔ نوازل فقیہ ابو اللیث، پھر خلاصہ، پھر تکملہ لسان الحکام مطبوعہ مصر ص۵۳: رجل قال انا ملحد یکفر[5] جو اپنے الحاد کا اقرار کرے وہ کافر ہے۔

---

[1] تقویۃ الایمان الفصل الرابع فی ذکر ردالاشراک فی العبادۃ مطبع علیمی لوہاری گیٹ لاہور ص ۳۰

[2] مشکوٰۃ المصابیح باب لاتقوم الساعۃ الا علی شرار الناس مطبع مجتبائی دہلی نصف ثانی ص ۴۸۱

[3] تقویۃ الایمان الفصل الرابع فی ذکر ردالاشراک فی العبادۃ مطبع علیمی لوہاری گیٹ لاہور ص ۳۱

[4] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۳۰

[5] خلاصۃ الفتاوٰی کتاب الفاظ الکفر فصل ثانی جنس خامس مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۴/۳۸۷

اشباہ فن ثانی کتاب السیر باب الردۃ :

قیل لہا انت کافرۃ فقالت انا کافرۃ کفرت[1] | کسی نے کہا تو کافرہ ہے، کہا میں کافرہ ہوں، وہ کافرہ ہوگئی۔

فتاوٰی عالمگیری مطبع مصر ۱۳۱۰ھ جلد ۲ ص ۲۷۹ :

مسلم قال انا ملحد یکفر ولو قال ما علمت انہ کفر لا یعذر بھذا[2] | ایک مسلمان اپنے ملحد ہونے کا اقرار کرے کافر ہو جائے گا اور اگر کہے کہ میں نہ جانتا تھا کہ اس میں مجھ پر کفر عائد ہوگا تو یہ عذر نہ سنا جائے گا۔

کفریہ ۲ : اسی قول میں تمام اُمت کو کافر مانا، یہ خود کفر ہے۔ شفاء شریف امام قاضی عیاض ص ۳۶۲ و ص ۳۶۳ :

نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ[3] | جو کوئی ایسی بات کہے جس سے تمام اُمت کو گمراہ ٹھہرانے کی طرف راہ نکلے وہ یقیناً کافر ہے۔

کفریہ ۳ : تقویۃ الایمان ص ۲۰ :

"غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے، یہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے۔"[4]

یہاں اللہ سبحٰنہ کے علم کو لازم و ضروری جانا اور معاذ اللہ اس کا جہل ممکن مانا کہ غیب کا دریافت کرنا اس کے اختیار میں ہے چاہے دریافت کرلے چاہے جاہل رہے، یہ صریح کلمۂ کفر ہے۔ عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۸ :

یکفر اذا وصف اللہ تعالٰی بما لا یلیق بہ او نسبہ الی الجھل او العجز او النقص[5] اھ | جو شخص اللہ تعالٰی کی ایسی شان بیان کرے جو اس کے لائق نہیں یا اسے جہل یا عجز یا کسی ناقص بات کی طرف نسبت کرے وہ کافر ہے۔

بحر الرائق مطبع مصر ج ۵ ص ۱۲۹، بزازیہ مطبع مصر ج ۳ ص ۳۲۳، جامع الفصولین

---

[1] الاشباہ والنظائر کتاب السیر باب الردۃ ادارۃ القرآن کراچی ۲۴۹/۱
[2] فتاوٰی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲۷۹/۲
[3] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی بیان ما ھو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیۃ ۲۷۱/۲
[4] تقویۃ الایمان الفصل الثانی فی رد الاشراک فی العلم مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۱۴
[5] فتاوٰی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲۵۸/۲

مطبع مصر ج ۲ ص ۲۹۸ :

لو وصف اللّٰہ تعالٰی بما لا یلیق بہ کفر[1]

اگر اللہ تعالٰی کی شان میں ایسی بات کہی جو اس کے لائق نہیں کافر ہوگیا۔

کفریہ ۴ : "جب چاہے دریافت کرنے" کا صاف یہ مطلب کہ ابھی تک دریافت ہوا نہیں ہاں اختیار رہے[عہ] کہ جب چاہے دریافت کرلے تو علمِ الٰہی قدیم نہ ہُوا اور یہ کُھلا کلمۂ کفر ہے۔ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۲ :

لو قال علم خدائے قدیم نیست یکفر کذا فی التتارخانیۃ[2] اھ ملخصًا۔

جو علمِ خدا کو قدیم نہ مانے وہ کافر ہے ایسا ہی تاتارخانیہ میں ہے اھ ملخصًا۔

کفریہ ۵ : ایضاح الحق مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۷ھ ص ۳۵ و ۳۶ :

تنزیہ او تعالٰے از زمان و مکان وجہۃ و اثبات رؤیت بلاجہت و محاذات (الٰی قولہ) ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحبِ آں اعتقادات مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ مے شمارد[3] اھ ملخصًا۔

اللہ تعالٰے کو زمان و مکان اور جہت سے پاک قرار دینا اور اس کا دیدار بلاجہت و کیف ثابت کرنا (آگے یوں کہا) یہ تمام امور از قبیل بدعت حقیقیہ ہیں اگر کوئی شخص ان مذکورہ اعتقادات کو دینی اعتقاد شمار کرے اھ ملخصًا (ت)

اس میں صاف تصریح ہے کہ اللہ تعالٰے کو زمان و مکان وجہت سے پاک جاننا اور اس کا دیدار بلاکیف ماننا بدعت وضلالت ہے اس میں اس نے تمام ائمۂ کرام و پیشوایانِ مذہبِ اسلام کو بدعتی و گمراہ بتایا۔ شاہ عبدالعزیز صاحب تحفۂ اثنا عشریہ مطبوعہ کلکتہ ۱۲۴۳ھ ص ۲۵۵ میں فرماتے ہیں :

عقیدہ سیزدہم آنکہ حق تعالٰے را مکان نیست و اُو را جہتے از فوق و تحت متصور نیست و ہمینست مذہب اہل سنّت وجماعت[4]۔

تیرھواں عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالٰی کے لئے مکان اور فوق و تحت کی جہت متصور نہیں ہے اور یہی اہلِ سنّت وجماعت کا مذہب ہے (ت)

عہ اس کے متعلق شرح عقائد و فقہ اکبر و شرح فقہ اکبر کی عبارات کفریہ ۱۰ کے رَد میں دیکھئے ۱۲ منہ

---

[1] جامع الفصولین الفصل الثامن و الثلاثون فی مسائل کلمات الکفر اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی ۲/ ۲۹۸

[2] فتاوٰی ہندیۃ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۲۶۲

[3] ایضاح الحق (مترجم اُردو) فائدہ اوّل پہلا مسئلہ قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۷۷ و ۷۸

[4] تحفہ اثنا عشریہ باب پنجم در الٰہیات سہیل اکیڈمی لاہور ص ۱۴۱

بحرالرائق ج ۵ ص ۱۲۹، عالمگیری ج ۲ ص ۲۵۹:

یکفر باثبات المکان للہ تعالٰی[1]

اللہ تعالٰی کے لئے مکان ثابت کرنے سے آدمی کافر ہوجاتا ہے۔

فتاوٰی قاضی خاں فخر المطابع ج ۴ ص ۸۴۳:

رجل قال خدائے برآسماں میداند کہ من چیزے ندارم یکون کفرا لان اللہ تعالٰی منزہ عن المکان[2]

کسی نے کہا کہ خدا آسمان پر جانتا ہے کہ میرے پاس کچھ نہیں، کافر ہوگیا، اس لئے کہ اللہ تعالٰی مکان سے پاک ہے۔

خلاصہ کتاب الفاظ الکفر فصل ۲ جنس ۲:

لوقال نردبان بنہ وبرآسماں برآئے و با خدائے جنگ کن یکفر لانہ اثبت المکان للہ تعالٰی[3]

اگر کوئی یُوں کہے کہ سیڑھی لگاؤ اور آسمان پر جاکر خدا سے جنگ کرو، تو کافر ہوجائے گا اس لئے کہ اس نے اللہ تعالٰی کے لئے مکان مانا۔ (ت)

کفریہ ۶: رسالہ یکروزی مطبع فاروقی ص ۱۴۴:

بعد اخبار ممکن ست کہ ایشاں را فراموش گردانیدہ شود پس قول بامکان وجود مثل اصلا منجر بتکذیب نصی از نصوص نگردد وسلب قرآن مجید بعد انزال ممکن ست[4]

خبر دینے کے بعد ممکن ہے کہ اللہ تعالٰی اُسے بُھلادے پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہم مثل ثابت کرنا ہرگز نصوص میں سے کسی نص کی تکذیب نہیں، اور قرآن پاک کے نازل کرنے کے بعد اس کا سلب ہوجانا ممکن ہے (ت)

اہلِ حق نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا مثل یعنی تمام صفاتِ کمالیہ میں حضور کا شریک وہمسر محال ہے، اور بعض علماء اس پر دلیل لائے تھے کہ اللہ عزّوجل نے حضورِ اقدس صلے اللہ

---

[1] بحرالرائق باب احکام المرتدین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۵/۱۲۰
فتاوٰی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۵۹
[2] فتاوٰی قاضی خاں کتاب السیر باب مایکون کفرا من المسلم الخ نولکشور لکھنؤ ۴/۸۸۴
[3] خلاصۃ الفتاوٰی کتاب الفاظ الکفر فصل ۲ جنس ۲ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۴/۳۸۴
[4] رسالہ یکروزی (فارسی) فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۱۷

تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا اگر حضور کا مثل بمعنی مذکور ممکن ہو تو معاذ اللہ کذبِ الٰہی لازم آئے، اس کے جواب میں شخص مذکور نے وہ کفری بول بولا کہ اگر اللہ تعالیٰ قرآن مجید دلوں سے بھلا کر ایسا کرے تو کس نص کی تکذیب ہوگی، یہاں صاف اقرار کر دیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع میں جھوٹی ہوجانے میں تو حرج نہیں حرج اس میں ہے کہ بندے اُس کے جھوٹ پر مطلع ہوں اگر انھیں بھلا کر اپنی بات جھوٹی کردے تو تکذیب کہاں سے آئیگی کہ اب کسی کو وُہ نص یاد ہی نہیں جو جھوٹ ہوجانا بتائے غرض سارا ڈر بندوں کا ہے جب اُن کی مت ماردی پھر پروا کیا تعالیٰ اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا۔ ظالموں کی باتوں سے اللہ تعالیٰ بہت بلند ہے۔ت)

شفا شریف ص ۳۶۱ :

من دان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوۃ و نبوۃ نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذٰلک المصلحۃ بزعمہ اولم یدعھا فھو کافر باجماع[1]

جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو باایں ہمہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اُن باتوں میں کہ وُہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔

حضرات انبیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والثناء کا کذب جائز ماننے والا بالاتفاق کافر ہوا اللہ عزوجل کا کذب جائز ماننے والا کیونکر بالاجماع کافر مرتد نہ ہوگا، اس مسئلے میں شخص مذکور اور اس کے کاسہ لیسوں کے اقوال سخت ہولناک وبیباک ونا پاک ہیں جن کی تفصیل وتشریح اور اُن کے رَدِّ بلیغ کی تنقیح ہماری کتاب سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح (۱۳۰۷ھ) سے روشن۔

کفریہ ۷ : یکروزی ص۱۴۵ :

لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع والقائے آں بر ملئکہ و انبیاء خارج از قدرتِ الٰہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی ازید از قدرت ربانی باشد۔[2]

اللہ تعالیٰ کے لئے مذکور کذب کو ہم محال نہیں مانتے کیونکہ واقع کے خلاف کوئی قضیہ خبر بنانا اور اس کو فرشتوں اور انبیاء پر القاء کرنا اللہ تعالیٰ کی قدرت سے خارج نہیں ورنہ لازم آئیگا کہ انسانی قدرت اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زاید ہوجائے (ت)

---

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰے فصل فی بیان ما ھو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ۲/ ۲۶۹

[2] رسالہ یکروزی (فارسی) فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۱۷

اس میں صاف تصریح ہے کہ جو کچھ آدمی اپنے لئے کرسکتا ہے وُہ سب خدائے پاک کی ذات پر بھی روا ہے جس میں کھانا پینا، سونا، پاخانہ پھرنا، پیشاب کرنا، چلنا، ڈوبنا، مرنا سب کچھ داخل۔ لہذا اس قول خبیث کے کفریات حد شمار سے خارج۔

کفریہ ۸ : یکروزی ص ۱۴۵ :

عدمِ کذب را از کمالات حضرت حق سبحٰنہ میشمارند و او راجل شانہ باں مدح می کنند برخلاف اخرس و جماد و صفت کمال ہمین ست کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب دارد و بنا بر رعایت مصلحت و مقتضائے حکمت بتنزہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب نماید ہماں شخص ممدوح می گردد بخلاف کسے کہ لسان او ماؤف شدہ یا ہرگاہ ارادہ تکلم بکلام کاذب نماید آواز بند گردد یا کسے دہن او را بند نماید ایں اشخاص نزد عقلا قابلِ مدح نیستند بالجملہ عدم تکلم بکلام کاذب ترفعا عن عیب الکذب و تنزہا عن التلوث بہ از صفات مدح ست[1] اھ ملخصًا۔

عدمِ کذب کو اللہ تعالیٰ کے لئے کمالات میں سے شمار کرتے ہیں اور عدمِ کذب کو گونگے اور جماد کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی مدح بتاتے ہیں، اور جبکہ صفتِ کمال یہ ہے کہ کسی شخص کو جھوٹ بولنے پر قدرت ہو تو وہ مصلحت اور حکمت کی بنا پر جھوٹی بات کہنے سے گریز کرے تو ایسا شخص مدح کا مستحق ہوتا ہے، اس کے برخلاف کوئی ایسا شخص کہ اس کی زبان ناکارہ ہو یا جب وُہ جھوٹی بات کہنے کا ارادہ کرے تو اس کی آواز بند ہوجائے، یا دُوسرا کوئی اس وقت اس کا مُنہ بند کردے تو ایسے لوگ عقلاء کے ہاں مدح کے قابل نہیں ہوتے، بغرضیکہ جھوٹ کے عیب سے بچنا اور اپنے آپ کو جھوٹ میں ملوث نہ کرنا مدح کی صفات میں سے ہے اھ ملخصًا (ت)

اس میں صاف اقرار ہے کہ اللہ عزّوجل کا جھُوٹ بولنا ممتنع بالغیر بلکہ محال عادی بھی نہیں کہ گونگے کا بولنا ہرگز نہ محال بالذات، نہ ممتنع بالغیر، نہ ممتنع عقلی، نہ محال شرعی، صرف محال عادی ہے۔ اور وہ تصریح کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جھُوٹ بولنا ایسا بھی نہیں جیسے گونگے کا بولنا کہ اللہ تعالیٰ کی تو اس سے مدح کرتے ہیں اور گونگے کی نہیں، تو ضرور ہُوا کہ کذبِ الٰہی محال عادی بھی نہ ہو یہ صریح کفر ہے اور اس میں ایمان و دین و شرائع سب کا ابطال کہ جب خدا پر جھُوٹ ہر طرح روا ہے تو اس کی کسی بات پر اطمینان کیا ہے۔

کفریہ ۹ : اسی قول میں صراحۃً مان لیا کہ اللہ تعالیٰ میں عیب و آلائش کا آنا جائز ہے مگر مصلحۃً ترفع کے لئے

---

[1] رسالہ یکروزی (فارسی) فاروقی کتب خانہ ملتان ص ۱۸ - ۱۷

اس سے بچتا ہے یہ صراحۃً اللہ عزوجل کو قابل ہر گونہ نقص وعیب وآلودگی ماننا ہے کہ یہ بھی مثل کفریہ ہفتم ہزاروں کفریات کا خمیرہ ہے۔ عالمگیری قول مذکور در کفریہ ۳، اعلام بقواطع الاسلام مطبع مصر ۱۲۹۲ھ ص ۱۵:

من نفی او اثبت ما ھو صریح فی النقص کفر۔[1]	جو اللہ تعالیٰ کی شان میں کوئی ایسی بات نہ یا ہاں کہے جس میں کھلی منقصت ہو کافر ہو جائے۔

کفریہ ۱۰: اسی قول میں صدقِ الٰہی بلکہ اس کی سب صفاتِ کمال کو اختیاری مانا کہ مصلحت عیب و آلائش سے بچنے کو اختیار کیا ہے جس طرح کفریہ ۳ میں صفت علم غیب کو صراحۃً اختیاری کہا تھا اور جو چیز اختیاری ہو ضرور حادث ونوپیدا ہوگی۔ شرح عقائد النسفی طبع قدیم ص ۲۲:

الصادر عن الشیئ بالقصد والاختیار یکون حادثا بالضرورۃ۔[3]	جو کسی سے اس کے قصد واختیار سے صادر ہو وہ بالبداہۃ حادث ہوگا۔

اور صفاتِ الٰہی کو حادث ٹھہرانا کلمۂ کفر ہے۔

فقہ اکبر حضرت امام اعظم ابوحنیفہ وشرح فقہ اکبر ملّا علی قاری مطبع حنفی ۱۲۶۹ھ ص ۲۹:

صفاتہ فی الازل غیر محدثۃ ولا مخلوقۃ فمن قال انھا مخلوقۃ او محدثۃ او وقف فیھا او شك فیھا فھو کافر باللہ تعالٰی۔[4]	اللہ تعالیٰ کی سب صفتیں ازلی ہیں، نہ وہ نوپیدا ہیں نہ مخلوق، تو جو انھیں مخلوق یا حادث بتائے یا اس میں توقف یا شک کرے وہ کافر ہے۔

کفر ۱۱ تا ۱۹: اسی قول میں صاف بتایا کہ جن چیزوں کی نفی سے اللہ تعالیٰ کی مدح کی جاتی ہے وہ سب باتیں اللہ عزوجل کے لئے ہوسکتی ہیں ورنہ تعریف نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے لئے سونا[11]، اونگھنا[12]، بھکنا[13]، بھولنا[14]، جورو[15]، بیٹا[16]، بندوں سے ڈرنا[17]، کسی کو اپنی بادشاہی کا شریک کرلینا[18]، ذلت وخواری کے باعث دوسرے کو اپنا بازو بنانا[19] وغیرہ سب کچھ روا ٹھہرا کر ان سب باتوں کی نفی سے اللہ تعالیٰ کی مدح کی جاتی ہے **آیت** لاتاخذہ سنۃ ولا نوم۔[5] نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند۔ **آیت** لا یضل ربی

---

[1] فتاوٰی ہندیۃ الباب التاسع فی احکام المرتدین نورانی کتب خانہ پشاور ۲/۲۵۸
اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبۃ دار الشفقت استنبول ترکی ص ۳۵۱
[3] شرح العقائد النسفیۃ دار الاشاعۃ العربیۃ قندھار افغانستان ص ۲۳
[4] الروض الازھر شرح الفقہ الاکبر الباری جل شانہ موصوف فی الازل الخ مصطفی البابی مصر ص ۲۵
[5] القرآن الکریم ۲/۲۵۵

ولا ینسی[1] نہ میرا رب بہکے نہ بھولے۔ **آیت** ما اتخذ صاحبۃ ولا ولدا[2] اللہ نے نہ کسی کو اپنی جورو بنایا نہ بیٹا۔ **آیت** ولا یخاف عقبٰھا[3] اللہ کو ثمود کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں **آیت** لم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل[4] نہ کوئی بادشاہی میں اس کا ساجھی نہ کوئی دباؤ کے سبب اُس کا حمایتی۔ یہ سب صریح کفر ہیں۔

کفریہ ۲۰ و ۲۱ : صراطِ مستقیم مطبع ضیائی ۱۲۸۵ھ ص ۱۶۵ :

نسبت پیر خود تا اینکہ روزے حضرت جل وعلا دست راست ایشاں را بدست قدرت خاص خود گرفتہ و چیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع بدیع بود پیش روئے حضرت ایشاں کردہ فرمود کہ ترا ایں چنیں دادہ ام و چیزہائے دیگر خواہم داد[5]

اپنے پیر کی نسبت یہاں تک کہ ایک روز ان کا دایاں ہاتھ اللہ نے اپنے خاص دست قدرت میں پکڑا اور امورِ قدسیہ کی بلند و بالا چیز کو ان کے سامنے پیش کرکے فرمایا کہ تجھے میں نے یہ چیز دے دی اور مزید چیزیں دُوں گا۔ (ت)

ص ۱۲ :

مکالمہ و مسامرہ بدست مے آید[6] (مکالمہ اور گفتگو حاصل ہوگی۔ ت)

ص ۱۴۳ :

گاہے کلام حقیقی ہم مے شود[7] عہ (اور کبھی کلام حقیقی بھی ہوتی ہے۔ ت)

شفاء شریف ص ۳۶۰ :

من اعترف بالٰھیۃ اللہ تعالٰی و وحدانیتہ و لکنہ ادعی لہ ولدا او صاحبۃ فذٰلک کفر باجماع المسلمین وکذٰلک من ادعی مجالسۃ

جو اللہ تعالٰی کی الوہیت و توحید کا تو قائل ہو مگر اس کے لئے جورو یا بچہ ٹھہرائے وہ باجماع مسلمین کافر ہے اسی طرح جو اللہ تعالٰی کے ساتھ ہمنشینی

عہ یہ صراحۃً اپنے پیر وغیرہ کو نبی بتانا ہے ۱۲ سل السیوف

---

[1] القرآن الکریم ۲۰ / ۵۲ [2] القرآن الکریم ۷۲ / ۳
[3] " ۹۱ / ۱۵ [4] " ۱۷ / ۱۱۱
[5] صراطِ مستقیم باب چہارم خاتمہ دربیان پارہ از واردات الخ المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۶۴
[6] " ہدایت رابعہ دربیان ثمرات حب عشقی " " " ص ۱۲
[7] " باب سوم فصل چہارم تکملہ دربیان سلوک " " " ص ۱۴۳

اللہ تعالٰی والعروج الیہ ومکالمتہ[1] اھ ملخصًا۔

اس تک صعود اس سے باتیں کرنے کا مدعی ہو۔

ص ۳۶۲ :

وکذلک من ادعی منہم انہ یوحی الیہ وان لم یدع النبوۃ او انہ یصعد الی السماء و یدخل الجنۃ ویاکل من ثمارھا ویعانق الحور العین فھؤلاء کلھم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[2]

اسی طرح جھوٹا متصوف دعوٰی کرے کہ اللہ تعالٰی اسے وحی کرتا ہے اگرچہ نبوت کا مدعی نہ ہو، یا یہ کہ وہ آسمان تک چڑھتا ہے جنت میں جاتا اس کے پھل کھاتا حوروں کو گلے لگاتا ہے یہ سب کافر ہیں رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے۔

حُوروں سے اس معانقہ کے دعوے پر تو یہ حکم ہے خود رب العزت سے ہاتھ ملا کر مصافحہ پر کیا حکم ہوگا۔

تحفہ اثنا عشریہ ص ۲۹۹ :

درحین بعثت بلکہ درحین مناجات ومکالمہ کہ اعلائے مراتب قرب بشری باجناب خداوندی ست[3]

نبی کی بعثت کے وقت بلکہ مکالمہ اور مناجات کے وقت جو کہ اللہ تعالٰے کے ہاں بشری قُرب کا اعلٰی مرتبہ ہے۔ (ت)

اس ترقّی سے صاف ظاہر کہ مکالمہ کا مرتبہ نفسِ نبوت سے خاص تر ہے تو دنیا میں کسی کے لئے اللہ عزوجل سے کلام حقیقی کا دعوٰی صراحۃً اس کی نبوت کا دعوٰی ہے۔ تفسیر عزیزی سورہ بقرہ مطبع کلکتہ ۱۲۴۹ھ ص ۴۲۳ زیر قولہ تعالٰے وقال الذین لایعلمون لولا یکلمنا اللہ :

منشائے ایں گفتگوے ایشاں جہل ست زیراکہ نمی فہمند کہ رتبہ ہمکلامی باخدائے عزوجل بس بلند ست ہنوز بہ پایہ اولیں آں کہ ایمان ست نرسیدہ اند وآں رتبہ مختص ست بملائکہ وانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیر ایشاں را ہرگز میسّر نمی شود پس فرمائش ہمکلامی باخدا گویا فرمائش آنست کہ تا ہمہ را پیغمبراں

ان کی اس گفتگو کا منشاء جہالت ہے کیونکہ وہ یہ سمجھے کہ اللہ تعالٰے کے ساتھ ہم کلامی کا رتبہ بہت بلند ہے یہ لوگ ابھی ایمان کی ابتداء کو نہیں پہنچے حالانکہ وہ رتبہ ہمکلامی فرشتوں اور انبیاء کو ہی حاصل ہے کسی دوسرے کو ہرگز میسّر نہیں ہے، تو اللہ تعالٰی سے ہمکلامی کی فرمائش کرنا گویا کہ یہ فرمائش ہے کہ وہ

---

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی بیان ماھو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیۃ ۲/ ۲۶۸

[2] " " " " " " " " " " ۲/ ۲۷۱-۲۷۰

[3] تحفہ اثنا عشریہ باب ششم در بحث نبوت سہیل اکیڈمی لاہور ص ۱۶۴

یا فرشتہا سازد[1] سب کو پیغمبر یا فرشتے بنا دے (ت)

شرح عقائد جلالی مطبع مصر ص ۱۰۶، اس مسئلہ کی دلیل میں کہ جو شخص دنیا میں اللہ عزوجل سے کلام حقیقی کا مدعی ہو کافر ہے، فرمایا:

المکالمۃ شفاھا منصب النبوۃ بل اعلی مراتبھا وفیہ مخالفۃ لما ھو من ضروریات الدین وھو انہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خاتم النبیین علیہ افضل صلوۃ المصلین[2]۔

اللہ عزوجل سے کلامِ حقیقی منصب نبوت بلکہ اُس کے مراتب میں اعلیٰ مرتبہ ہے تو اس کے دعوے کرنے میں بعض ضروریاتِ دین یعنی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار ہے۔

کفریہ ۲۲: صراطِ مستقیم ص ۱۲:

از جملہ آں شدت تعلق قلب ست بمرشد خود استقلالاً یعنی نہ بآں ملاحظہ کہ ایں شخص کہ ناو واں فیض حضرت حق و واسطۂ ہدایت اوست بلکہ بحیثیتیکہ متعلق عشق ہماں می گردد چنانکہ یکے از اکابر ایں طریق فرمود کہ اگر حق جل وعلا در غیر کسوت مرشد من تجلی فرماید ہرآئینہ مرا باو التفات درکار نیست[3]۔

ان میں سے ایک یہ کہ اپنے مرشد سے شدید قلبی مستقل تعلق یعنی یہ لحاظ نہ ہو کہ یہ مرشد اللہ تعالٰی کے فیض کا ذریعہ اور اس کی ہدایت کے لئے واسطہ ہے بلکہ اس حیثیت سے کہ عشق کا تعلق صرف اسی سے ہو چنانچہ اس طریقت کے ایک بڑے نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالٰی مجھ پر میرے مرشد کے لباس وشکل کے بغیر تجلی فرمائے تو مجھے اس کی طرف التفات درکار نہیں ہے (ت)

شخص مذکور کے پیروؤں سے استفسار ہے کہ اپنے اصول پر اس کلمہ کا حکم بتائیں یا خود اسی سے پوچھیں کہ وہ ہمیشہ ایک جگہ ایک بات کہنے دوسری جگہ آپ ہی اس کو کفر وضلالت بنا دینے کا عادی ہے۔

تقویۃ الایمان ص ۱۵۶:

"اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے پھر کیا کہئے

---

[1] فتح العزیز (تفسیر عزیزی) سورہ بقرہ، تحت آیۃ ۲/۱۱۸ مطبع مجتبائی دہلی ص ۳۷۰

[2] الدوانی علی العقائد العضدیۃ بحث توبہ سے قبل 〃 〃 〃 ص ۱۰۶

[3] صراط مستقیم ہدایت ثالثہ افادہ ۲ المکتبۃ السلفیۃ لاہور ص ۱۱

ان لوگوں کو کہ اس مالک الملک سے ایک بھائی بندی کا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر
کیا بڑھ بڑھ کر باتیں مارتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا رب میرے پیر کے سوا کسی اور صورت میں ظاہر ہو
تو ہرگز اس کو نہ دیکھوں، اللہ پناہ میں رکھے ایسی ایسی باتوں سے ؎
بے ادب محروم گشت از فضلِ رب[1]" ملخصاً

میں کہتا ہوں ہاتھ میں ہاتھ ملا کر باتیں ہونا تو بھائی بندی یا آشنائی کا سا علاقہ نہیں ؎
بے ادب محروم ماند از فضل رب

کفریہ ۲۳ : تقویۃ الایمان ص ۱۴ :
"جتنے پیغمبر آئے سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اُس کے سوا کسی کو نہ مانے۔"[2]

ص ۱۶ و ۱۷ :
"اللہ صاحب نے فرمایا کسی کو میرے سوا نہ مانیو۔"[3]

ص ۱۸ : "اللہ کے سوا کسی کو نہ مان[4]"۔ ص ۷ : "اوروں کو ماننا محض خبط ہے[5]"۔

یہاں انبیاء و ملائکہ و قیامت و جنّت و نار وغیرہا تمام ایمانیات کے ماننے سے صاف انکار کیا اور اُس کا اقرار اللہ تعالٰے اور اُس کے رسولوں پر دکھا دیا، یہ کفر بھی صدہا کفریات کا مجموعہ ہے، مسلمانوں کے مذہب میں جس طرح اللہ عزوجل کا ماننا فرض ہے یونہی ان سب کا ماننا جزءِ ایمان ہے ان میں جسے نہ مانے گا کافر ہے۔ ہر اردو زبان والا جانتا ہے کہ ماننا تسلیم و قبول و اعتقاد کو کہتے ہیں و لہٰذا اہلِ زبان ایمان کا ترجمہ "ماننا" اور کفر کا ترجمہ "نہ ماننا" کرتے ہیں۔

آیت (بقرۃ) : ءانذرتهم ام لم تنذرهم لا يؤمنون[6] — موضح القرآن ترجمہ شاہ عبد القادر : تو ڈراوے یا نہ ڈراوے وَے نہ مانیں گے[7]۔

---

[1] تقویۃ الایمان الفصل الخامس فی رد الاشراک فی العادات مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۳۹
[2] " الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراک " " " ص ۱۰
[3] " " " " " " ص ۱۲
[4] " " " " " " ص ۱۲
[5] " پہلا باب توحید و شرک کے بیان میں " " " ص ۵
[6] القرآن الکریم ۲/۶
[7] موضح القرآن ترجمہ شاہ عبد القادر تاج کمپنی لاہور ص ۴

آیت (یٰسٓ) لقد حق القول علی اکثرھم فھم لا یؤمنون ۝[1]	موضح القرآن، ثابت ہو چکی بات اُن بہتوں پر سو وُے نہ مانیں گے[2]
آیت (نساء) یؤمنون بما انزل الیک[3]	موضح القرآن، سو مانتے ہیں جو اُترا تجھ پر[4]
آیت (اعراف) وقطعنا دابر الذین کذبوا باٰیٰتنا وما کانوا مؤمنین ۝[5]	موضح القرآن، اور پچھاڑی کاٹی اُن کی جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتیں اور نہ تھے ماننے والے[6]
آیت (انعام) واذا جاءک الذین یؤمنون باٰیٰتنا فقل سلٰم علیکم[7]	موضح القرآن، اور جب آویں تیرے پاس ہماری آیتیں ماننے والے تو کہہ سلام ہے تم پر[8]
آیت (بقرہ) اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل اٰمن باللہ و ملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ[9]	موضح القرآن، مانا رسول نے جو کچھ اُترا اس کے رب کی طرف سے اور مسلمانوں نے سب مانا اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور کتابوں کو اور رسولوں کو[10]

دیکھو اللہ تعالےٰ تو یہ فرماتا ہے کہ ایمان والوں نے اللہ اور اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں سب کو مانا، یہ شخص کہتا ہے اللہ نے فرمایا میرے سوا کسی کو نہ مانو۔

آیت (اعراف) قال الذین استکبروا انا بالذی اٰمنتم بہ کٰفرون ۝[11]	موضح القرآن، کہنے لگے بڑائی والے جو تم نے یقین کیا سو ہم نہیں مانتے[12]

---

[1] القرآن الکریم ۳۶/۷
[2] موضح القرآن ترجمہ وتفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ۵۲۰
[3] القرآن الکریم ۴/۱۶۲
[4] موضح القرآن ترجمہ وتفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ۱۲۶
[5] القرآن الکریم ۷/۷۲
[6] موضح القرآن ترجمہ وتفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ۱۹۳
[7] القرآن الکریم ۶/۵۴
[8] موضح القرآن ترجمہ وتفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ۱۶۲
[9] القرآن الکریم ۲/۲۸۵
[10] موضح القرآن ترجمہ وتفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ۶۱
[11] القرآن الکریم ۷/۷۶
[12] موضح القرآن ترجمہ وتفسیر شاہ عبدالقادر تاج کمپنی لاہور ص ۱۹۴

تو اقوال مذکورہ کے صاف یہ معنی ہوئے کہ اللہ تعالٰی کے سوا انبیاء ملائکہ کسی پر ایمان نہ لائے سب کے ساتھ کفر کرے اس سے بڑھ کر اور کفر کیا ہوگا۔ لطف یہ ہے کہ اسی تقویۃ الایمان کے دوسرے حصے تذکیر الاخوان مترجمہ سلطان خان مطبع فاروقی ص ۳۷ میں ہے:

"اصحاب رضی اللہ تعالٰی عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو اُن کو نہ مانے اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔"[1]

سبحٰن اللہ! دُوسرے حصے والا کہتا ہے جو صحابہ کو نہ مانے وہ بدعتی جہنمی، پہلے والا کہتا ہے صحابہ تو صحابہ جو انبیاء کو مانے وُہ مشرک دوزخی، کفی اللہ المؤمنین القتال (مومنوں کو اللہ تعالٰی کافی ہے لڑائی میں۔ ت)

کفریہ ۲۴: صراط مستقیم ص ۳۸:

صدیق من وجہ مقلد انبیاء می باشد ومن وجہ محقق در شرائع پس اگر صدیق زکی القلب ست رضا وکراہیت حضرت حق در افعال و	صدیق من وجہ انبیاء کا مقلد ہوتا ہے اور من وجہ احکام شریعت میں محقق ہوتا ہے۔ اگر صدیق زکی القلب ہو تو اللہ تعالٰی کی رضا اور عدم رضا کو افعال و

ع اگر اس کے کلام کے کچھ نئے معنے اپنے جی سے گھڑیے بھی تو اولاً تو صریح لفظ میں تاویل کیا معنی، شفاء شریف صفحہ ۳۲۲:

والتاویل فی لفظ صراح لایقبل[2]	صریح لفظ میں تاویل کا دعوٰی مقبول نہیں۔

ثانیاً وہ آپ سب تاویلوں کا دروازہ بند کرچکا تو اس کے کلام میں بناوٹ نہ رہی گھڑت ہے جو اسے خود قبول نہیں۔ تقویۃ الایمان ص ۵۸:

"یہ بات محض بے جا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولئے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے، معما اور پہیلی بولنے کی اور جگہ ہیں کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہیں بولتا اس کے واسطے دوست آشنا ہیں نہ کہ باپ اور بادشاہ۔"[3]

یہ نفیس فائدہ ہر جگہ ملحوظ خاطر رہے کہ اکثر حرکات مذبوحی کا جواب شافی ہے ۱۲ سل السیوف

---

[1] تذکیر الاخوان حصہ دوم تقویۃ الایمان الفصل الرابع فی ذکر الصحابہ علمی کتب خانہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۱۰۵

[2] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی القسم الرابع الباب الاول المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ۲/ ۱۰-۲۰۹

[3] تقویۃ الایمان الفصل الخامس علمی کتب خانہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۳۹

اقوال مخصوصہ وصحت وبطلان درعقائد خاصہ و
محمودیت ومذمومیت در اخلاق وملکات شخصیہ
بنور جبلی خود دریافت می نماید[1]

اقوال مخصوصہ میں اور صحت و بطلان کو عقائد خاصہ،
پسندیدہ و ناپسندیدہ کو اخلاق و عادات شخصیہ میں
اپنے فطری نور سے جان لیتا ہے۔ (ت)

ص ۳۹:

پس احکام ایں امور مذکورہ او را بدو وجہ معلوم میشود
یکے بشہادت قلب خود خصوصاً و دیگر بسبب اندراج
او در کلیات شرع عموماً وعلم کہ بوجہ اول حاصل
شدہ تحقیقی ست وثانی تقلیدی واگر ذکی العقل
ست نور جبلی او بسوئے کلیات او را رہنمونی میفرماید
پس علوم کلیہ شرعیہ او را بدو واسطہ می رسد بوساطت نور جبلی و
بوساطت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پس در کلیات شریعت و
حکم واحکام ملت او را شاگرد انبیاء ہم میتواں گفت
وہم استاذ انبیاء ہم ونیز طریق اخذ آنہم شعبہ ایست
از شعب وحی کہ آں را در عرف شرع بنفث فی الروع
تعبیر میفرمایند وبعضے اہل کمال آں را بوحی باطنی
مے نامند[2]

پس مذکورہ احکام اس کو دو طرح معلوم ہوتے ہیں،
ایک خصوصی طور پر اپنے قلب کی گواہی سے، اور
دوسرا عموماً شرعی کلیات میں داخل ہونے کی
وجہ سے، اور پہلے طریقہ سے حاصل شدہ علم
تحقیقی ہے اور دوسرا تقلیدی ہے، اور اگر
ذکی العقل ہو تو اس کا فطری نور کلیات کی طرف اس
کی رہنمائی کرتا ہے، پس امور کلیہ شرعیہ اس کو دو طرح
سے پہنچتے ہیں، ایک فطری نور کے ذریعہ سے،
دوسرا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے واسطے سے،
پس شرعی کلیات اور حکم و احکام ملت میں اس کو
انبیاء کا شاگرد کہہ سکتے ہیں اور ان کا ہم استاذ
بھی کہہ سکتے ہیں، نیز ان کے اخذ کا طریقہ وحی کے اقسام
میں سے ایک قسم ہے جس کو عرف شرع میں نفث فی الروع سے تعبیر کرتے ہیں، اور بعض اہل کمال اس کو
باطنی وحی کا نام دیتے ہیں۔ (ت)

ص ۴۰:

ہمیں معنی را بامامت ووصایت تعبیر می کنند وعلم
ایشاں را کہ بعینہ علم انبیاست لیکن بوحی ظاہری
متلقی نشدہ بحکمت مے نامند[3]

اسی معنی کو امامت اور وصایت سے تعبیر کرتے ہیں
اور ان کے علم کو جو کہ بعینہ انبیاء کا علم ہے لیکن ظاہری
وحی سے حاصل نہیں ہوتا، اسکو حکمت کا نام دیتے ہیں (ت)

---

[1] صراط مستقیم ہدایت رابعہ دربیان ثمرات حب ایمانی المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۳۳ و ۳۴
[2] " " " " " " " " " ص ۳۴
[3] " " " " " " " " " ص ۳۵

ص ۴۱ :

لابد او را بمحافظت مثل محافظت انبیا کہ مسمّٰے بہ عصمت ست فائز مے کنند[1]

ضروری ہے کہ اس کو محفوظ قرار دیا جائے جس طرح انبیاء کا محفوظ ہونا جس کو عصمت کہتے ہیں (ت)

ص ۴۲ :

ندانی کہ اثبات وحی باطن و حکمت و وجاہت و عصمت مر غیر انبیاء را مخالف سنّت و از جنس اختراع بدعت ست و ندانی کہ ارباب ایں کمال از عالم منقطع شدہ اند[2] اھ ملخصاً۔

یہ نہ سمجھنا کہ باطنی وحی، حکمت، وجاہت اور عصمت کو غیر انبیاء کے لئے ثابت کرنا خلافِ سنّت اور از قبیلِ اختراعِ بدعت ہے اور یہ بھی نہ سمجھنا کہ اس کمال کے لوگ دنیا سے ختم ہوچکے ہیں اھ ملخصاً (ت)

اس قول ناپاک میں اس قائل بیباک نے بے پردہ و حجاب صاف صاف تصریحیں کیں کہ بعض لوگوں کو احکام شرعیہ جزئیہ و کلیہ بوساطت انبیاء اپنے نورِ قلب سے بھی پہنچتے ہیں۔ خاص احکام شرعیہ[عہ۱] میں انھیں وحی آتی ہے ایک طرح وہ انبیا کے مقلد ہیں اور ایک طرح تقلید انبیاء سے آزاد احکام شرعیہ میں خود محقق، وہ انبیاء کے شاگرد بھی ہیں اور ہم استاد بھی، تحقیقی علم وہی ہے جو انھیں بے توسط انبیاء خود اپنی قلبی وحی سے حاصل ہوتا ہے، انبیاء کے ذریعے سے جو ملتا ہے وہ تقلیدی بات ہے، وہ علم میں انبیاء کے برابر و ہمسر ہوتے ہیں فرق اتنا ہے کہ انبیاء کو ظاہری وحی آتی ہے انھیں باطنی، وہ انبیاء کے مانند معصوم ہوتے ہیں اسی مرتبہ کا نام حکمت ہے یہ کھلم کھلا غیر نبی کو نبی[عہ۲] بنانا ہے جب ایک معصوم کو اعمال و عقائد وغیرہا امور شرعیہ میں احکام الٰہیہ

عہ۱ اقول اور احکام شریعت میں بھی کلیہ کی تصریح کردی کہ کوئی ناواقف یہ دھوکا نہ کھائے کہ یہ لوگ مجتہدین امت سے ہیں، اگر بے وساطت انبیا علم پہنچنا ہی اخراج مجتہد کو بس تھا مگر زیادت فرق و کمال صراحت کے لئے احکام کلیہ کا اونچا طرہ چمکتا پھندنا لٹکا دیا کہ احکام کلیہ شرعیہ تو نبی ارشاد فرماتا ہے کہ مجتہد کی اتنی شان کہ ان سے احکام جزئیہ استنباط کرتا ہے، یہاں ایسا نہیں بلکہ انھیں خود احکام کلیۂ شریعت بے وساطت نبی بذریعہ وحی پہنچتے ہیں۔ مسلمانو! خدا کے واسطے اور نبی کسے کہتے ہیں ۱۲ سل السیوف

عہ۲ اور نبی بھی کیسا صاحبِ شریعت ۱۲ سل السیوف

---

[1] صراط مستقیم ہدایت رابعہ دربیان ثمرات حب ایمانی المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۳۵

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ص ۳۶

بے توسطِ انبیا خود بذریعہ وحی آئے پھر نبوت اور کس شئے کا نام ہے فقط وحی باطنی ہونا کچھ منافیِ نبوت نہیں، بہت انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کو وحی الٰہی باطنی طور پر آتی، کہا جاتا ہے کہ سیدنا داوٗد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی اسی طرح کی تھی کما نقلہ الامام البدر محمود فی عمدۃ القاری (جیسا کہ امام بدر محمود نے عمدۃ القاری میں اسے نقل کیا۔ ت) خود حضور اقدس سید الانبیاء صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو بہت احکام اسی وحی باطنی سے آئے، جسے نفث فی الروع کہتے ہیں، علماء نے جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر وحی آنے کی سات صورتیں لکھیں ان میں یہ بھی ذکر فرمائی کما فی العمدۃ والارشاد وغیرہما، تو حقیقت نبوت مع لازم عصمت پوری پوری صادق آگر صرف وحی باطنی کی بنا پر نفیِ نبوت ممکن نہیں۔ مشکوٰۃ شریف مطبع انصاری ۱۳۰۲ھ ص ۴۴۴:

عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (فذکر الحدیث الٰی ان قال) وان روح القدس نفث فی روعی ان نفسا لن تموت حتی تستکمل رزقہا[1]، الحدیث۔ رواہ البغوی فی شرح السنۃ[2] قلت وبنحوہ رواہ الحاکم عنہ والبزار فی مسندہ عن حذیفۃ والطبرانی فی الکبیر عن الحسن بن علی غیرانہ لم یذکر جبرئیل کالبیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے حضور سید عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک روح القدس نے میرے باطن میں وحی کی کہ کوئی جاندار نہ مرے گا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے الحدیث۔ (اس کو بغوی نے شرح السنۃ میں روایت کیا قلت (میں کہتا ہوں) اور ایسی روایت امام حاکم نے ان سے کی اور بزار نے اپنی مسند میں حضرت حذیفہ سے اور طبرانی نے کبیر میں حسن بن علی سے لیکن انھوں نے جبریل کا ذکر نہ کیا جس طرح بیہقی نے ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے ذکر کیا ہے۔ ت)

شفا شریف سے زیر کفر ۲ گزرا کہ صرف وحی کا مدعی کافر ہے اگرچہ نبوت کا دعوٰی نہ کرے[3]۔ تفسیر عزیزی[ع]

ع: زیادت جلیلہ علامہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ ص ۲۱۱ میں فرماتے ہیں:

ھذا القول کفر لا محالۃ بالاجماع من

یہ قول یقیناً باجماعِ اُمت بہت وجہ سے کفر ہے

(باقی اگلے صفحہ پر)

---

[1] مشکوٰۃ المصابیح باب التوکل والصبر الفصل الثانی مطبع مجتبائی دہلی ص ۴۵۲

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃

[3] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰے فصل فی بیان ما ھو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ۲/۲۴۰

ص ۲۴۲:

معرفت احکام شرعیہ بدون توسیط نبی ممکن نیست[1]۔

شرعی احکام کی معرفت انبیاء کی وساطت کے بغیر ممکن نہیں (ت)

تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۴۰:

آنچہ گفتہ است کہ فاطمہ بنت اسد را وحی آمد کہ در خانہ کعبہ برو و وضع حمل نماید دروغیست پر بیہودہ زیرا کہ کسے از فرق اسلامیہ و غیر اسلامیہ قائل بہ نبوت فاطمہ بنت اسد نہ شدہ حجاج چہ قسم ایں را مسلم مے داشت[2]۔

جو کہا جاتا ہے کہ فاطمہ بنت اسد کو وحی آئی کہ تو خانہ کعبہ میں جا اور وہاں بچّے کی پیدائش کر، یہ سب جھوٹ اور بے پربات ہے کیونکہ کوئی بھی اسلامی اور غیر اسلامی فرقہ فاطمہ بنت اسد کی نبوت کا قائل نہیں ہے، حجاج اس کو کس طرح تسلیم کرسکتا ہے (ت)

غرض اس ناپاک کلمے کے کلمۂ کفر ہونے میں اصلاً شک نہیں اور اس میں اور جو خباثتیں ہیں مثلاً غیر نبی کو تقلیدِ انبیاء سے من وجہ آزاد اور احکام شرعیہ میں خود محقق اور علوم میں حضرت انبیاء کا ہمسر و ہم استاد اور بتقلید روافض مثل انبیاء معصوم ماننا اُن کی شناعتیں ہر سچے مسلمان پر ظاہر ہیں یہاں صرف ایک عبارت شاہ ولی اللہ پر اختصار کروں الدر الثمین شاہ صاحب مطبوع مطبع احمدی ص ۵۴:

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

وجوہ منہا دعوی تلقی الاحکام الشرعیۃ من اللہ تعالٰی بلا واسطۃ نبی و ذٰلک دعوی نبوۃ[3] اھ مختصراً۔

ازانجملہ یہ کہ اُس میں اللہ تعالٰی سے بے وساطت نبی احکام شرعیہ لینے کا ادعا ہے اور یہ نبوت کا دعوی ہے اھ مختصراً (ت)

امام الوہابیہ کے کفر اجماعی کا یہ خاص جزئیہ ہے والعیاذ باللہ رب العالمین ۱۲ منہ مدظلہ

---

[1] فتح العزیز (تفسیر عزیزی) بیان افراط فرقہ امامیہ پ الٓمٓ مطبع مجتبائی دہلی ص ۴۴۹

[2] تحفہ اثنا عشریہ کید ہشتادو ہفتم سہیل اکیڈمی لاہور ص ۷۹

[3] الحدیقۃ الندیۃ

سألته صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوالاً روحانیا عن الشیعة فاومی الی ان مذھبھم باطل و بطلان مذھبھم یعرف من لفظ الامام ولما افقت عرفت ان الامام عندھم ھو المعصوم المفترض طاعة الموحی الیہ وحیا باطنیا و ھذا ھو معنی النبی فمذھبھم یستلزم انکار ختم النبوة قبحھم اللہ تعالیٰ۔[1]

میں نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رافضیوں کے بارے میں روحانی سوال کیا حضور نے اشارہ فرمایا کہ اُن کا مذہب باطل ہے اور اس کا بطلان لفظ امام سے ظاہر ہے جب مجھے ہوش آیا میں نے پہچانا کہ ان کے نزدیک امام وُہ ہے جو معصوم ہو اور اس کی اطاعت فرض اور اس کی طرف وحی باطنی آتی ہو، اور یہی معنی نبی کے ہیں تو اُن کے مذہب سے ختمِ نبوت کا انکار لازم آتا ہے، اللہ ان کا بُرا کرے۔ (ت)

دیکھو یہ وہی امامت وہی عصمت اور وہی وحی باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختمِ نبوت کے انکار کو مستلزم بتاتے ہیں، کیوں صاحب اُن رافضیوں کو تو کہا گیا کہ اللہ ان کا بُرا کرے کیا اسے نہ کہا جائے گا کہ اُن کی طرح اسکا بھی بُرا کرے اور اسے ان کے ساتھ ایک زنجیر میں باندھے، آمین! غالباً اصل مقصود اپنے پیر رائے بریلی سید احمد کو کہ نواب امیر خاں کے یہاں سواروں میں نوکر اور بیچارے نرے جاہل سادہ لوح تھے نبی بنایا تھا اس کی یہ تمہیدیں اٹھائی گئی تھیں کہ بعض اولیا اس طرح کے بھی ہوتے ہیں ادھر یہ وحی و عصمت وغیرہ سب کچھ نگھار نبوت کا پورا خاکہ اتارا اخیر میں یہ بھی جما دی کہ اس مرتبہ کے لوگوں کو دنیا سے معدوم نہ جانیو قیامت تک ہوتے رہیں گے، پھر یہاں تو یہ بتا دیا کہ اس مرتبہ کو حکمت کہتے ہیں اُدھر ختم کتاب میں اپنے پیر کا خدا سے مکالمہ و مصافحہ اور بے تکلفی کی گفتگوئیں لکھ کر پچھلا نتیجہ دکھا دیا کہ:

امثال ایں وقائع واشباہ ایں معاملات صدہا پیش آمد تا اینکہ کمالات طریق نبوت بذروہ علیائے خود رسید والہام وکشف بعلوم حکمت انجامید الست۔[2]

ان واقعات جیسے اور ان معاملات کے مشابہ سینکڑوں پیش آئے تاکہ نبوت کے راستہ کے کمالات اپنے اعلیٰ مقام تک پہنچ جائے اور علمِ حکمت کا الہام و کشف انجام پذیر ہو۔ (ت)

بس کُھل گیا کہ اس زمانے کے وہ وحی والے معصوم انبیا کے ہم استاد تقلید انبیا سے آزاد بے واسطہ انبیا احکام شریعت خدا سے پانے والے یہ پیر جی ہی ہیں تو اس عیاری کا قائل ہُوں کہ ابتداءً یُوں نہ کہہ دیا

---

[1] الدر الثمین شاہ ولی اللہ

[2] صراط مستقیم خاتمہ در بیان پارہ از واردات و معاملات المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۶۵

پیرجی معصوم میں پیرجی پر وحی اترتی ہے بلکہ یُوں پانی پاندھا کہ صدر کتاب میں بے غرضانہ بعض اولیاء کے لئے ان منصبوں کا ثبوت مانا اور بنام حکمت مسمّی کیا پھر جمادیا کہ خبردار یہ نہ جاننا کہ اس زمانے میں ایسے کہیں نہیں بلکہ ہمیشہ رہیں گے پھر آخر کتاب میں پیرجی کے لئے درجۂ حکمت ثابت کردیا یعنی بس سمجھ جاؤ یہ وہی منصب ہے جس کا ہم نام و حال سب کچھ اُوپر بتا آئے ہیں غرض نیو تو ساری جم گئی مگر تین کھٹکے رہ گئے تھے ایک سب سے بڑا یہ کہ آیۂ کریمہ خاتم النبیین کا کیا جواب ہوگا، اس کی فکر کو وہ مسئلہ گھڑا کہ اللہ تعالٰی کا جھُوٹ بولنا کچھ دشوار نہیں، ظاہر ہے کہ جب کلامِ الٰہی کا واجب الصدق ہونا قلوبِ عوام سے نکل جائے اس کی بات جھُوٹی ہونی جائز و روا سمجھنے لگیں گے تو پھر آیت سے اعتراض کا محل نہ رہے گا، دوسرا خدشہ پیرجی الف کے نام بے نہیں جانتے اس پر کوئی طعن کر بیٹھا کہ نبی اور بے علم، یہ کیسا خبط بے ربط، تو اس کا یہ ساماں کرلیا کہ پیرجی رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے کمال مشابہت پر پیدا ہوئے ہیں اسی لئے نرے اُمّی رہے ص ۴ :

ازبسکہ نفس عالی حضرت ایشاں بر کمال مشابہت جناب رسالت مآب علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات در بدءِ فطرت مخلوق شدہ بناء علیہ لوح فطرت ایشاں از نقوش علوم رسمیہ و راہ دانشمنداں کلام و تحریر و تقریر مصفّٰے ماندہ بود[1]	چنانچہ اُن حضرت کی عالی ذات کو جناب رسالتمآب علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے ساتھ ابتداءِ فطرت میں کامل مشابہت دے کر پیدا کیا گیا اسی بناء پر ان حضرت کی لوحِ فطرت رسمی علوم اور علماء کی راہِ کلام تحریر و تقریر سے مصفّٰی رہی تھی (ت)

افسوس پیرجی کا عیب چھپانے کو رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے ساتھ ایسی تشبیہ، شفاء شریف میں ایسی تشبیہ دینے والے کی نسبت فرمایا ص ۲۳۶ :

ما وقر النبوۃ ولا عظم الرسالۃ ولا عزر حرمۃ المصطفٰی (الی قولہ) فحق ھذا ان درئ عنہ القتل الادب والسجن[2] الخ۔	اس نے نہ نبوت کی توقیر کی نہ رسالت کی تعظیم نہ حرمتِ مصطفٰی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عزت کی اگر اس سے قتل دفع کریں تو اس کی سزا تعزیر و قید ہے الخ (ت)

ص ۲۳۷ :

کون النبی امیًّا اٰیۃ لہٗ وکون ھذا امیًّا نقیصۃ فیہ وجھالۃ[3]	نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا امی ہونا حضور کے لئے معجزہ ہے اور اس شخص کا امی ہونا اس میں عیب و جہالت۔ (ت)

---

[1] صراط مستقیم خطبۂ کتاب المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۴

[2] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل الوجہ الخامس المطبعۃ الشرکۃ الصحافیہ فی البلاد العثمانیہ ۲/۲۳۶

[3] ایضاً ۲/۲۳۳

تیسرا بڑا اندیشہ یہ تھا کہ جاہل لوگ یہ سب کچھ گوارا کرکے براہِ جہالت کوئی معجزہ مانگ بیٹھے یا کسی ذی علم ہی نے بقصد تفضیح و تعجیز فرمائش کردی تو کیسی بنے گی اُس کی یوں بھاری پیش بندی کرلی گئی۔ تقویۃ الایمان حصہ دوم ترجمہ سلطان خاں ص ۱۶ و ۱۷:

"جس شخص سے کوئی معجزہ نہ ہو اس کو پیغمبر نہ سمجھنا یہ عادتیں یہود اور نصارٰی اور مجوس اور منافقوں اور مکہ والے اگلے مشرکوں کی ہیں پیغمبرِ خدا ایسی ہی باتوں کو مٹانے کے واسطے آئے پھر جو شخص ایسی عادتیں اختیار کرے اور مسلمانوں میں جاری کرے وہ اللہ تعالٰی کی طرف سے مغضوب ہے راندا گیا خدا کے غضب میں گرفتار اور خدا کے دشمنوں میں شمار [۱] اھ ملخصاً۔"

ظاہر ہے کہ عوام بیچارے اتنے بھاری بھاری ڈراوے موٹے موٹے لعنت سُن کر کانپ جائیں گے پھر کوئی معجزہ طلبی کا نام بھی زبان پر نہ لائے گا پیش خویش ان سب کارستانیوں سے کام پورا کرلیا تھا پیر جی کی مُہر کا کندہ اسمہ احمد قرار پایا تھا خطبوں میں پیر جی کے نام صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کہنا شروع ہوگیا تھا مگر قہرِ الٰہی سے مجبور ہیں غیبی کوڑے نے سب بنے کھیل بگاڑ دیے پٹھانوں کے خنجر موذی کُش نے چُنے سُورما پچھاڑ دیے،

؎ جی کی جی ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی
وحی و عصمت کی کرامات نہ ہونے پائی

فقطع دابر القوم الذین ظلموا [۲] و الحمد للہ رب العٰلمین [۲] (تو ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی، اور سب خوبیوں سراہا اللہ رب سارے جہان کا۔ ت)

کفریہ ۲۵: تقویۃ الایمان ص ۶۰، حدیث تو یہ لکھی:

ارأیت لو مررت بقبری أکنت تسجد لہ (بتاؤ اگر میری قبر پر گزرو تو تم اس کو سجدہ کروگے۔ ت)

خود ہی اس کا ترجمہ یُوں کیا کہ:

"بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اس کو"۔

آگے جو گستاخی کی رگ اُچھلے جھٹ آفت کی، (ف) لکھ کر فائدہ یہ جڑ دیا:

"یعنی میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں [۳]۔"

اس کے حامی اور اس کے پیرو ایمان سے بتائیں یہ حدیث کے کس لفظ کا مطلب ہے، کہاں تو وہ

---

[۱] تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان　الفصل الاول　مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۵۵
[۲] القرآن الکریم ۶/ ۴۵
[۳] تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان　الفصل الخامس　" " " " ص ۴۲

لفظ حدیث کہ اگر تو میری قبر سے گزرے، کہاں یہ فائدہ خبیث کہ مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں، کیوں یہ کیسا کھلا افترا ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم پر۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من کذب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار[1] — جو دانستہ مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔

وہابی صاحبو! ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے ارشاد پر اپنے پیشوا کا ٹھکانا بتاؤ، ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء[2] — بیشک اللہ تعالٰی نے زمین پر حرام کیا ہے کہ پیغمبروں کے بدن کھائے۔

فائدہ: یہ حدیث ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ و امام احمد و ابن خزیمہ و ابن حبان و دارقطنی و حاکم و ابونعیم وغیرہم ائمہ حدیث نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی امام الائمہ ابن خزیمہ و ابن حبان و دارقطنی نے اس کی تصحیح اور امام عبدالغنی و امام عبدالعظیم منذری نے تحسین کی، حاکم نے کہا برشرط بخاری صحیح ہے، ابن دحیہ نے کہا صحیح ہے محفوظ ہے ثقات عدول کے سلسلے سے آئی ہے۔

وہابی صاحبو! تمہارے پیشوا نے یہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی جناب میں کیسی صریح گستاخی کی

ع۵ **زیادت جلیلہ**: سبحان اللہ! رب العالمین جل مجدہ اُن کے غلاموں یعنی شہدائے کرام کی نسبت ارشاد فرمائے:

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون[3] — جو خدا کی راہ میں مارے جائیں اُنھیں مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمھیں خبر نہیں۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

---

[1] صحیح البخاری — کتاب العلم باب اثم من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم — قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۲۱
صحیح مسلم — تغلیظ الکذب علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم — " " " ۱/۷

[2] سنن ابوداؤد — باب تفریع ابواب الجمعۃ — آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۱۵۰
سنن النسائی — کتاب الجمعۃ — نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۱/۲۰۴
سنن ابن ماجہ — باب ماجاء فی فضل الجمعۃ — ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۷۷

[3] القرآن الکریم ۲/۱۵۴

زرقانی شرح مواہب مطبع مصر جلد ا ص ۱۰۶ :

فی الکامل للمبرد مما کفر به الفقهاء الحجاج انه رأی الناس یطوفون حول حجرته صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم فقال انما یطوفون باعواد ورمة قال الدمیری کفروہ بھذا لانه تکذیب لقوله صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم

ابوالعباس مبرد نے کامل میں لکھا کہ ان باتوں میں جن کے سبب علمائے کرام نے حجاج ظالم کو کافر کہا ایک یہ ہے کہ اس نے لوگوں کو روضہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا طواف کرتے دیکھا بولا کچھ لکڑیوں اور گلے ہوئے جسم کا طواف کر رہے ہیں، علامہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

اور فرمائے :

لاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون فرحین[1]

خبردار شہیدوں کو مُردہ نہ جانیو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی دیے جاتے ہیں شاد شاد۔

اور ایک سفیہ مغرور محبوبانِ خدا سے نفور خود حضور پُرنور اکرم المحبوبین صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کی نسبت وُہ ناپاک لفظ کہے اور وُہ بھی یُوں کہ معاذ اللہ حضور ہی کی حدیث کا یہ مطلب ٹھہرائے یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہُوں، قیامت میں ان شاء اللہ تعالٰی مر کر مٹی میں ملنے کا مزہ الگ کھُلے گا اور یہ جُدا پوچھا جائے گا کہ حدیث کے کون سے لفظ ہیں اس ناپاک معنی کی بُو تھی جو تُو نے "یعنی" کہہ کر محبوب اعظم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر افترا کر دیا، حضور پر افترا خدا پر افترا ہے اور خدا پر افترا جہنم کی راہ کا پرا سرا۔

ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحون[2] متاع قلیل ولھم عذاب الیم[3]

بیشک جو لوگ اللہ پر جھُوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا، تھوڑا برتنا ہے اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

(النھی الاکید عن الصلٰوۃ من وراء عدی التقلید من تصانیف المصنف العلامۃ قدس سرہٗ۔)

---

[1] القرآن الکریم ۳/ ۱۶۹

[2] " ۱۶/ ۱۱۶

[3] ۱۶/ ۱۱۷

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء[1] رواہ ابوداؤد[1]

کمال الدین دمیری نے فرمایا علماء نے اس قول پر اس وجہ سے تکفیر کی کہ اس میں ارشاد حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی تکذیب ہے کہ بیشک اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کا جسم کھانا حرام کیا ہے۔ (اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔ ت)

فائدہ : یہ روضۂ اقدس کا طواف کرنے والے تابعین یا اقل درجہ تبع تابعین تو ضرور تھے۔

کفریہ ۲۶ : تقویۃ الایمان کی ابتداء میں شرک کی کچھ قسمیں اور اُن کا اجمالی بیان گھڑا کہ یہ باتیں فلاں قسم سے شرک ہیں اس بیان کے بعد اسی اجمال کی تفصیل کی پانچ فصلیں مقرر کیں ان فصلوں میں جو کچھ ہے وہ اسی اجمالی بیان کی شرح ہے ص ۱۰ پر اسی بیان اجمالی میں لکھا :

"حاجتیں برلانی اللہ ہی کی شان ہے کسی انبیاء و اولیاء کی یہ شان نہیں جو کسی کو مصیبت کے وقت پکارے وہ مشرک ہو جاتا ہے[2]"۔

اسی میں لکھا ص ۱۲ :

"جو کوئی انبیاء و اولیاء کی اس قسم کی تعظیم کرے مشکل کے وقت اُن کو پکارے ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے، ان چاروں طرح کے شرک کا صریح قرآن و حدیث میں ذکر ہے اس لئے اس باب میں پانچ فصلیں کیں[3] اھ ملخصاً۔

غرض یہ اجمالی بیان ایک دعوٰی ہے اور آگے ساری کتاب اس دعوے کا بیان وثبوت، اب یہ دعوٰی تو یاد رکھئے کہ "جو کوئی انبیاء اولیاء کو پکارے وہ مشرک ہے" آگے ثبوت کی فصلوں میں اس کا بیان سُنئے صفحہ ۲۹ :

"اللہ سے زبردست کے ہوتے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارہ لوگوں کو ثابت کیجئے[4]"۔

یہ حضرات اولیاء و انبیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والثناء کو "ناکارے لوگ" کہا، کیا یہ اُن کی جناب میں کُھلی گستاخی نہیں، کیا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کفر خالص نہیں جس کی تفصیل شفا شریف اور اسی کی

---

[1] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد الاول قصۃ الفیل دارالمعرفۃ بیروت ۱/ ۹۰
[2] تقویۃ الایمان مقدمۂ کتاب مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۷
[3] " " " " ص ۹
[4] " الفصل الثالث " " ص ۲۰

شروح وغیرہا کتبِ ائمہ میں ہے۔

کفریہ ۲۷: تقویۃ الایمان پہلی فصل میں اس دعوے کا کہ "انبیاء و اولیاء کو پکارنا شرک ہے" ثبوت سُنئے، ص ۱۹:

"ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہیئے کہ اپنے ہر کاموں پر اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام، جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے[1]"۔

مسلمانو! ایمان سے کہنا حضرات انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ایسے ناپاک ملعون الفاظ کسی ایسے کی زبان سے نکل سکتے ہیں جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہو، شاید اس شخص نے اور طائفے کی نسبت سچ ہی کہا تھا کہ پیغمبرِ خدا کے فرمانے کے موافق ہُوا کہ اُن میں کوئی ایسا بھی نہ رہا جس کے دل میں دانۂ خردل کے برابر ایمان ہو اور حضرات انبیاء سے اُسے کچھ کام نہ ہونا بہت ٹھیک ہے کہ جب اس کے میلے گندے مذہب میں اُن کا ماننا ہی روا نہیں بلکہ کفر ہے تو دین تو یوں گیا اور دُنیا جو السوں کی غایت مرام و مبلغ علم ہے اس میں کسی نبی کی سرکار سے ٹکا عینہ جمعہ کی روٹی ملنے کی بھی امید نہیں تو زوال دنیا کے ایسے کمانے والے پوتوں کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے کام ہونے کا کیا باعث۔

کفریہ ۲۸ و ۲۹: یہ کفریہ اٹھائیس سب سے بدتر خبیث، صراط نامستقیم ص ۹۵:

بمقتضائے ظلمت بعضہا فوق بعض از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجۂ خود بہتر ست و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالتمآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق درصورت گاؤ خرِ خودست کہ خیال آں باتعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان مے چسپد بخلاف خیال گاؤ و خر کہ نہ آں قدر چسپیدگی میبود و نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر میبود و ایں تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز	ظلمات بعضہا فوق بعض کی بنا پر زنا کے وسوسہ سے اپنی بیوی سے مجامعت کا خیال بہتر ہے اور اپنی ہمت کو شیخ اور ان جیسے معظم لوگوں خواہ جناب رسالتمآب ہی ہوں کی طرف مبذول کرنا اپنے گائے اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی گنا بدتر ہے کیونکہ ان کا خیال تعظیم اور اجلال کے ساتھ انسان کے دل کی گہرائی میں چپک جاتا ہے بخلاف گدھے اور گائے کے خیال میں نہ تو اس قدر چپیدگی ہوتی ہے اور

---

[1] تقویۃ الایمان   الفصل الاول   مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور   ص ۱۳

ملحوظ ومقصود می شود بشرک میکشد[1] — نہ ہی تعظیم بلکہ اِن کا خیال بے تعظیم اور حقیر ہوتا ہے اور یہ غیر کی تعظیم و اجلال نماز میں ملحوظ ومقصود ہو تو شرک کی طرف کھینچ لیتی ہے۔

مسلمانو، مسلمانو! خدارا ان ناپاک ملعون شیطانی کلموں کو غور کرو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نماز میں خیال لے جانا ظلمت بالائے ظلمت ہے کسی فاحشہ رنڈی کے تصور اور اس کے ساتھ زنا کا خیال کرنے سے بھی بُرا ہے، اپنے بیل یا گدھے کے تصور میں ہمہ تن ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے، ہاں واقعی رنڈی نے تو دل نہ دکھایا گدھے نے تو کوئی اندرونی صدمہ نہ پہنچایا، نیچا تو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دکھایا کہ قرآن عظیم میں وخاتم النبیین پڑھ کر تازی نبوتوں کا دربا جلایا اُن کا خیال آنا کیوں نہ قہر ہو اُن کی طرف سے دل میں کیوں نہ زہر ہو!

مسلمانو! اللہ انصاف، کیا ایسا کلمہ کسی اسلامی زبان وقلم سے نکلنے کا ہے! حاش للہ! پادریوں پنڈتوں وغیرہم کھلے کافروں مشرکوں کی کتابیں دیکھو جو اُنھوں نے بزعم خود اسلام جیسے روشن چاند پر خاک ڈالنے کو لکھی ہیں، شاید ان میں بھی اس کی نظیر نہ پاؤ گے کہ ایسے کھلے ناپاک لفظ تمہارے پیارے نبی تمہارے سچے رسول صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی نسبت لکھے ہوں کہ انھیں مواخذۂ دنیا کا اندیشہ ہے مگر اس مدعی اسلام بلکہ مدعی امامت کا کلیجہ چیر کر دیکھئے کہ اس نے کس جگرے سے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی نسبت بے دھڑک یہ صریح سَب و دشنام[عہ] کے لفظ لکھ دئے اور روزِ آخر اللہ عزیز غالب قہار کے غضب عظیم و عذاب الیم کا اصلاً اندیشہ نہ کیا۔ مسلمانو! کیا ان گالیوں کی محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع نہ ہوئی یا مطلع ہو کر ان سے انھیں ایذا نہ پہنچی، ہاں ہاں، واللہ واللہ انھیں اطلاع ہوئی، واللہ واللہ انھیں ایذا پہنچی، واللہ واللہ جو انھیں ایذا دے اس پر دنیا و آخرت میں اللہ جبار و قہار کی لعنت، اس کے لئے سختی کا عذاب شدت کی عقوبت۔ **آیت:**

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ واعد لھم — بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو اُن پر اللہ نے لعنت فرمائی دنیا و آخرت

عہ اور ان کی شان میں ادنیٰ گستاخی کفر جس کی مبارک مقدس منور تفصیل شفا شریف اور اس کی شرح میں ہے ۱۲ سل السیوف

---

[1] صراط مستقیم ہدایت ثانیہ ردکر مخلات عبادات الخ افادہ ۱ المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۸۶

عذابا مھینا۔[1] میں اور ان کے لئے بنا رکھا ہے ذلت والا عذاب ۔

آیت : والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم۔[2] جو ایذا دیتے ہیں اللہ کے رسول کو ان کے لئے دُکھ کی مار ہے ۔

مسلمانو ! پھر ان مقتدیوں کا ایمان دیکھئے ، ایمان کی آنکھ پر ٹھیکری رکھ کر اسلام کے کان میں انگلیاں دے کر یہ کچھ دیکھتے یہ کچھ سُنتے ہیں اور پھر وہ ویسا ہی امام کا امام ، یہ اُس کے چیلے بیدام کے غلام ، سبحان اللہ ! یہ حرکات اور اسلام کا نام ۔ مسلمان وہ ہیں جنھیں قرآن عظیم فرماتا ہے ،

آیت : لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اٰباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ۔[3] تو نہ پائے گا ان لوگوں کو جو مانتے ہیں اللہ اور پچھلے دن کو کہ محبت رکھیں اُس سے جس نے ضد باندھی اللہ اور اس کے رسول سے اگرچہ وُہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ لوگ ہیں کہ نقش کر دیا اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان اور مدد فرمائی اُن کی اپنی طرف کی رُوح سے ۔

وہابی صاحبو ! مسلمان بننا چاہتے ہو تو حضور پُر نور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی عظمت سویدائے دل کے اندر جماؤ جو اُن کی جناب عالم مآب میں گستاخی کرے اگر تمھارا باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ ، جگر کا ٹکڑا ہو دشمن بناؤ ، بہزار زبان وصد ہزار دل اُس سے تبری کرو تحاشی کرو اس کے سایہ سے نفرت کرو اس کے نام محبت پر لعنت کرو ، ورنہ اگر دُوسرا انھیں اللہ و رسول سے زیادہ عزیز ہے تو اسلام کا نام لئے جاؤ حقیقت اور چیز ہے ۔ وائے بے انصافی اگر کوئی تمھارے باپ کو گالی دے تو اُس کے خون کے پیاسے رہو صورت دیکھنے کے روادار نہ ہو ، بس پاؤ تو کچا نگل جاؤ ، وہاں نہ تاویلیں نکالو نہ سیدھی بات ہیر پھیر میں ڈالو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی نسبت وُہ کچھ سُنو اور آنکھ میلی نہ کرو ، بلکہ اس کی امامت وپیشوائی کا دم بھرو ، ولی جانو ، امام مانو ، جو اُسے بُرا کہے اُلٹی اُس سے دشمنی ٹھانو ، بدلگام کی بات میں سو سو طرح کے پیچ نکالو ، رنگ رنگ کی تاویلیں ڈھالو ، جیسے بنے اُس کی بگڑی سنبھالو ، اس کی حمایت میں عظمتِ مصطفےٰ

---

[1] القرآن الکریم ۳۳ / ۵۶

[2] " ۹ / ۶۱

[3] " ۵۸ / ۲۲

صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو پسِ پشت ڈالو، یہ کیا ایمان ہے، کیسا اسلام ہے، کیا اسلام اسی کا نام ہے ؏

اے راہ روپشت بمنزل ہشدار

(اے منزل کی طرف پشت کرکے چلنے والے! ہوش کر۔ ت)

مزہ یہ ہے کہ وُہ خود تمھاری ساری بناوٹوں کا دریا جلا گیا۔ تقویۃ الایمان:

"یہ بات محض بے جا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولئے اور اس سے کچھ اور معنی مراد لیجئے معما اور پہیلی بولنے کی اور جگہ ہیں، کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جُگت نہیں بولتا، اس کے واسطے دوست آشنا ہیں نہ باپ اور بادشاہ[1]۔"

اور انصاف کیجئے تو اس کھلی گستاخی میں کوئی تاویل کی جگہ بھی نہیں میں جانتا ہُوں تم یُوں نہ سمجھو گے ذرا اپنے کلیجہ پر ہاتھ رکھ کر دیکھو اور آنکھیں بند کرکے بہ نگاہِ انصاف غور کرو، اگر کوئی وہابی اپنے باپ کی نسبت کہے کہ تیرے کان گدھے کے سے ہیں تیری ناک بجُو کی سی ہے، تو کیا اس نے اپنے باپ کو گالی نہ دی، یا کوئی سعادت مند نجدی اُٹھ کر اپنے بد لگام مصنوعی امام کی نسبت کہے کہ اُن کی آواز لطیف کُتّے کے بھونکنے سے مشابہ تھی اُن کا دہن شریف سُور کی تھوتھنی سے ملتا تھا تو تم اُسے کیا سمجھو گے، کیا اپنے طائفے میں رکھو گے یا بسبب گستاخی پیشوا ذات سے باہر کردو گے۔ اب تمھیں ظاہر ہوگا کہ اس خبیث بددین نے جو ہمارے عزت والے رسول دو جہاں بادشاہ عرش عالم پناہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی نسبت یہ لعنتی کلمات[ع] لکھے، انھوں نے ہمارے اسلامی دلوں پر تیر و خنجر سے زیادہ کام کیا، پھر ہم اسے

ع؎ یہاں اس کے پیرووں کی غایت معذرت و سخن سازی جو کچھ ہے یہ ہے کہ یہ کلام اُس نے بقصدِ توہین نہ لکھا سوق سخن تاکید اخلاص کے لئے ہے مگر یہ بناوٹ اُسی قبیل سے ہے کہ ؏

لن یصلح العطاء ما افسدہ الدھر

(زمانہ کے فساد کو یہ عطیہ ہرگز درست نہیں کرسکتا۔ ت)

قصدِ قلب کلماتِ لسان سے ظاہر نہ ہوگا تو کیا وحی اُترے گی کہ فلاں کے دل کا یہ ارادہ تھا اور صریح لفظ شنیع و قبیح میں سوق کلام خاص بغرض توہین ہونا کس نے لازم کیا، کیا اللہ و رسول کو بُرا کہنا اُسی وقت کلمۂ کفر ہے جب بالخصوص اسی امر میں گفتگو ہو ورنہ باتوں باتوں میں جتنا چاہے بُرا کہہ جائے کفر و کلمۂ کفر نہیں علت وہی ہے کہ ان حضرات کے دلوں میں حضور پُرنور سیّد عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عزت و عظمت نہیں اُن کی بدگوئی کو ہلکا جانتے ہیں اس میں طرح طرح کی شاخیں نکالتے ہیں جیسے بنے اپنے امام کے کفریات سنبھالتے ہیں، شفاء شریف ص ۳۳۰:

(باقی اگلے صفحہ پر)

اپنے سچے پکے اسلامی گروہ میں کیونکر داخل کر سکتے ہیں، ذرا یہ فرق بھی دیکھتے جاؤ کہ ہم نے جو نظیریں دیں اُن میں صرف تشبیہ پر قناعت کی، تم جانو جب نری تشبیہ ایسی ہو تو بدرجہا بدتر بتانے میں مسلمانوں کا کیا حال ہُوا ہوگا الا لعنۃ اللہ علیٰ اعداء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ رسولہ واٰلہ وبارک وسلم۔

مسلمانو! اور ذرا اس ناپاک وجہ کو تو خیال کرو (خاکش بدہن) یہ "بدرجہا بدتر ہونا" اس لئے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا خیال آیا تو عظمت کے ساتھ آئیگا اور گدھے کا حقارت سے تو نماز میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

تقدم الکلام فی قتل القاصد لسبہ الوجہ الثانی لاحق بہ فی الجلاء ان یکون القائل غیر قاصد للسب والازراء ولا معتقد لہ ولکن تکلم فی جہتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکلمۃ الکفر مما ہو فی حقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقیصۃ مثل ان یاتی بسفہ من القول اوقبیح من الکلام ونوع من السب فی جہتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان ظہر بدلیل حالہ انہ لم یقصد سبہ اما لجہالۃ او ضجر او سکر او قلۃ ضبط لسانہ او تہور فی کلامہ فحکم ھذا حکم الوجہ الاول القتل من دون تلعثم[1] اھ مختصرا۔

یعنی اس کا حال تو اُوپر معلوم ہو چکا جو بالقصد تنقیص شان اقدس کرے، دوسری صورت اسی کی طرح روشن وظاہر یہ ہے کہ قائل نہ تنقیص وتحقیر کا قصد کرے نہ اُس کا معتقد ہو مگر حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے معاملہ میں کلمۂ کفر بول اُٹھے جو حضور کے حق میں تنقیص شان ہو مثلاً کوئی بے ادبی کا لفظ یا بُری بات اور ایک طرح کی تنقیص بولے اگرچہ اُس کے حال سے ظاہر ہو کہ اُس نے مذمت وتوہین کا ارادہ نہ کیا بلکہ جہالت یا جھنجلاہٹ یا نشہ میں بک دیا یا بات کہنے میں زبان روکنے کی کمی یا بیباکی سے صادر ہُوا، اس صورت کا حکم بعینہٖ وہی پہلی صورت کا حکم ہے فوراً قتل کیا جائے بلا توقف ۱۲ منہ۔

عہ مکتوبات شیخ مجدد صاحب مطبوعہ لکھنؤ جلد ۲ مکتوب ۳ صفحہ ۴۶ خواجہ محمد اشرف ورزش نسبت رابطہ نوشتہ بودند[2] الخ (پوری عبارت زیر کفر ۵۳ ص ۲۱۸ میں آتی ہے) سبحان اللہ! کہاں تو اُس شخص کا وُہ کفری بول کہ نماز میں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آیا اور خاکش بدہن شرک نے منہ پھیلایا نہ فقط نماز برباد کہ ایمان ہی ابتر۔ تف بر روئے

(باقی اگلے صفحہ پر)

---

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰے فصل قال القاضی تقدم الکلام المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ۲/ ۲۲۲

[2] مکتوبات امام ربانی مکتوب ۳۰ بخواجہ محمد اشرف وحاجی محمد نولکشور لکھنؤ ۲/ ۴۶

نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا تصور آنا اس شرک پسند کے نزدیک شرک تک پہنچائے گا۔

اقول الحمدُ للہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عظمت تو رفیع الدرجات ذوالعرش جل وعلا کی بنائی ہوئی ہے، کسی کافر یا کافرفش کے مٹائے نہ مٹے گی، چودھویں رات کے چاند کا چمکتا نور کہیں کتوں کے بھونکنے سے کم ہوا ہے ؎

مہ فشاند نور و سگ عوعو کند   ہر کسے بر خلقت خود مے تند

(چاند نور پھیلا رہا ہے اور کتا عوعو کرتا ہے، ہر ایک اپنی اپنی فطرت ظاہر کرتا ہے۔ت)

اس شخص کے نزدیک نماز میں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا خیال آنا موجبِ شرک کہ جب وُہ آئے گا عظمت کے ساتھ آئے گا مگر واللہ العظیم کہ شریعتِ رب العرش الکریم میں نماز بے اُن کے خیال باعظمت وجلال کے ناقص ہے اس سے کہو کہ اپنے شریکوں کو جمع کرے اور قہر والے عرش کے مالک سے لڑائی لے کر تُو نے کیوں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

کا فروشی و کفر منشی اُن کے (بدگروں) کی طرف خیال لے جانا اپنے بیل اور گدھے کے نہ صرف تصور بلکہ ہمہ تن اس میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر، اور کہاں شیخ طریقت و آقائے نعمت و خداوند دولت خاندان دہلی حضرت شیخ مجدد کا یہ واشگاف قول کہ تصور صورت شیخ سے غافل نہ ہو۔ نمازوں عبادتوں سب وقتوں حالتوں میں اُسی کی طرف متوجہ رہو اگرچہ عین نماز میں اُسی صورت کو سجدہ محسوس ہو وُہ قبلۂ عبادت ہے نہ مسجودلہ جو اس قبلہ سے پھرا وہ بیدولت تباہ ہوا اُس کا کام برباد گیا تصور شیخ کی ایسی دولت سعادت مندوں کو ملتی ہے طالبانِ خدا کو اس کی بہت تمنا رہتی ہے، غرض وُہ بول یہ قول باہم لڑے ہیں کفر و شرک کے عقاب پر تولے کھڑے ہیں، دیکھئے وہابی صاحب کدھر ڈھلتے ہیں اُدھر جھکاتے یا اِدھر ڈالتے ہیں ؎

یا دامن یار رفت از دست   یا این دل زار رفت از دست

(یار کا دامن ہاتھ سے جائے گا یا یہ آزردہ دل ہاتھ سے جائیگا۔ت)

کذٰلک العذاب ولعذاب الاٰخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون[1]۔ ۱۲ سل السیوف الہندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ۔

مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ ۱۲ سل السیوف الہندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ۔

---

[1] القرآن الکریم ۶۸/ ۳۳

ایسی شریعت بھیجی جس نے نماز کی ہر دو رکعت پر التحیات واجب کی اور اُس میں السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اشھد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ پڑھنا عرض کرنا لازم کیا۔

مسلمانو! کیا ان کے پڑھنے کا حکم محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف خیال کرنے کا حکم نہ ہوا، بیشک ہُوا، اور واقعی اُن کا خیال مسلمان کے دل میں جب آئے گا عظمت وجلال ہی کے ساتھ آئے گا کہ اس کا تصوّر اُن کے پاک مبارک تصوّر کو لازم بین بالمعنی الاخص ہے اور عرض سلام تو خاص لغرض ذکر و اکرام ہی ہے تو یہاں نہ صرف اُن کے خیال بلکہ خاص نماز میں اُن کے ذکر و تکریم کا حکم صریح ہے ولکن المنٰفقین لایعلمون (لیکن منافقین نہیں جانتے۔ ت) احیاء العلوم مطبع لکھنؤ ج ۱ ص ۹۹:

احضر فی قلبك النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وشخصہ الکریم وقل سلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔[1]

التحیات میں نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کر اور حضور کی صورت پاک کا تصوّر باندھ اور عرض کر السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

میزان امام شعرانی مطبوعہ مصر جلد ۱ صفحہ ۱۳۹ و ۱۴۰:

سمعت سیدی علیا الخواص رحمہ اللہ تعالٰی یقول انما امر الشارع المصلی بالصلٰوۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی التشھد لینبہ الغافلین فی جلوسھم بین یدی اللہ عزوجل علی شھود نبیھم فی تلك الحضرۃ فانہ لایفارق حضرۃ اللہ تعالٰی ابدا فیخاطبونہ بالسلام مشافھۃ۔[2]

میں نے اپنے سردار علی خواص رحمہ اللہ تعالٰی کو فرماتے سُنا کہ شارع نے نمازی کو تشہد میں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر درود و سلام عرض کرنے کا اس لئے حکم دیا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھتے ہیں اُنھیں آگاہ فرمائے کہ اس حاضری میں اپنے نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو دیکھیں اس لئے کہ حضور کبھی اللہ تعالٰی کے دربار سے جُدا نہیں ہوتے پس بالمشافہہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر سلام عرض کریں۔

---

[1] احیاء العلوم کتاب اسرار الصلٰوۃ بیان تفصیل ماینبغی ان یحضر القلب الخ مطبعۃ المشہد الحسینی قاہرہ ۱/ ۱۶۹

[2] المیزان الکبرٰی للشعرانی باب صفۃ الصلٰوۃ مصطفٰی البابی مصر ۱/ ۱۶۷

حجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ صاحب صدیقی ص ۲۱۰:

ثم اختار بعدہ السلام علی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تنویہا بذکرہ واثباتا للاقرار برسالتہ واداء لبعض حقوقہ[1]

پھر اس کے بعد التحیات میں نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا اُن کا ذکر پاک بلند کرنے کو اور اُن کی رسالت کا اقرار ثابت اور اُن کے حقوق سے ایک ذرہ ادا کرنے کے لئے۔

اولیائے عظام وعلمائے کرام نے اِس عرض سلام کی جو حکمت ارشاد فرمائی ہے میں اُسے مواہب لدنیہ وغیرہا ائمہ کی کتب سے نقل کروں اِس سے بہتر کہ اِن غیر مقلدوں کے امام آخرالزمان نواب صدیق حسن خاں بھوپالی کی کتاب سے سُناؤں کہ یہ اُن پر اشد وسخت تر ہے۔

مسک الختام نواب بھوپالی مقام ص ۲۴۴:

نیز آں حضرت ہمیشہ نصب العین مومنان وقرۃ العین عابدان ست در جمیع احوال واوقات خصوصًا در حالت عبادات و نورانیت و انکشاف دریں محل بیشتر و قوی ترست وبعضے از عرفا قدس سرہم گفتہ اند ایں کہ خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است علیہ الصلٰوۃ والسلام در ذرائر موجودات وافراد ممکنات پس آنحضرت در ذوات مصلیان موجود وحاضر ست پس مصلی باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد وازیں شہود غافل نبود تا بانوار قرب واسرار معرفت منور و فائز گردد آرے ؎

در راہِ عشق مرحلہ قُرب وبُعد نیست
می بینمت عیاں ودعا می فرستمت[2]

تمام احوال واوقات خصوصًا عبادات کی حالت میں حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام مومنین کا نصب العین اور عابدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتے ہیں، عبادات کے مواقع میں نورانیت اور انکشاف زیادہ اور قوی ہوتا ہے، بعض عارفین قدس اسرارہم نے فرمایا کہ نماز میں (السلام علیک کا) خطاب حقیقتِ محمدیہ علیہ الصلٰوۃ والسلام کو ہوتا ہے جو موجودات کے تمام ذرات اور ممکنات کے تمام افراد میں سرایت کئے ہوئے ہے لہذا حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام نمازیوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہوتے ہیں اس لئے نمازی کو اس حقیقت سے آگاہ رہنا چاہئے اور حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام کی اس موجودگی سے غافل نہ ہو تاکہ قرب کے انوار اور معرفت کے اسرار سے منور اور فائز ہو جائے، ہاں (شعر) عشق کی راہ میں قُرب وبُعد کا مرحلہ نہیں ہے، میں آپ کو واضح طور پر دیکھ رہا ہُوں اور دعا پیش کرتا ہوں۔ (ت)

---

[1] حجۃ اللہ البالغہ الامور التی لابد منہا فی الصلٰوۃ المکتبۃ السلفیہ لاہور ۲/۶

[2] مسک الختام شرح بلوغ المرام کتاب الصلٰوۃ باب صفۃ الصلٰوۃ مطبع نظامی کانپور ۱/۲۴۴

اس عبارت میں نواب بہادر فرمائشی شرکوں کے انبار لگا گئے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر عبادت میں مسلمانوں کے پیشِ نظر ہیں ایک شرک، نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نمازی کی ذات بلکہ ہر ذرۂ ممکنات میں موجود و حاضر ہیں دو شرک، نمازی نماز میں نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مشاہدہ سے ہرگز غافل نہ ہو تاکہ قربِ الٰہی پائے، تین شرک۔ مگر یہ کہ اگلی سلطنتوں میں بڑے لوگوں کو تین خون معاف ہوتے تھے گورنمنٹ وہابیت سے نواب بہادر کو تین شرک معاف ہیں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اسی طرح وعلیٰ عباد اللہ الصّٰلحین کیا شرک سے بچ رہے گا کہ امثال آں از معظمین سب کو شامل۔

مسلمانو! کیا ہر نماز کے ختم پر درود شریف پڑھنا سنت نہیں، اور حضرت امام شافعی و امام احمد[ع۱] رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک تو فرض ہے، پھر درود محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی یاد و تکریم نہیں تو کیا ہے، درود کو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے خیال باعظمت وجلال سے انفکاک کیونکر ممکن!

مسلمانو! ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا ہمارے نزدیک امام ومنفرد پر واجب اور ان غیر مقلد وہابیوں کے یہاں سب پر فرض ہے ان سے کہو اس میں سے صراط الذین انعمت علیھم[۱] نکال ڈالیں یعنی راہ اُن کی جن پر تُو نے انعام کیا۔ جانتے ہو وُہ کون ہیں؟ ہاں قرآن سے پوچھو وُہ کون ہیں:

اولٰئک الذین انعم اللہ من النبیّٖن ..... جن پر خدا نے انعام کیا وہ انبیاء اور صدیق اور
والصدیقین والشھدآء والصّٰلحین[۲] شہداء اور نیک لوگ ہیں۔

جب صراط الذین انعمت علیھم[۳] پڑھ کر اُن کی راہ مانگی جائے گی ضرور عظمت کے ساتھ اُن کا خیال آئے گا اور وُہ اُس کے نزدیک شرک ہے تو الحمد میں سے اِس شرک کے دُور کرنے کی کوشش کریں صرف غیر المغضوب علیھم ولا الضالین[۴] رکھیں کہ انبیاء وصدیقین کی جگہ نماز میں یہود ونصارٰی کی یادگاری رہے بلکہ اھدنا الصراط المستقیم[۵] بھی رکھنے کے قابل نہیں کہ حدیث میں اِس سے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وصدیقِ اکبر وفاروقِ اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہما مراد لئے گئے ہیں۔ فتح الخبیر شاہ ولی اللہ دہلوی مطبوعہ مصر ۵ و ھ ص ۳:

ع۱ فی اشھر الروایتین ا ھ میزان الشعرانی ورحمۃ الامۃ ۱۲ منہ۔ (م) دونوں روایتوں میں سے مشہور روایت میں میزان الشعرانی و رحمۃ الامۃ ۱۲ منہ (ت)

[۱] القرآن الکریم ۱/۶ [۲] القرآن الکریم ۴/۶۹ [۳] القرآن الکریم ۱/۶
[۴] " " ۱/۷ [۵] " " ۱/۵

14 الصراط المستقیم کتاب اللہ وقیل رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وصاحباہ۔[1]

الصراط المستقیم سے مراد قرآن ہے اور بعض نے کہا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہما مراد ہیں (ت)

مسلمانو! میں فقط الحمد کو کہتا ہوں، نہیں نہیں شاید دو ایک کے سوا قرآن عظیم کی کسی سورت کا نماز میں تلاوت کرنا اس وہابی شرک سے نہ بچے گا۔ جن سورتوں میں حضور پُرنور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم یا دیگر انبیائے کرام یا ملائکہ عظام یا صحابہ کبار یا مہاجرین وانصار یا متقین ومحسنین وعباد اللہ الصالحین کی صریح تعریفیں ہیں ان کا تو کہنا ہی کیا ہے، یونہی وُہ بھی جن میں حضرات انبیاء علیہم الصلٰوۃ والثناء کے قصص مذکور ہیں کہ اُن کا تصور جب آئے گا عظمت ہی سے آئے گا جس کا اس شخص کو خود اقرار ہے ان کے سوا گنتی ہی کی سورتیں حضور اقدس محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے ذکر صریح سے خالی ہوں گی اور کچھ نہ ہو تو کم سے کم حضور سے خطاب ہوں گے جیسے چاروں قُل، تبّت میں کھلا ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا ذکر لگا ہوا ہے کہ اس کی تلاوت میں ضرور خیال جائے گا کہ یہ بھاری انتقام اللہ عزوجل کس کی طرف سے لے رہا ہے یہ سخت غضب الٰہی کس کی جناب میں گستاخی کرنے پر اُتر رہا ہے لِایلٰف شریف میں اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کا صراحۃً ذکر نہیں تو کعبہ معظمہ کا ذکر ہے اور وُہ بھی کمال تعظیم کے ساتھ کہ اپنی ربوبیت کو اس کی طرف اضافت فرمایا اُس کا تصور کب بے عظمت آئے گا بنظر ظاہر صرف سُورہ تکاثر اس عالمگیر وبا سے بچے گی باقی تمام وکمال ہر سورۃ کی تلاوت شرک میں ڈالے گی پھر تکاثر بھی

عـہ اور شریعت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلٰوۃ والتحیۃ عیاذًا باللہ ان شرکیات کی واجب وسنت وجائز کرنیوالی ہوئی، صحابہ سے آج تک تمام مسلمان کہ ان امور پر اجماع کئے ہوئے ہیں سب شرک میں گرفتار ٹھہرے اس سے بڑھ کر اور کیا کلمہ کفر ہوگا، شفاء شریف ص ۳۶۲ و ۳۶۳[2]:

نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوسل بہ الی تضلیل الامۃ۔ ۱۲ سل السیوف الھندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ للمصنف العلامۃ مد ظلہ۔

جو شخص ایسی بات کہے جس سے تمام امت کے گمراہ ٹھہرنے کی راہ نکلتی ہو ہم بالیقین اسے کافر کہتے ہیں ۱۲ سل السیوف الہندیۃ علٰی کفریات بابا النجدیۃ للمصنف العلامۃ مدظلہ۔

---

[1] فتح الخبیر مع الفوز الکبیر الباب الخامس تکملہ الفوز الکبیر نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۸۷

[2] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی بیان ماھو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ۲/۲۷۱

بچی تو صرف شرک سے معصیت یا کراہیت سے اسے بھی نجات نہیں کہ مقابر و حجیم و اموال و نعیم کا خیال اُس میں بھی رکھا ہوا ہے یہ عظمت کے ساتھ نہ آکر خیال انبیاء و اولیاء کے شرک میں نہ ملا تو خیال گاؤ خر کی قباحت میں تو شریک ہوگا، تف ہزار تف ایسے ناپاک اختراع پر۔

مسلمانو! میں صرف نماز ہی میں گفتگو کرتا ہوں، نہیں نہیں، اِس کے نزدیک بیرونِ نماز بھی قرآن عظیم کی تلاوت شرک ہے کیا فقط نماز ہی عبادت ہے نفس تلاوت عبادت نہیں کیا اس عبادت میں شرک روا ہے، حاشا کسی عبادت میں روا نہیں، اور قرآن کی سورتیں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی نعت اُن کے ذکر اُن کی یاد، اُن کی تعظیم، اُن کی تکریم سے گونج رہی ہیں تو عبادتِ تلاوت بے تصور عظمت سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کیونکر متصور، تو اِس چوپائی شرک سے کدھر مفر۔ غرض اس دشنام صریح نے قطع نظر یہ وجہ قبیح خود اقبح القبائح و مجموعہ صدہا کفریات و فضائح ہے۔

مسلمانو! تم نے دیکھا کیسی خبیث و ناپاک وجہ کے حیلے سے اِس شخص نے تمہارے پیارے نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو گالی دی اور ہنوز دعویٰ اسلام باقی ہے۔ سُبحان اللہ! یہ مُنہ اور یہ دعویٰ!

رب اعوذبك من همزات الشيطن واعوذبك رب ان يحضرون[1] اے میرے رب تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے اور اے میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں (ت)

تنبیہ: میں نے اِس کفریہ ملعونہ کی تفضیح و تقبیح میں ذرا اپنے قلم کو وسعت دی کہ یہ مقام اس شخص کی اشد شقاوت کا تھا اور میں نے نہ دیکھا کہ ہمارے علماء نے یہاں کلام کو کامل رنگ تفصیل دیا ہو، اب اس قول خبیث اخبث الاقوال بلکہ ارجس الابوال کے بعد مجھے اس کے کفریات جزئیہ زیادہ گنانے کی حاجت نہیں کہ طول وجہ ملال ہے مگر اجمالاً اتنا اور سُن لیجئے کہ اُس کے حصہ میں جزئیاتِ کثیرہ کے علاوہ بعدد ابواب جہنم **سات کلیات کفریات** کے ہیں:

(۱) جابجا قرآن عظیم ایک بات فرمائے اور یہ صاف اُسے غلط و باطل کہہ جائے، شفاء شریف ص ۳۰۲، معین الحکام امام علاء الدین علی طرابلسی حنفی مطبع مصر ص۲۲۹:

من استخف بالقرأن اوبشیئ منه اوجحده اوکذب بشیئ منه او اثبت ما نفاه او نفی

جو شخص قرآن مجید یا اُس کے کسی حرف کی گستاخی یا اُس کا انکار یا اس کی کسی بات کی تکذیب یا جس

حاشیہ: قرآن کے بیان کو غلط بتانا کفر ہے۔

---

[1] القرآن الکریم ۲۳/ ۹۸

ما اثبتہ علی علم منہ بذٰلک او شک فی شیئ من ذٰلک فھو کافر عند اھل العلم بالاجماع۔[1] (ملخصًا)

بات کی قرآن نے نفی فرمائی اس کا اثبات یا جس کا اثبات فرمایا اس کی نفی کرے دانستہ یا اس میں کسی طرح کا شک لائے وہ باجماع تمام علماء کے کافر ہے۔ (ملخصًا)

(۲) اس کے طور پر قرآن عظیم میں جا بجا شرک موجود۔

(۳) اس کے نزدیک انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ سے شرک صادر ہوئے۔

(۴) یونہی حضرات ملائکہ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے۔

(۵) یہی خیال خبیث حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت۔

(۶) جن باتوں کو یہ صاف صاف شرک بتاتا ہے وہ اس کے اکابر مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی اور اُن کے والد ماجد شاہ ولی اللہ اور اُن کے والد شاہ عبدالرحیم اور اُن سب کے پیر سلسلہ جناب شیخ مجدد صاحب کی تصنیفات و تحریرات میں اہلی گہلی پھر رہی ہیں تو اُس کے نزدیک معاذ اللہ وہ سب مشرک تھے پھر یہ انھیں امام و پیشوا و ولی خدا کہتا ہے اور بڑی لمبی چوڑی تعریفوں سے یاد کرتا ہے اور جو مشرکوں کو ایسا جانے خود کافر ہے تو یہ اس کا نیم اقراری کفر ہوا۔

(۷) کھلے شرکوں کے بھاری تودے خود اس کے کلام میں برساتی حشرات الارض کی طرح پھیلے ہیں ایک بات اس کتاب میں کفر دوسری میں ایمان، یہاں شرک وہاں عرفان، تو یہ پُورا اقراری کفریہ ہے۔ میں ان سب کی پُوری تفصیل کروں تو بلا مبالغہ ایک مجلد ضخیم لکھوں دوسرے سے پانچویں تک چار کلیے کے لئے بکثرت جزئیات فقیر نے اپنے رسالہ اکمال الطامہ علٰی شرک سوی بالامور العامہ (۱۳۱۱ھ) میں جمع کئے ثلثہ باقیہ کے جزئیات پر ہمارے بہت رسائل میں کلام ملے گا اور خود اسی رسالہ کی تقریرات سابقہ سے بعض کا پتا چلے گا یہاں بطور نمونہ ساتوں کلیے کی صرف ایک مثال لکھوں۔

کفریہ ۳۰: اللہ عزوجل فرماتا ہے:

تلک الامثال نضربھا للناس وما یعقلھا الا العالمون۔[2]

ہم یہ کہاوتیں بیان کرتے ہیں لوگوں کے لئے اور ان کی سمجھ نہیں مگر عالموں کو۔

---

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل واعلم ان من استخف بالقرآن الخ المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیۃ ۲/ ۲۸۸-۲۸۹

[2] القرآن الکریم ۲۹/ ۴۳

یہ شخص غیر مقلدی اور دینِ الٰہی میں ہر گونہ آزادی کا پھاٹک کھولنے کے لئے کہتا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے قرآن سمجھنے کو علم ہرگز درکار نہیں۔ تقویۃ الایمان ص ۳:

"عوام الناس میں مشہور ہے کہ اللہ و رسول کا کلام سمجھنا بہت مشکل ہے اس کو بڑا علم چاہئے سو یہ بات بہت غلط ہے[1] اھ ملخصاً۔

لطف یہ کہ اپنے اس گھڑے مطلب پر دلیل لایا آیۂ کریمہ:

هو الذی بعث فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم ایٰته ویزکیهم ویعلمهم الکتٰب والحکمة[2]

سے، اور خود ہی اس کا ترجمہ کیا کہ:

"وہ اللہ ایسا ہے کہ جس نے کھڑا کیا نادانوں میں ایک رسول ان میں سے کہ پڑھتا ہے اُن پر آیتیں اس کی اور پاک کرتا ہے اُن کو اور سکھاتا ہے ان کو کتاب اور عقل کی باتیں[3]"۔

کیوں حضرت! جب قرآن کے سمجھنے کو علم درکار نہیں ہر جاہل نادان سمجھ سکتا ہے تو نبی کے سکھانے کی کیا حاجت تھی، سبحان اللہ! ردوا سدوا تو خود سمجھ لیں اور صحابۂ کرام سکھانے کے محتاج۔

کفریہ ۳۱ و ۳۲: تقویۃ الایمان ص ۱۰:

"روزی کی کشائش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کر دینا اقبال و ادبار دینا، حاجتیں برلانی، بلائیں ٹالنی، مشکل میں دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء اولیاء، بھوت پری کی یہ شان نہیں جو کسی کو ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے مرادیں مانگے اور مصیبت کے وقت اُس کو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت اُن کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے[4] اھ ملخصاً

کاش یہ ظالم صرف اسی قدر کہتا کہ جو کسی کو قادر بالذات و متصرف بالاستقلال سمجھے مشرک ہے تو بیشک حق تھا مگر یوں مطلب کیا نکلتا کہ یہ معنی تو کسی کی نسبت کسی مسلمان کے خیال میں ہرگز نہیں تو تمام مسلمانوں کو

---

[1] تقویۃ الایمان مقدمۂ کتاب مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۲

[2] القرآن الکریم ۶۲/ ۲

[3] تقویۃ الایمان مقدمۂ کتاب " " " " " " ص ۳

[4] " پہلا باب " " " " " " ص ۷

مشرک کیونکر بنایا جاتا اور وہ کیونکر صادق آتا کہ ص ۵ :

"شرک لوگوں میں بہت پھیل رہا ہے اور اصل توحید نایاب"۔[1]

صفحہ ۴۵ : "سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا"[2] کہ تمام دنیا میں کوئی مسلمان نہ رہا لہذا یہ عام جبروتی حکم لگایا کہ "پھر خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے"۔[3]

اب غور کیجئے کہ اس ناپاک وملعون قول پر انبیاء وملائکہ سے لے کر اللہ و رسول تک اور اس کے پیشواؤں سے لے کر خود اس ظلوم وجہول تک کوئی بھی حکم شرک سے نہ بچا۔

آیت : اغنٰھم اللہ و رسولہ من فضلہ[4] — انھیں دولتمند کر دیا اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے۔

آیت : وتبرئ الاکمہ والابرص باذنی[5] — اے عیسٰی تُو تندرست کرتا ہے مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے۔

یہ معاذ اللہ قرآن عظیم کے شرک ہیں اور "میرے حکم سے" کا لفظ بڑھا دینا شرک سے نجات نہ دے گا کہ تندرست کر دینے کی قدرت اللہ ہی کے حکم سے سمجھے جب بھی تو اس شرک پسند کے نزدیک شرک ہے۔

کفریہ ۳۳ : آیت : ابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتٰی باذن اللہ[6] — (عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا) میں مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست کرتا ہوں اور میں مُردے جِلاتا ہوں اللہ کے حکم سے۔

یہ معاذ اللہ عیسٰی مسیح کلمۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شرک ہوا۔

کفریہ ۳۴ تا ۳۸ : واذ قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لاٰدم فسجدوا الا ابلیس[7] — اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا آدم کو سجدہ کرو سب سجدے میں گرے سوا ابلیس کے۔

---

[1] تقویۃ الایمان پہلا باب مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۴

[2] " الفصل الرابع " ص ۳۰

[3] " پہلا باب " ص ۷

[4] القرآن الکریم ۹/۷۴

[5] " ۵/۱۱۰

[6] " ۳/۴۹

[7] " ۲/۳۴

آیت: ورفع ابویه علی العرش وخرّوا له سُجّدا [1] — یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بلند کیا اور وہ سب یوسف کے لئے سجدے میں گرے۔

یہ (خاک بدہن گستاخان) اللہ تعالٰی [34] اور ملائکہ [35] و آدم [36] و یعقوب [37] و یوسف [38] علیہم الصلوٰۃ والسلام سب کا شرک ہوا، اللہ نے حکم دیا ملٰئکہ نے سجدہ کیا، آدم راضی ہوئے، یعقوب ساجد، یوسف رضامند۔

تقویۃ الایمان ص ۱۱:

"جو کوئی کسی پیغمبر کو سجدہ کرے اس پر شرک ثابت ہے، خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے کہ ان کی اس طرح کی تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے [2] اھ ملخصاً"

صفحہ ۸:

"شرک جیسے سجدہ کرنا گو کہ پھر اس کو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اسی کا مخلوق اور بندہ اور اس بات میں انبیاء اور شیطان اور بھوت میں کچھ فرق نہیں [3] اھ ملخصاً"

یوں تو اس گمراہ کا استاد شفیق شیطان لعین ہی اچھا رہا کہ خود کو بہتر فرمایا کیا مگر وہ شرک کے پاس نہ گیا اور یہاں نسخ کا جھگڑا پیش کرنا محض جہالت، شرک کسی شریعت میں حلال نہیں ہوسکتا، کبھی ممکن نہیں کہ اللہ تعالٰی شرک کا حکم دے اگرچہ اسے پھر کبھی منسوخ بھی فرمادے۔

کفریہ ۳۹ و ۴۰: حدیث: حضور پُر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انه کان فقیرا فاغناه الله ورسوله [4] — ابن جمیل فقیر تھا اسے اللہ اور اللہ کے رسول نے غنی کردیا۔

یہ حدیث صحیح بخاری مطبع احمدی قدیم ج ۱ ص ۱۹۸ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے۔

حدیث: رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنے رب جل وعلا سے عرض کرتے ہیں:

اللهم انی احرم مابین جبلیها مثل ما حرم به ابراهیم علیه الصلوٰة والسلام — الٰہی! میں دونوں کوہ مدینہ کے درمیان کو حرم بناتا ہوں مثل اس کے جیسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام

---

[1] القرآن الکریم ۱۲/۱۰۰

[2] تقویۃ الایمان — پہلا باب — مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور — ص ۸

[3] " " " — ص ۶

[4] صحیح البخاری — کتاب الزکوٰۃ — باب قول اللہ تعالٰی وفی الرقاب الخ — قدیمی کتب خانہ کراچی — ۱/۱۹۸

مـکـۃ[1] نے مکہ کو حرم بنایا۔

صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۵۱، صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۴۱ : واللفظ لہ عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ (حدیث کے یہ لفظ صحیح مسلم کے ہیں۔ت)

حدیث : حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ان ابراھیم حرم مکۃ و انی حرمت المدینۃ مابین لابتیھا لایقطع عضاھھا و لایصاد صیدھا۔[2]

بیشک ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینہ کو حرم کیا، نہ کاٹی جائیں اس کی ببولیں اور نہ پکڑا جائے اس کا شکار۔

صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۴۰ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

اس مطلب کی حدیثیں صحاح و سنن و مسانید وغیرہا میں بکثرت ہیں جن میں حضور سید العالمین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صاف و صریح حکم فرمادیا کہ مدینہ طیبہ اور اس کے گردو پیش کے جنگل کا وہی ادب کیا جائے جو مکہ معظمہ اور اس کے جنگل کا ہے، یہی مذہب ائمہ مالکیہ و شافعیہ و حنبلیہ اور بکثرت ائمہ صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین کا ہے، ائمہ حنفیہ اگرچہ اس باب میں اور احادیث پر عمل فرماتے ہیں جو شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہ میں مع نظر مذکور مگر ترجیح یا تطبیق یا نسخ دوسری چیز ہے، کلام اس میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تو صراحۃً مدینہ طیبہ کے جنگل کا ادب ارشاد فرمایا، اب اس شخص کی سنئے، تقویۃ الایمان ص ۱۱ :

"گردو پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لئے بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیغمبر یا بھوت کے مکانوں کے گرد پیش کے جنگل کا ادب کرے اس پر شرک ثابت ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں کہ اُن کی اِس تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک[3] اھ ملخصاً

جانِ برادر ! تُو نے دیکھا کہ اِس شخص کی ساری کوشش اسی میں تھی کہ اللہ اور رسول کو بھی مشرک کہنے سے نہ چھوڑے، تف ہزار تف بروئے بے دیناں۔

کفریہ ۴۱ تا ۴۶ : تفسیر عزیزی پارہ عم شاہ عبدالعزیز صاحب مطبوعہ بمبئی ص ۱۴۰ :

---

[1] صحیح مسلم باب فضائل مدینہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۴۱

[2] " " " ۱/ ۴۴۰

[3] تقویۃ الایمان پہلا باب مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۸

"بعضے از اولیاء اللہ راکہ آلہ جارحہ تکمیل وارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اند دریں حالت ہم تصرف در دنیا دادہ اند و استغراق آنہا بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ بایں سمت نمیگردد و اویسیاں تحصیل کمالات باطنی از انہا می نمایند و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود از انہا می طلبند و مے یابند و زبان حال آنہا درآں وقت ہم مترنم بایں مقال است ؎[1]

من آیم بجان گر تو آئی بہ تن[1]

بعض اولیاء کرام جنھوں نے اپنے آپ کو بنی نوع انسان کی رہنمائی اور تکمیل کے لئے متصرف کر رکھا ہے وہ (وفات کے بعد کی) حالت میں بھی دنیا میں تصرف کرتے ہیں اور کمال وسعتِ ادراک کی بناء پر ان کا استغراق اس طرف توجہ سے مانع نہیں بنتا اور اویسی خاندان باطنی کمالات کی تحصیل انھی اولیائے کرتے ہیں اور اہلِ حاجات و مشکلات انھی سے اپنی حاجات کا حل طلب کرتے ہیں اور مراد پاتے ہیں اور یہ اولیاء کرام زبان حال سے اس وقت یہ فرماتے ہیں:
اگر تو جسمانی طور آیا ہے تو میں جان سے حاضر ہوں۔ (ت)

یہ عبارت سراپا بشارت اس شخص کے مذہب ہمہ تن شرارت پر معاذ اللہ سرتاپا شرک جلی سے ملوث ہے، اولیائے کرام دنیا میں تصرف، بعد انتقال بھی ان کا تعلق باقی رہنا، ان کے علوم کی وسعت کہ ادھر بھی مستغرق ہیں ادھر بھی خبر رکھیں، اولیاء کا بعد وصال بھی فیض دینا، مریدوں کو مناصبِ عالیہ تک پہنچانا، حاجتمندوں کا اپنی حاجتیں اُن کی پاک روحوں سے طلب کرنا ان کا حلِ مشکل فرمانا۔ نواب بہادر کی عبارت میں تو تین ہی شرک تھے حضرت شاہ صاحب کے کلام میں المضاعف ہیں، ہاں ہونا ہی چاہئے کہ وہ نواب تھے یہ شاہ ہیں کلام الملک ملک الکلام۔

کفریہ ۴۷ تا ۴۹: تحفہ اثنا عشریہ حضرت ممدوح ص ۳۹۶ و ۳۹۷:

حضرت امیر و ذریۂ طاہرہ اورا تمام امت بر مثال مریدان و مرشدان می پرستند و امور تکوینیہ را بایشان وابستہ میدانند و فاتحہ و درود و صدقات و نذر بنام ایشاں رائج و معمول گردیدہ چنانچہ با جمیع اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است[2]

تمام امت مریدوں کی طرح حضرت امیر (علی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ) اور اُن کی اولادِ پاک کو مرشد تسلیم کرتی ہے اور تکوینی امور کو ان سے وابستہ مانتی ہے، اور فاتحہ، درود اور صدقات و نذر و نیاز ان کے نام رائج اور معمول ہے جس طرح کہ تمام اولیاء اللہ کے ساتھ یہ معاملہ رائج ہے (ت)

---

[1] فتح العزیز (تفسیر عزیزی) پ عم س انشقاق مطبع مسلم بک ڈپو لال کنواں دہلی ۳/ ۲۰۶
[2] تحفہ اثنا عشریہ باب ہفتم در امامت سہیل اکیڈمی لاہور ص ۲۱۴

وہابی صاحبو! یہ بھی اکٹھے تین[3] شرک ہیں، ہر ایک ڈھائی مَن پختہ کا، شاہ صاحب کو دیکھئے کتنے بڑے شرک پسند، مشرک دوست، علی پرست، پیر پرست، اولیاء پرست ہیں کہ کارو بارِ عالم کو دامنِ ہمت حضرت مولیٰ مشکل کشا و اہلبیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے وابستہ مانتے اور پیروں کی طرح اُن سب کی پرستش اور اُن[4] کے اور تمام اولیاء کے نام کی نذر منت جائز جانتے، اور نہ آپ ہی تنہا بلکہ تمام اُمت مرحومہ کو استغفر اللہ انھیں بلاؤں میں سانتے ہیں، اب تو عجب نہیں کہ روافض کی طرح اُمّتِ مرحومہ کو معاذ اللہ اُمتِ ملعونہ لقب دیجئے،

تقویۃ الایمان ص ۸ :

"پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی اپنے بُتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اُسی کا مخلوق اور اُس کا بندہ سمجھتے تھے اور اُن کو اُس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور اُن کو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا یہی اُن کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اُس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہے[1]"

پانچویں فصل شرک فی العادۃ کی بُرائی کے بیان میں لکھا ص ۶۱ :

"پیر پرست اپنے تئیں کہلوانا محض بے جا ہے اور نہایت بے ادبی[2]"

کفریہ ۵۰ تا ۵۲ : شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ سے ظاہر کہ وُہ خود اور ان کے بارہ[12] اساتذہ حدیث و پیرانِ سلسلہ

نادِ علیاً مظہر العجائب ٭ تجدہ عونا لك فی النوائب ٭ کل ھم وغم سینجلی ٭ بولایتك یا علی یا علی یا علی[3]

پکار علی کو جن کی ذاتِ پاک سے وہ خوارق و فیوض ظاہر ہوتے ہیں جنھیں دیکھ کر عقلیں اچنبھے میں ہیں جب تُو انھیں ندا کرے گا تو انھیں مصائب و آفات میں اپنا مددگار پائیگا ہر پریشانی و رنج اب دُور ہوتا ہے آپ کی ولایت سے یا علی یا علی یا علی (ت)

کی سندیں لیتے، اجازتیں دیتے، وظیفہ کرتے۔

---

[1] تقویۃ الایمان پہلا باب مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۶
[2] ؎ ؎ الفصل الخامس فی رد الاشراک فی العادات ؎ ؎ ؎ ؎ ؎ ؎ ؎ ص ۴۳
[3] الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

الحمد للہ، ان شاہ صاحب اور ان کے پیروں استادوں نے تو شرک کا پانی سر سے تیر کر دیا یہاں بھی مثل سابق تین پہاڑ شرک کے ہیں،

مصیبت میں مولا علی کے پکارنے کا حکم ایک شرک، انھیں مصیبتوں میں مددگار ماننا دو شرک،
یا علی یا علی یا علی کی لَے باندھنا تین شرک۔

جسے ان نفیس وجانفزا کلام کی تفصیل دیکھنی ہو فقیر کے رسائل انہار الانوار من یم صلوٰۃ الاسرار[۱] و حیات الموات فی بیان سماع الاموات[۱] و انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ[۱] و الامن والعلی لناعتی المصطفٰی بدافع البلاء[۱] وغیرہا مطالعہ کرے۔

کفریہ ۵۳ تا ۵۵: تمام خاندان دہلی کے آقائے نعمت و خداوند دولت و مرجع و منتہی و مفرغ و ملجا و سید و مولٰی جناب شیخ مجدد صاحب کے مکتوبات مطبوعہ لکھنؤ جلد دوم مکتوب سیم ص ۴۶:

خواجہ محمد اشرف ورزش نسبت رابطہ را نوشتہ بودند کہ بحدے استیلا یافتہ است کہ در صلوات آنرا مسجود خود می دانند ومی بینند و اگر فرضاً نفی کنند منتفی نمیگردد محبت اطوار ایں دولت متمنائے طلاب از ہزاراں یکے را مگر بد ہند صاحب ایں معاملہ مستعد تام المناسبۃ ست محتمل کہ باندک صحبت شیخ مقتدا جمیع کمالات او را جذب نماید رابطہ را چرا نفی کنند کہ او مسجود الیہ است نہ مسجود لہ چرا محاریب و مساجد را نفی نہ کنند ظہور ایں قسم دولت سعادتمنداں را میسر است تا در جمیع احوال صاحب رابطہ را متوسط خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او باشند نہ در رنگ جماعۂ بیدولت کہ خود را مستغنی دانند و قبلہ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند و معاملۂ خود را برہم زنند[۱]

خواجہ محمد اشرف ورزش نے رابطہ (تصور شیخ) کی نسبت لکھا ہے کہ اس کا اس حد تک غلبہ ہے کہ نمازوں میں اپنا مسجود جانتے اور دیکھتے ہیں اگر اس رابطہ کو ختم کرنے کی کوشش کریں تو بھی ختم نہیں ہوتا (تو اس پر آپ نے فرمایا) اس دولت کے حصول کی خواہش ہزاروں طالبوں کی تمنا ہے مگر کسی ایک کو عطا ہوتی ہے اس کیفیت والا شیخ سے مکمل مناسبت کے لئے مستعد ہوتا ہے وہ امید کرتا ہے کہ اپنے مقتدا شیخ کی صحبت کی کمی اس کے تمام کمالات کو جذب کرے گی، لوگ رابطہ (تصور شیخ) کی نفی کیوں کرتے ہیں حالانکہ وہ مسجود الیہ ہے مسجود لہ نہیں ہے یہ لوگ محرابوں اور مسجدوں کی نفی کیوں نہیں کرتے (حالانکہ وہ مسجود الیہ ہیں) اس قسم کی دولت کا ظہور سعادت مندوں کو نصیب ہوتا ہے حتی کہ تمام احوال میں وہ صاحب رابطہ (شیخ) کو اپنا وسیلہ جانتے ہیں اور ہمہ وقت اس کی طرف متوجہ رہتے ہیں اُس بے دولت جماعت کی طرح نہیں ہوتے

[۱] مکتوبات امام ربانی مکتوب ۳۰ بخواجہ محمد اشرف و حاجی محمد نولکشور لکھنؤ ۲/۴۶

جو اپنے آپ کو شیخ سے مستغنی جانتے ہیں، اور اپنی توجہ کا قبلہ شیخ سے پھیر کر خود سر ہو جاتے ہیں۔ (ت)

یہاں بھی تین ڈبل شرک ہیں، ہر ایک اگلے باٹوں سے ہزار من کا۔ مرید نے لکھا کہ تصورِ شیخ اس قدر غالب ہے کہ نمازوں میں اس کو اپنا مسجود جانتا ہے، صورتِ شیخ ہی کو سجدہ نظر آتا ہے۔ جناب شیخ مجدد نے فرمایا کہ یہ دولت سعادتمندوں کو ملتی ہے طالبانِ حق کو اس دولت کی تمنا ہوتی ہے، ایک شرک اور کتنا بھاری شرک، تمام احوال میں شیخ کو اپنا متوسط جانتو دو شرک۔ نماز وغیرہ ہر حال و ہر وقت میں پیر کی طرف متوجہ ہو تین شرک۔ اب یاد کر اپناوہ کفری بول کہ نماز میں پیر وغیرہ یہاں تک کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی طرف خیال لے جانا چنیں وچناں ہے اور منجر بشرک۔ ناظرین! آپ نے جانا کہ وُہ بے سعادت کون ہے جسے جناب مجدد صاحب بے دولت و تباہ کار بتا رہے ہیں، ہاں وہی بے دولت ہے، صراطِ مستقیم میں کہتا ہے ص ۱۲۰:

از جملہ اشغال مبتدعہ شغل برزخ ست[1]
بدعت والے اشغال میں سے برزخ کا شغل بھی ہے۔ (ت)

اُسی میں ہے ص ۱۱۹ "صاف صورت پرستی ست[2]" (یہ صاف صورت پرستی ہے۔ ت)

فقیر غفراللہ تعالےٰ لہ نے خاص اس مسئلہ میں ایک نفیس رسالہ مسمّی الیاقوتۃ الواسطۃ فی قلب عقد الرابطۃ ۱۳۰۹ لکھا، اس میں جناب شاہ عبدالعزیز صاحب و شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبدالرحیم صاحب وغیرہم کے بہت کلمات اور ائمہ کرام و علمائے عظام کے نفیس ارشادات سے اس شغل کا جواز ثابت کیا، اس بیدولت کے نزدیک وُہ سب معاذاللہ بدعتی تصویر پرست ہیں جب تو جناب شیخ مجدد نے تباہ کار و منحرف بتایا۔

کفریہ ۵۶: مکتوبات جناب موصوف ج ۱ مکتوب ۳۱۲ ص ۴۴۸:

مخدوما احادیث نبوی علی مصدرہا الصلوٰۃ والسلام
میرے مخدوم، نبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی احادیث

ع۵ تقویۃ الایمان ص ۷: جو بات سچی ہے کہ اللہ بندہ کی طرف سب سے زیادہ نزدیک ہے سو اُس کو چھوڑ کر جھوٹی بات بنائی کہ اوروں کو حمایتی ٹھہرایا اور یہ جو اللہ کی نعمت تھی کہ وُہ محض اپنے فضل سے بغیر واسطے کسی کے سب مرادیں پُوری کرتا ہے سب بلائیں ٹال دیتا ہے سو اُس کا حق نہ پہچانا اور اس کا شکر ادا نہ کیا یہ بات چاہئے اوروں سے چاہنے لگے پھر اس الٹی راہ میں اللہ کی نزدیکی ڈھونڈتے ہیں سو اللہ ہرگز اُن کو راہ نہیں دے گا ۱۲ منہ

---

[1] صراطِ مستقیم باب سوم فصل سوم المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۱۸

[2] " " " " ص ۱۱۹

[3] تقویۃ الایمان پہلا باب مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۵

در باب جواز اشارت بسبابہ بسیار وارد شدہ اند وبعضے از روایات فقہیہ حنفیہ نیز دریں باب آمدہ[1]

شہادت کی انگلی سے اشارہ کی بابت بہت وارد ہیں اور فقہ حنفی کی بعض روایات بھی اس سلسلہ میں آئی ہیں (ت)

صفحہ ۴۴۹ :

وغیر ظاہر مذہب ست وآنچہ امام محمد شیبانی گفتہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یشیر ویصنع کما یصنع النبی علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام ثم قال ھذا قولی وقول ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما از روایات نوادرست نہ روایات اصول وفی المحیط اختلف المشائخ فیہ منہم من قال لا یشیر ومنہم من قال یشیر وقد قیل سنۃ وقیل مستحب والصحیح حرام ، ہرگاہ در روایات معتبرات اشارت واقع شدہ باشد وبر کراہت اشارت فتوٰی دادہ باشند مامقلدان را نمی رسد کہ بمقتضائے احادیث عمل نمودہ جرأت در اشارت نمائیم مرتکب ایں امر از حنفیہ یا علمائے مجتہدین را علم احادیث معروفہ جواز اشارت اثبات نمی نماید یا انگارد کہ اینہا بمقتضائے آرائے خود برخلاف احادیث حکم کردہ اند ہر دو شق فاسدست تجویز نکند آنرا مگر سفیہ یا معاند ظاہر اصول اصحاب ما عدم اشارت ست سنت علمائے ما تقدم شدہ[2]

اور وہ ظاہر مذہب پر نہیں ہیں اور امام محمد شیبانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے جو منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اشارہ کیا کرتے تھے، اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ بھی اسی طرح کرتے جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا کرتے تھے، اور پھر انھوں نے فرمایا یہی میرا اور امام ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کا قول ہے، یہ نقل نادر روایات میں سے ہے نہ کہ اصولی روایات میں سے اور محیط میں ہے کہ اس میں مشائخ کا اختلاف ہے، بعض نے فرمایا اشارہ نہ کرے، اور بعض نے فرمایا اشارہ کرے اور اسکو سنت بھی کہا ہے بعض نے مستحب کہا ہے، اور صحیح یہ ہے کہ حرام ہے، ہرگاہ کہ معتبر روایات میں اشارہ کی حرمت واقع ہوئی ہے اور اشارہ کی کراہت پر فتوٰی دیا گیا ہے ہم مقلدین حضرات کو یہ حق نہیں کہ احادیث کے مقتضٰی پر عمل کریں اور اشارہ کرنے کی جرأت کریں، اس چیز کے مرتکب کو چاہئے کہ احناف یا مجتہدین کو معروف احادیث سے اشارہ کے جواز کا اثبات کرے یا پھر واضح کرے کہ وہ اپنی رائے سے احادیث کے خلاف حکم کررہے ہیں جبکہ دونوں شقیں فاسد ہیں ان کو بیوقوف یا معاند کے بغیر کوئی بھی جائز نہیں کریگا، ہمارے

---

[1] مکتوبات امام ربانی مکتوب ۳۱۲ بہ میر محمد نعمان نولکشور لکھنؤ ۱/۴۴۸

[2] " " " " " " " ۱/۴۴۹

اصحاب کا ظاہر اصول اشارہ نہ کرنا ہے پس عدمِ اشارہ ہی ہمارے متقدمین علماء کی سنّت ہے۔ (ت)

صفحہ ۴۵۰ :

احادیث را ایں اکابر بیشتر از ما می شناختند البتہ وجہ موجہ داشتہ باشند در ترکِ عمل بمقتضائے ایں احادیث علٰی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔[1]

احادیث کو ہماری نسبت یہ اکابر زیادہ بہتر سمجھتے ہیں، یقیناً وُہ ان احادیث کے مقتضاء کے ترک پر کوئی مؤثر وجہ پیشِ نظر رکھتے ہیں۔ (ت)

ص ۴۵۱ :

اگر گویند کہ علمائے حنفیہ بر جواز اشارت نیز فتوٰی دادہ اند گویم ترجیح عدمِ جواز راست[2] اھ ملخصاً

اگر یُوں کہیں کہ علمائے احناف اشارہ کے جواز کا فتوٰی دیتے ہیں تو ہم جواب میں کہیں گے کہ ترجیح عدمِ جواز کو ہے اھ ملخصاً (ت)

اب ذرا حضرات غیر مقلدین کانوں سے ٹینٹ، آنکھوں سے جالے ہٹا کر یہ دھوم دھامی عبارت سُنیں اور اس کے تیور دیکھیں جناب شیخ سلسلہ کو صاف اقرار ہے کہ دربارۂ اشارہ احادیثِ حضور سید عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم بکثرت آئی ہیں اور وہ حدیثیں معروف مشہور ہیں مگر ہمارے یہاں اصولِ مذہب میں اشارے کا ذکر نہیں اور ہمارے علماء کی سنّت عدمِ اشارہ ہے ہماری فقہ میں مکروہ ٹھہرا ہے لہذا ہمیں احادیث کے مطابق عمل کرنا جائز نہیں، معاذ اللہ اِس بچاری شرک تقلیدی کو کچھ کہئے کہ مذہب کے مقابل احادیثِ صحیحہ مشہورہ کو نہیں مانتے اور سنتِ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے جواب میں اپنے مولویوں کی سنّت پیش کرتے ہیں اور جو حنفی مذہب حنفی کے خلاف کسی حدیث پر عمل کرے اُسے بے عقل ہٹ دھرم بتاتے ہیں۔ مزہ یہ کہ یہ مسئلہ خود مذہب حنفی میں متفق علیہا نہیں، آپ ہی اقرار فرماتے ہیں کہ مشائخ کو اختلاف ہے جواز و استحباب و سنیتِ اشارہ کے بھی قائل ہُوئے یہاں تک کہ ائمہ کا فتوٰی بھی حدیثوں کے موافق موجود، حتی کہ خود امامِ مذہب امام محمد نے تصریح فرمائی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم اشارہ فرمایا کرتے اور ہم وہی کریں گے جو رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کرتے تھے، اور فرماتے ہیں یہی مذہب میرا اور امام ابوحنیفہ کا ہے مگر از انجا کہ یہ روایت نوادر کی ہے اس پر بھی نظر نہ ہوگی، نہ اختلافِ مشائخ و فتوٰی پر لحاظ ہوگا، صرف اس لئے کہ ظاہر روایۃ میں ذکر نہ آیا حرمت مرجح اور اِس کے خلاف صحیح و مشہور حدیثوں پر ہمیں عمل نہیں پہنچتا۔ ایمان سے کہنا ایمانِ ترکِ تقلید کا

---

[1] مکتوبات امام ربانی مکتوب ۳۱۲ بمیر محمد نعمان نولکشور لکھنؤ ۱/۴۵۰

[2] " " " " " " ۱/۴۵۱

کہیں تسمہ بھی لگا رہا، اب شخص مذکور کے جبروتی احکام سُنئے کہ خاص اپنے پیرِ سلسلہ حضرت شیخ مجدد کو بمقابلۂ مذہب احادیث چھوڑنے اور سنّتِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل سنّتِ علماء کی سند پکڑنے پر کیا کیا جلی کٹی بے نقط سُناتا ہے، تقویۃ الایمان ص ۲۲:

"جو کوئی کسی امام یا مجتہد کی بات کو رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھے حدیث کے مقابل قول کی سند پکڑے، سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔"[1]

ص ۲ و ۳:

"اِس زمانہ میں دین کی بات میں لوگ کتنی راہیں چلتے ہیں، کوئی پہلوں کی رسموں کو کوئی مولویوں کی باتوں کو جو اُنھوں نے اپنے ذہن کی تیزی سے نکالیں سند پکڑتے ہیں۔"[2]

صفحہ ۴:

"رسول کو رسول سمجھنا اس طرح ہوتا ہے کہ اُس کے سوا کسی کی راہ نہ پکڑے۔"[3]

صفحہ ۶:

"اسی طرح کی خرافاتیں بکتے ہیں، سبب یہ کہ خدا اور رسول کے کلام کو چھوڑ کر غلط سلط رسموں کی سند پکڑی، پیغمبرِ خدا کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتیں کرتے تھے۔"[4]

تنویر العینین:

لیت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین مع تمکن الرجوع الی الروایات المنقولۃ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الصریحۃ الدالۃ علٰی خلاف قول امام المقلد فان لم یترك قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشرك۔[5]

میں کیسے جانوں کہ ایک شخص کی تقلید کو لئے رہنا کیونکر حلال ہوگا جبکہ اپنے امام کے خلاف مذہب پر صریح حدیثیں پاسکے اس پر بھی امام کا قول نہ چھوڑے تو اس میں شرک کا میل ہے۔

---

[1] تقویۃ الایمان الفصل الرابع فی ذکر رد الاشراک فی العبادۃ مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۲۸ و ۲۹

[2] " " مقدمۂ کتاب " " " " " " ص ۲

[3] " " " " " " " " " ص ۳

[4] " " پہلا باب توحید وشرک کے بیان میں " " " " " " ص ۴

[5] تنویر العینین

تنویر العینین:

اتباع شخص معین بحیث یتمسک بقولہ و ان ثبت علی خلافہ دلائل من السنۃ والکتاب و یأول الی قولہ شوب من النصرانیۃ وحظ من الشرک والعجب من القوم لایخافون من مثل ھذا الاتباع بل یخیفون تارکہ فما احق ھذہ الاٰیۃ فی جوابھم وکیف اخاف مااشرکتم ولا یخافون انکم اشرکتم باللہ۔[1]

ایک امام کی پیروی کہ اس کی بات کی سند پکڑے اگرچہ اس کے خلاف حدیث وکتاب سے دلیلیں ثابت ہوں اور انھیں اس قول کی طرف پھیرے یہ نصرانی ہونے کا میل ہے اور شرک میں کا حصہ اور تعجب یہ کہ لوگ آپ تو اس تقلید سے ڈرتے نہیں بلکہ اس کے چھوڑنے والے کو ڈراتے ہیں تو کتنی ٹھیک ہے یہ آیت ان کے جواب میں کہ میں کیونکر ڈروں اس سے جسے تم نے اللہ کا شریک بنایا حالانکہ تم نہیں ڈرتے کہ تم نے اوروں کو اللہ کا شریک ٹھہرایا۔

افسوس حضرت شیخ مجدد صاحب کو کیا خبر تھی کہ ہمارے سلسلہ میں ایسے فرزند دلبند سعادت مند پیدا ہونے والے ہیں جو ہماری معرفت و ولایت بالائے طاق ٹھہرے سے اصل ایمان میں خلل بتائیں گے معاذ اللہ کافر مشرک نصرانی بتائیں گے شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالعزیز صاحب کیا جانتے تھے کہ ہماری نسل میں وہ ہونہار سپوت اٹھنے کو ہیں جو ہماری پیری پدری استادی در کنار عیاذاً باللہ کفر و شرک سے قبر پاٹیں گے ہمیں سے پیدا ہو کر ہماری ہی مسلمانی کی جڑ کاٹیں گے ازماست کہ برماست (ہم سے ہی ہمارے خلاف ہے۔ ت) اللہ تعالٰی گندہ کرنے والی مچھلی سے بچائے ؎

بدنام کنندۂ نکو نامے چند

(بہت سے نیک ناموں کو تُونے بدنام کیا۔ ت)

زنان باردار گر مار زائید ۔۔۔ بہ از طفلے کہ ناہنجار زائید

(حاملہ عورتیں اگر سانپ جنیں تو ناہنجار بچہ جننے سے وہ بہتر ہے۔ ت)

غرض کہاں تک گنئے انبیاء و مرسلین و ملائکہ و صحابہ و ائمہ و سائر مسلمین و تمام جہان و خود رب العالمین تک جو شرک کے چھینٹے پہنچے تھے خاندان دہلی کا ایک ایک بزرگ عالم صوفی پیشوا بوڑھا سب اسی ہولی کی پچکاریوں میں رنگا ہوا ہے۔ حضرات وہابیہ سے استفسار کہ اپنے امام کا ساتھ دے کر شاہ عبدالعزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب

---

[1] تنویر العینین

جنابِ شیخ مجدّد صاحب سب کو کُھلّم کُھلا مشرک مان لوگے یا کچھ ایمان دھرم کا خیال کرکے اِس مصنوعی امام کو گمراہ بددین و منکرِ مسلمین و موردِ لزوم ہزاراں کفر جانو گے، میں عبث تشقیق کرتا ہُوں بلکہ شق ثانی ہر طرح لازم، اگر اسی کو اختیار کیجئے اور خدا ایسا ہی کرے جب تو ظاہر ورنہ شق اوّل پر جب وُہ حضرات معاذ اللہ سب مشرک ٹھہرے اور یہ اُن کا مدّاح، اُن کا معتقد، اُن کا مرید، اُن کا مقلد، انھیں امام سمجھے، پیشوا مانے، ولی کہے، مقبولِ خدا جانے تو آپ لزومِ کفر سے کب محفوظ رہ سکتا ہے کہ جو شخص مشرکین کو ایسا سمجھے خود کافر ہے، اس شخص پر کفر ہر طرح لازم رہا کہ کردکہ نیافت یہ اس کی جزا ہے کہ مسلمانوں کو محض بے وجہ ناحق ناروا بات بات پر مشرک کہا تھا ؎

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را　　　چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

(شمع کے پروانے کا ناحق خون تُو نے دیکھا، کچھ امن نہ دیا کہ شب کو سحر بنا دیتا۔ ت)

کفریہ ۵۷ تا ۶۱: صراطِ مستقیم ص ۳۶[1]:

ائمہ ایں طرق و اکابر ایں فرق در زمرۂ ملٰئکہ مدبرات الامر کہ در تدبیرِ امور از جانب ملاء اعلیٰ ملہم شدہ در اجرائے آں می کوشند معدود ند پس احوال ایں کرام بر احوال ملائکۂ عظام قیاس باید کرد۔

اس طریقہ کے ائمہ اور اس گروہ کے اکابر حضرات کا شمار مدبرات الامر فرشتوں کے گروہ میں ہوتا ہے یہ فرشتے ملا اعلیٰ کی طرف سے تدابیرِ امور کے لئے الہام پاتے ہیں اور پھر ان کے اجراء میں کوشاں ہوتے ہیں، پس ان بزرگوں کے احوال کو معظم فرشتوں کے احوال پر قیاس کرنا چاہئے (ت)

ص ۶۶[2]:

قطبیت و غوثیت و ابدالیت وغیرہا ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت مرتضٰے تا انقراض دنیا ہمہ بواسطۂ ایشاں ست و در سلطنت سلاطین و امارت امراء ہمت ایشاں را دخلے ہست کہ بر سیاحین عالم ملکوت مخفی نیست[2]۔

قطبیت و غوثیت و ابدالیت وغیرہا یہ تمام مراتب حضرت علی مرتضٰے کے زمانہ باکرامت سے دنیا کے اختتام تک بواسطہ علی مرتضٰے حاصل ہوتے ہیں اور ان حضرات کو بادشاہوں کی سلطنت اور امراء کی امارت میں اہم دخل ہوتا ہے جو عالم ملکوت کی سیر کرنے والوں پر مخفی نہیں ہے۔ (ت)

---

[1] صراطِ مستقیم　باب اول　ہدایت رابعہ　افادہ ۱　المکتبۃ السلفیہ لاہور　ص ۳۲

[2] 〃　باب دوم　〃 ثانیہ　〃　〃　〃　ص ۵۸

1

صفحہ ۱۱۲ :

ارباب ایں مناصب رفیعہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال وشہادت مے باشند و ایں کبار اولی الایدی والابصار رامے رسد کہ تمامی کلیات را بسوئے خود نسبت نمایند مثلاً ایشاں رامی رسد کہ بگویند کہ از عرش تا فرش سلطنت ماست[1]

ان بلند منصب والے حضرات عالم امثال وشہادت میں تصرف کرنے میں مجاز مطلق ہوتے ہیں ، ان طاقتور اور بصیرت والے اکابرین کو اختیار ہے کہ تمام امور کلیہ اپنی طرف منسوب کرلیں ، مثلاً ان کو اختیار ہے کہ وہ عرش تا فرش اپنی سلطنت ہونے کا دعوی کریں۔ (ت)

صفحہ ۱۴۳[2] :

دریں مقام بعضے خلیفۃ اللہ مے باشند خلیفۃ اللہ آں کسے ست کہ برائے انصرام جمیع مہام اورا مقرر کردہ مانند نائب سازند[2]

اسی مقام پر بعض حضرات خلیفۃ اللہ ہوتے ہیں خلیفۃ اللہ وہ شخص ہوتا ہے جو تمام مہمات کے انتظام پر مقرر ہوتا ہے اور نائب کی طرح ہوتا ہے (ت)

صفحہ ۲۹[3] :

اورا درکنف ولایت خود گرفتہ و زیر سایہ کفالت تربیت خود آوردہ جارحہ تدبیر تکوینی و تشریعی خود مے سازد[3]

اس کو اپنی ولایت کے پہلو میں لے کر اس کی تربیت کی کفالت خود کرتے ہیں اور تکوینی و تشریعی امور میں خود تصرف والا بناتے ہیں۔ (ت)

ان پانچ شرکیات میں صاف صاف تصریحیں ہیں کہ ملائکہ و اولیاء کاروبار عالم کے مدبر ہیں ، اولیاء عالم کے کام جاری کرتے ہیں ، اولیاء کو تمام عالم میں تصرف کا اختیار کلی دیا جاتا ہے ، تمام کام ان کے ہاتھ سے انصرام پاتے ہیں ، بادشاہوں کے بادشاہ بننے ، امیروں کی امیری پانے میں مولا علی کی ہمت کو دخل ہے۔

اب تقویۃ الایمان کی سنئے ، اس کی ایک عبارت شروع کفریہ ۲۲ میں سن چکے بعض اور لیجئے ص ۷ :

" اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی[4]"

---

[1] صراط مستقیم باب دوم فصل چہارم افادہ ۲ المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۰۱

[2] " باب سوم تکملہ دربیان سلوک " " " " ص ۱۴۳

[3] " باب اول ہدایت رابعہ افادہ ۱ " " " ص ۲۹

[4] تقویۃ الایمان پہلا باب مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۵

صفحہ ۴۲ :

"جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں[۱]"۔

صفحہ ۲۹ :

"کسی کام میں نہ بالفعل اُن کو دخل ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں[۲]"۔

صفحہ ۲۸ :

"جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اُس کو مانے سو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اس کے مقابلہ کی طاقت اس کو نہ ثابت کرے[۳]"۔

کفریہ ۶۲ تا ۶۸ : صراط مستقیم ص ۱۲۱[۴] :

"دریں حالت اطلاع بر امکنۂ افلاک و سیر بعضے مقامات زمین کہ دور و دراز از جائے وے بود بطور کشف حاصل مے آید و آں کشفش مطابق واقع می باشد[۵]"۔

اس حالت میں وہ آسمانوں کے مقامات اور اپنے سے دُور دراز تک زمین کے بعض مقامات کی سیر بطورِ کشف کرتے ہیں، اور ان کا کشف واقع کے مطابق ہوتا ہے (ت)

صفحہ ۱۲۴[۶] :

"برائے انکشاف حالات سمٰوٰت و ملاقات ارواح و ملائکہ و سیر جنت و نار و اطلاع بر حقائق آں مقام و دریافت امکنۂ آنجا و انکشاف امرے از لوحِ محفوظ ذکر یاحی یاقیوم ست (الیٰ قولہٖ) و در سیر مختار ست بالائے عرش نماید یا زیر آں و در مواضع آسماں نماید یا بقاع زمین[۶] الخ"

آسمانوں کے حالات پر آگاہی اور فرشتوں اور روحوں کی ملاقات، جنت و دوزخ کی سیر اور ان مقامات کے حقائق پر اطلاع اور وہاں کے مقامات کی دریافت اور لوحِ محفوظ کے امور پر آگاہی کے لئے یاحی یاقیوم کا ذکر ہے (آگے یہاں تک) اور اس سیر میں وہ مختار ہے کہ عرش سے بالا یا زیرِ عرش یا آسمانوں میں کسی مقام پر یا زمین کے کسی خطے کو ملاحظہ کرے۔ (ت)

---

[۱] تقویۃ الایمان الفصل الرابع مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۲۸

[۲] " الفصل الثالث " " " ص ۲۰

[۳] " " " " ص ۱۹

[۴] صراط مستقیم باب سوم فصل اول افادہ ۶ المکتبۃ السلفیۃ لاہور ص ۱۰۹-۱۱۰

[۵] " " فصل دوم " ۱ " " ص ۱۱۳

صفحہ[8] ۱۲۵ :

برائے کشفِ قبور سبوح قدوس رب الملٰئکۃ والروح مقرر ست[1]

کشفِ قبور کے لئے سُبّوحٌ قدّوسٌ ربّ الملٰئکۃ والرّوح مقرر ہے (ت)

صفحہ[9] ۱۲۸ :

برائے کشف ارواح وملائکہ ومقامات آنہا و سیر امکنۂ زمین وآسمان وجنت ونار واطلاع بر لوحِ محفوظ شغل دورہ کند و باستعانت ہمان شغل بہر مقامیکہ از زمین وآسمان وبہشت ودوزخ خواہد متوجہ شدہ سیر آں مقام واحوال آنجا دریافت کند وبا اہل آں مقام ملاقات سازد[2]

ارواح، ملائکہ اور ان کے مقامات اور زمین وآسمان، جنّت، دوزخ اور لوحِ محفوظ پر دورہ کا شغل کرے اور اس شغل کی مدد سے زمین وآسمان، بہشت و دوزخ جس مقام کی طرف چاہے متوجہ ہوتا ہے اور اس مقام کی سیر سے وہاں کے احوال دریافت کرتا ہے اور وہاں کے رہنے والوں سے ملاقات کرتا ہے (ت)

صفحہ[10] ۱۲۹ :

برائے کشف وقائع آئندہ اکابر ایں طریقہ طرق متعدد نوشتہ اند[3]

مستقبل کے واقعات کے کشف کے لئے اس طریقہ کے اکابر نے متعدد طرق لکھے ہیں (ت)

صفحہ[11] ۱۵۸ :

آں عزیز باوجود وجاہت عند اللہ کامل النفس قوی التاثیر صاحبِ کشف صحیح باشد[4]

وُہ اللہ تعالٰی کے ہاں باوجاہت ہوتے ہُوئے کامل النفس، قوی التاثیر اور صحیح کشف والا ہوتا ہے۔ (ت)

صفحہ[12] ۱۷۶، اپنے پیر کو لکھا :

کشف بعلوم حکمت آنجا میداُفتد[5]

علومِ حکمت کے ذریعہ کشف ہوتا ہے۔ (ت)

ان سات تصریحات میں صاف صاف کشف کی صحت کا اقرار ہے، وہ بھی ایسا کہ اولیاء کو زمین کے دُور دراز

---

[1] صراط مستقیم باب سوم فصل دوم ہدایت ثانیہ افادہ ۲ المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۱۱۳
[2] " " " سوم " " ۱ " " " ص ۱۱۷
[3] " " " " " " ۲ " " " ص ۱۱۷
[4] " باب چہارم دربیان طرق سلوک راہ نبوت " ۱ " " " ص ۱۴۷
[5] " خاتمہ دربیان پارہ از واردات ومعاملات الخ " " " ص ۱۶۵

مقامات ظاہر ہوتے ہیں بلکہ زمین کیا آسمانوں کے مکانات اور ملائکہ وارواح اور اُن کے مقامات اور جنت و دوزخ اور قبروں کے اندر کا حال اور آنے والے واقعات کھل جاتے ہیں یہاں تک کہ عرش فرش سب میں ان کی رسائی ہوتی ہے حتی کہ لوحِ محفوظ پر اطلاع پاتے ہیں وہ اپنے اختیار سے زمین و آسمان میں جہاں کا حال چاہیں دریافت کرلیں اور ان سب باتوں کے حاصل کرنے کے طریقے خود ہی اِس شخص نے بتائے کہ یوں کرو تو یہ رُتبے مل جائیں گے یہ کشف یہ اختیار ہاتھ آئیں گے ۔ اب تقویۃ الایمان کی پوچھئے ص ۲۷ :

" جو کچھ کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دُنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سو ان کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دُوسرے کا ۔"[1]

صفحہ ۲۵ :

" ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے یکساں بیخبر ہیں اور نادان ۔"[2]

صفحہ ۵۷ و ۵۸ :

" جو کہ اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی کو نہ ملاوے مثلاً کوئی شخص کہے فلانے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر ۔"[3]

سُبحان اللہ ! وہاں تو پیرجی کے ایک ایک مرید کو زمین و آسمان ، جنت و دوزخ حتی کہ قبر کے حالات آئندہ کے واقعات لوحِ محفوظ و عرش اعظم غرض تمن تلوک روشن تھے عرش و فرش میں ہر جگہ کے حالات کا جان لینا اپنے اختیار میں تھا خود ان پیرجی کو وہ طریقے معلوم تھے کہ یوں کرو تو یہ سب باتیں روشن ہوجائیں گی مگر معاذ اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی انجانی یہاں تک ہے کہ آسمان کے تارے تو درکنار کیا دخل کہ ایک پیڑ کے پتے جان لیں ، اگر انھیں کوئی کہے کہ وہ کسی درخت کے پتوں کی گنتی جانتے ہیں تو اس نے انھیں اللہ کی شان میں ملا دیا ، وہاں تو بندگی کو وسعت تھی یہاں آکر خدائی اتنی تنگ ہوئی کہ ایک پیڑ کے پتے جاننے پر رہ گئی ، حق فرمایا اللہ عزوجل نے : مَاقَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ[4] اللہ ہی کی قدر نہ کی جیسی چاہیے تھی ۔

---

[1] تقویۃ الایمان الفصل الثانی مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۱۸

[2] " " " " ص ۱۷

[3] " الفصل الخامس " " ص ۴۰

[4] القرآن الکریم ۶/۹۱ و ۳۹/۶۷

تقویۃ الایمان صفحہ ۵۲ :

"شرک سب عبادت کا نور کھو دیتا ہے کشف کا دعوٰی کرنے والے اس میں داخل ہیں" [1]

یعنی جیسے یہ شخص اور اس کے پیر کہ وہ اپنے اور یہ اُن کے لئے کشف کا دعوٰی کرکے شرک میں ڈوبے،

کذٰلک العذاب ولعذاب الاٰخرۃ اکبر لوکانوا یعلمون [2]

مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ (ت)

کفریہ ۶۹ : یہ نمونہ کفریاتِ امام الطائفہ تھا، اتباع واذناب کہ اس کے عقائد کو صحیح وحق جانتے اور اسے امام وپیشوا مانتے ہیں لزوم کفر سے کیونکر محفوظ رہ سکتے ہیں۔ شرح فقہ اکبر صفحہ ۲۰۱ مجمع الفتاوٰی سے :

من تکلم بکلمۃ الکفر وضحک بہ غیرہ کفر ولو تکلم بہ مذکر وقبل القوم ذٰلک کفروا الخ۔ [3]

جو کلمۂ کفر کہے اور دوسرا اس پر ہنسے (یعنی راضی ہو اور انکار نہ کرے) دونوں کافر ہوجائیں اور اگر کوئی واعظ کلمۂ کفر بولے اور لوگ اسے قبول کریں تو سب کافر ہوں۔

اعلام میں ہمارے علمائے اعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول، ص ۳۱ :

من تلفظ بلفظ الکفر یکفر (الٰی قولہ) وکذا کل من ضحک علیہ او استحسنہ او رضی بہ یکفر۔ [4]

جو کفر کا لفظ بولے کافر ہو اسی طرح جو اُس پر ہنسے یا اسے اچھا سمجھے یا اس پر راضی ہو کافر ہوجائے۔

بحرالرائق ج ۵ ص ۱۲۴ :

من حسن کلام اھل الاھواء اوقال معنوی اوکلام لہ معنی صحیح ان کان ذٰلک کفرا من القائل کفر المحسن۔ [5]

جو بدمذہبوں کے کلام کو اچھا جانے یا کہے بامعنی ہے یا یہ کلام کوئی معنی صحیح رکھتا ہے اگر وہ اُس قائل سے کلمۂ کفر تھا تو یہ اچھا بتانے والا کافر ہوگیا۔

---

[1] تقویۃ الایمان الفصل الخامس مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۲۶

[2] القرآن الکریم ۶۸/ ۳۳

[3] منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر مطلب فی ایراد الفاظ المکفرۃ الخ مصطفی البابی مصر ص ۱۶۵

[4] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبۃ دار الشفقۃ استنبول ترکی ص ۳۶۶

[5] بحرالرائق باب احکام المرتدین ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۵/ ۱۲۵

کفریہ ۷۰ : ان صاحبوں کی قدیمی عادت دائمی خصلت کہ جس مسلمان کو کسی امام کا مقلّد پائیں بے دھڑک اسے مشرک بتائیں بحکم ظواہر احادیث کثیرہ وصحیحہ وروایات فقہیہ مصححہ رجیحہ ان پر حکم کفر عائد ہونے کو بس ہے طرفہ یہ کہ اس فرقہ ظاہریہ کو ظاہر احادیث ہی پر عمل کا بڑا دعوٰی ہے۔ صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۰۱، صحیح مسلم ج ۱ ص ۵۷ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کی روایت حضور پُرنور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ارشاد :

ایما امرئ قال لاخیہ کافر فقد باء بھا احدھما ان کان کما قال والا رجعت الیہ[1]	یعنی کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا وہ سچ کا فر تھا جب تو خیر، ورنہ یہ لفظ اسی کہنے والے پر پلٹ آئے گا۔

صحیح بخاری ص ۸۹۳، صحیح مسلم ص ۵۷ ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حدیث :

لیس من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الاحار علیہ[2]	جو کسی کو کفر پر پکارے یا خدا کا دشمن کہے اور وہ حقیقت میں ایسا نہ ہو تو اس کا یہ کہنا اُسی پر پلٹ آئے۔

حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مطبوعہ مصر ۱۲۷۶ھ ج ۲ ص ۱۵۶ : کذلک یا مشرک ونحوہ[3] اسی طرح کسی کو مشرک یا اس کی مثل کوئی لفظ کہنا کہ وہ مشرک نہ تھا تو کہنے والا خود مشرک ہوگیا۔

میں کہتا ہوں یہ معنی خود انھیں حدیثوں سے ثابت کہ ہر مشرک دشمنِ خدا ہے۔ تقویۃ الایمان ص ۴۴ : "مشرک ہیں اللہ سے پھرے ہوئے رسول کے دشمن[4]" تو مشرک کہنا خدا کا دشمن کہنا ہوا اور اس کا پلٹنا خود حدیث میں فرمایا بلکہ اسی حدیث میں فرمایا کہ فاسق کہنا بھی پلٹتا ہے تو مشرک تو کہیں بدتر ہے۔ شرح الدرر والغرر للعلامۃ اسمٰعیل النابلسی پھر حدیقہ ندیہ ج ۲ ص ۱۴۰ و ۱۵۶ :

لو قال للمسلم کافر کان الفقیہ ابوبکر الاعمش یقول کفر وقال غیرہ من مشائخ بلخ لایکفر	جو کسی مسلمان کو کافر کہے امام ابوبکر اعمش فرماتے تھے کافر ہوگیا، اور دیگر مشائخ بلخ فرماتے کافر نہ ہوا،

---

[1] صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان حال من قال لاخیہ المسلم یا کافر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۵۷
[2] ؎ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
[3] الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ النوع العاشر مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲/۲۳۶
[4] تقویۃ الایمان الفصل الرابع مطبع علیمی اندرون لوہاری گیٹ لاہور ص ۲۹

واتفقت هذه المسئلة ببخارا فاجاب بعض ائمة بخارا انه يكفر فرجع الجواب الی بلخ انه یکفر فمن افتی بخلاف قول الفقیه ابی بکر رجع الی قوله[1] اھ ملخصا۔

پھر یہ مسئلہ بخارا میں واقع ہوا بعض ائمہ بخارا شریف نے حکم کفر دیا یہ جواب پلٹ کر بلخ میں آیا تو جو پہلے امام ابوبکر کے خلاف فتوے دیتے تھے اُنھوں نے بھی اسی طرف رجوع فرمائی۔

شرح فقہ اکبر صفحہ ۲۲۰:

رجع الکل الی فتوی ابی بکر البلخی وقالوا کفر الشاتم[2]۔

سب ائمہ اسی فتوی ابوبکر کی طرف پلٹ آئے اور فرمایا مسلمان کو ایسی گالی دینے والا خود کافر ہے۔

عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۸ ذخیرہ سے، برجندی شرح نقایہ مطبع لکھنؤ ج ۴ ص ۶۸ فصول عمادی سے، حدیقہ ندیہ ص ۴۰ و ۱۵۶ احکام حاشیہ درر سے، خزانۃ المفتین ج اکتاب السیر آخر فصل الفاظ الکفر، جامع الفصولین ج ۲ ص ۳۱۱ قاضی خان سے، بزازیہ ج ۳ ص ۳۳۱، ردالمحتار مطبع استنبول ج ۳ ص ۲۸۶ نہر الفائق وغیرہ سے:

المختار للفتوی فی جنس هذه المسائل ان القائل بمثل هذه المقالات ان کان اراد الشتم ولا یعتقده کافرا لا یکفر، وان کان یعتقده کافرا فخاطبه بهذا بناء علی اعتقاده انه کافر یکفر[3]۔

اس قسم کے مسائل میں فتوے کے لئے مختار یہ ہے کہ مسلمان کو اس طرح کا کوئی لفظ کہنے والا اگر صرف دشنام ہی کا ارادہ کرے اور دل میں کافر نہ جانے تو کافر نہ ہوگا اور اگر اپنے مذہب کی رُو سے اسے کافر سمجھتا ہے اس بنا پر یُوں کہا تو کافر ہو جائیگا۔

---

[1] الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ   النوع الرابع   مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد   ۲/ ۲۱۲
  " " " " "   النوع العاشر   " "   ۲/ ۲۳۷

[2] منح الروض الازہر شرح الفقہ الاکبر   فصل فی الکفر صریحا وکنایۃ   مصطفی البابی مصر   ص ۱۸۱

[3] حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ   النوع الرابع   مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد   ۲/ ۲۱۲
فتاوی ہندیۃ   الباب التاسع   نورانی کتب خانہ پشاور   ۲/ ۲۷۸
شرح النقایۃ للبرجندی   کتاب الحدود   نولکشور لکھنؤ   ۴/ ۶۸
ردالمحتار   باب التعزیر   مطبع مجتبائی دہلی   ۳/ ۱۸۳

درمختار ص ۲۹۳ شرح وہبانیہ سے:

یکفر ان اعتقد المسلم کافرا بہ یفتی[۱] — مسلمان کو کافر سمجھے تو خود کافر ہے، اسی پر فتویٰ ہے۔

جامع[۱] الرموز مطبع کلکتہ ۱۲۷۴ھ ج ۴ ص ۶۵۱:

المختار انہ لو اعتقد المخاطب کافرا کفر[۲] — مختار یہ ہے کہ اسے اپنے مذہب میں کافر جان کر کافر کہا تو کافر ہو گیا۔

مجمع الانہر مطبع استنبول ج ۱ ص ۵۶۶:

لو اعتقد المخاطب کافرا کفر[۳] — اپنے عقیدے میں ایسا سمجھ کر کہے تو کافر ہے۔

اِس مذہب مختار و ماخوذ للفتوٰی و مفتی بہ پر بھی اِس طائفہ تالفہ پر صراحۃً کفر لازم کہ وہ قطعاً یقیناً اپنے اعتقاد سے مسلمانوں کو مشرک کہتے ہیں اُن کا یہ عقیدہ ان کی کتب[۲] مذہب میں صاف مصرح ہے تو باتفاق مذاہب مذکورۂ فقہائے کرام انھیں لزوم کفر سے مفر نہیں[۳]۔

---

[۱] فصول عمادی سے ۱۲ سل السیوف

[۲] مثل تقویۃ الایمان و تنویر العینین و تصانیف بھوپالی وغیرہا میں جابجا مصرح ۱۲ سل السیوف

[۳] باقی تفصیل و تحقیق ہمارے رسائل النہی الاکید، الکوکبۃ الشہابیۃ حصہ اول مجلد ششم العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ میں ہے، لاجرم علمائے مکہ معظمہ کے سردار بقیۃ السلف عمدۃ الابرار خاتم المحققین شیخ الاسلام والمسلمین زبدۃ کبراء البلد الامین شیخنا و برکتنا و قدوتنا علامہ سید شریف احمد زینی دحلان مکی رضی اللہ تعالٰی عنہ وعنابہ وقدسنا بسرہ الملکی نے کتاب مستطاب الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ میں کہ خاص اسی طائفے کے رُد میں تالیف فرمائی اور مطبع بہیہ مصر میں طبع ہوئی ان گمراہوں کی نسبت تصریحاً ارشاد فرمایا صفحہ ۲۶:

ھٰؤلاء الملحدۃ المکفرۃ للمسلمین[۴] یہ ملحد کافر بے دین لوگ مسلمانوں کو کافر کہنے والے۔

(باقی برصفحہ آئندہ)

---

[۱] درمختار — باب التعزیر — مطبع مجتبائی دہلی — ۱/۳۲۷

[۲] جامع الرموز — کتاب الحدود — فصل القذف — مکتبہ اسلامیہ گنبد قاموس ایران — ۴/۵۳۵

[۳] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر — کتاب الحدود — فصل فی التعزیر — داراحیاء التراث العربی بیروت — ۱/۶۱۰

[۴] الدرر السنیۃ فی الرد علی الوہابیۃ — مکتبۃ دار الشفقۃ ترکی — ص ۴۸

کذٰلك العذاب و لعذاب الاٰخرة اکبر لوکانوا یعلمون [1]	مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ (ت)

تذییل جلیل : یہ بطور نمونہ طائفہ حالقہ اور اُس کے امام کے کفری اقوال اور اُن پر کُتبِ ائمہ دین سے احکام کفر و اشد الضلال تھے جن کا شمار بظاہر **ستر کفریات** تک پہنچا اور حقیقۃً دیکھئے تو بے شمار ہیں کہ سات سے گیارہ تک پانچ کفریوں کے کلمات میں ہر کلمہ صد ہزار کفریہ کا خمیرہ ہے، یونہی کفریہ ۲۳ و ۲۹ بھی مجمع کفریات کثیرہ، یہ ستر کیا ان

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

ظاہر ہے کہ ملحد ایک فرقہ کفار ہے بلکہ جمیع فرقِ کفر کو شامل۔ ردالمحتار جلد ۳ صفحہ ۲۹۶ رسالہ علامہ ابن کمال پاشا سے:

الملحد اوسع فرق الکفر حدًا [2] ملحد تمام فرقِ کفار سے وسعتِ معنی میں زیادہ ہے۔

نیز علامہ سید شریف ممدوح نے فرمایا صنہ [3]،

امر الشریف مسعود ان یناظر علماء الحرمین العلماء الذین بعثوھم فناظروھم فوجدوھم ضحکۃ وسخرۃ کحمر مستنفرۃ فرت من قسورۃ ونظر والی عقائدھم فاذا ھی مشتملۃ علی کثیر من الکفریات [4]	مکہ معظمہ کے حاکم حضرت مسعود رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے علمائے حرمین شریفین کو حکم دیا کہ وہابیوں کے مولویوں سے جو اُن کے امام شیخ نجدی نے بھیجے ہیں مناظرہ کریں، علمائے کرام نے اُن ملّوں سے مناظرہ فرمایا تو انھیں پایا کہ نرے مسخرے ہنسنے کے قابل ہیں جیسے بھڑکے ہوئے گدھے کہ شیر سے بھاگے ہوں اور اُن کے عقائد کو غور فرمایا تو اُن میں بہت باتیں وہ پائیں جن کا قائل کافر ہے۔

اسی رسالہ مبارکہ میں ص ۲۲ سے ۳۵ تک حدیثیں نقل فرمائیں جن میں اس فرقہ وہابیہ کے خروج کی خبر آئی ہے ان میں بھی جابجا اُن کے کافر اور دین اسلام سے یکسر خارج ہونے کی تصریح ہے اسی میں ان کے معلم اول شیخ نجدی کی نسبت فرمایا ص ۲۷، فبھت الذی کفر [5] مدہوش ہوگیا کافر ۱۲ اسل السیوف تصنیف العلامۃ المصنف مدظلہ العالی۔

---

[1] القرآن الکریم ۶۸ /۳۳

[2] ردالمحتار باب المرتد دار احیاء التراث العربی بیروت ۳ /۲۹۶

[3] الدرر السنیۃ فی الرد علی الوہابیۃ مکتبۃ دار الشفقۃ ترکی ص ۴۳ و ۴۴

[4] " " " " " " " " " ص ۴۰

میں سے جس ایک کو چاہیے منتشر کر دکھائیے تو اب کفریات کو خواہ منتشر کہئے خواہ **ستّر ہزار کفریات** ٹھہرائیے اور کیوں نہ ہو کہ وہاں عمر بھر یہی کمایا تھا پڑھا لکھا سب اسی میں گنوایا تھا مشقیں چڑھی تھیں مہارتیں بڑھی تھیں ایک ایک قول میں ہزار ہزار کفریے بول جانا وہاں کیا بات تھی یہاں قصداً استیعاب آب دریا پیمودن و دانہائے ریگ شمردن کے تمثیل سے ہے لہذا اس طرف سے عطف عنان کیجئے اور ان کے اقوال خاصہ پر خاک ذلت ڈال کر بہت مشائخ کرام کے نزدیک اس سارے فرقہ متفرقہ اور اس کے تمام طوائف سابقہ و لاحقہ کا ایک **کفریہ عامہ قدیمہ** سُن لیجئے کہ انھیں کافر کہنا فقہاً واجب ہے، واضح ہو کہ وہابیہ منسوب بہ عبد الوہاب نجدی ہیں، ابن عبد الوہاب ان کا معلّم اوّل تھا، اس نے کتاب التوحید لکھی جس میں اپنے فرقۂ خبیثہ کے سوا تمام اہلِ اسلام کو کُھلّم کُھلا مشرک بنایا اور حرمین طیبین زادہما اللہ شرفاً و تکریماً پر چڑھائی کرکے کوئی دقیقہ گستاخی و بے ادبی و شرارت و ظلم و قتل و غارت کا اٹھا نہ رکھا، تقویۃ الایمان اسی کتاب التوحید کا ترجمہ ہے، اس کا حال کتاب مستطاب سیف الجبار کے مطالعہ سے کھُلتا ہے، یہ فرقۂ حادثہ گروہِ خوارج کی ایک شاخ ہے جنھوں نے سب میں پہلے حضرت امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم پر خروج کیا اور اسد اللہ القہار کا فرشکار سے دار البوار کا رستہ لیا جن کی نسبت حدیث میں آیا کہ وُہ قیامت تک منقطع نہ ہوں گے، جب اُن کا ایک گروہ ہلاک ہوگا دوسرا سر اٹھائے گا یہاں تک کہ اُن کا پچھلا طائفہ دجال لعین کے ساتھ نکلے گا، بموجب اس وعدۂ صادقہ کے یہ قوم مغضوب ہمیشہ فتنے اٹھایا کی تیرہ صدی کے شروع میں اس نے دیارِ نجد سے خروج کیا اور بنام نجدیہ مشہور ہوئی جن کا پیشوا نجدی تھا اسی کا مذہب میاں اسمٰعیل دہلوی نے قبول کیا اور اُس کی کتاب کا ترجمہ بنام تقویۃ الایمان کہ حقیقۃً تفویت الایمان ہے ان دیار میں پھیلایا اور بلحاظ معلّمِ اوّل وہابیہ و بنظر معلّم ثانی اسمٰعیلیہ لقب پایا اس طائفہ حائفہ کا ہمیشہ سے یہی مذہب رہا ہے کہ دُنیا میں وہی موحد و مسلم ہیں باقی سب معاذ اللہ کافر۔ ردالمحتار جلد ۳ ص ۸۰۴؛

ویکفرون اصحاب نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علمت ان ھذا غیر شرط فی مسمی الخوارج بل ھو بیان لمن خرجوا علیٰ سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والا فیکفی فیھم اعتقادھم کفر من خرجوا علیہ کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوھاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا

اصحابِ رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ کافر کہنا کچھ خارجیوں کے لئے ضروری نہیں بلکہ خاص یہ ان خارجیوں کا بیان حال ہے جنھوں نے ہمارے آقا مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم پر خروج کیا تھا خارجی ہونے کو اتنا کافی ہے کہ جن پر خروج کریں انھیں اپنے عقیدے میں کافر جانیں جیسا ہمارے زمانے میں عبد الوہاب کے پیرووں سے واقع ہوا جنھوں نے نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر ظلماً قبضہ کیا اپنے آپ کو

ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من خالف اعتقادهم مشركون واستباحوا بذلك قتل اهل السنة وقتل علمائهم حتى كسر الله تعالٰی شوکتهم وخرب بلادهم وظفربهم عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین ومائتین والف[1]

حنبلی بتاتے تھے مگر اُن کا مذہب یہ کہ صرف وہی مسلمان ہیں اور جو اُن کے خلاف مذہب میں مشرک ہیں، اِسی بناء پر اُنھوں نے اہلِ سنّت و علمائے اہلِ سنّت کا شہید کرنا حلال ٹھہرالیا یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے اُن کی شوکت توڑی اُن کے شہر ویران کئے مسلمانوں کے لشکر کو اُن پر فتح دی ۱۲۳۳ھ بارہ سو تینتیس ہجری میں۔

یہاں سے تو اُن کی اصل نسل مذہب مشرب معلوم ہو لئے، اب علمائے کرام سے ان کا حکم سُنئے، بزازیہ جلد ۳ ص ۳۱۸:

یجب اکفار الخوارج فی اکفارهم جمیع الامة سواهم[2]

خارجیوں کو کافر کہنا واجب ہے اِس بناء پر کہ وہ اپنے سوا تمام اُمّت کو کافر کہتے ہیں۔

ظاہر ہُوا کہ یہ خصلت خبیثہ اِن میں آج کی نہیں بلکہ ہمیشہ سے ان کے اگلے پچھلے سب اسی مرض میں گرفتار تھے جس پر مشائخ مذہب رحمہم اللہ تعالٰی نے انھیں کافر جانا اور ان کی تکفیر کو فرض و واجب مانا، لُطف یہ کہ جناب شاہ عبدالعزیز صاحب بھی انھیں مشائخ کرام کی موافقت فرماتے بلکہ تکفیرِ خوارج کو مجمع علیہ بتاتے ہیں۔ تحفہ اثنا عشریہ ص ۲۲۷:

محارب حضرت مرتضٰی اگر از راہ عداوت و بغض ست نزد اہل سنت کافر ست بالاجماع وہمیں ست مذہب ایشاں درحق خوارج[3]

حضرت علی المرتضٰی سے جنگ کرنیوالا اگر ان سے عداوت و بغض کی وجہ سے کرتا ہے تو اہل سنت کے نزدیک بالاجماع وہ کافر ہے اور خوارج کے متعلق بھی ان کا یہی مذہب ہے (ت)

بالجملہ ماہ نیم ماہ و مہر نیمروز کی طرح ظاہر و زاہر کہ اس فرقہ متفرقہ یعنی وہابیہ اسمٰعیلیہ اور اس کے امام نافرجام

ع اس میں شک نہیں کہ اس گروہ ناحق پژوہ پر ہزاروں وجہ سے کفر لازم اور جماہیر فقہائے کرام کی تصریحیں اُن کے صریح کفر پر حاکم، نسأل الله تعالٰی العفو والعافیة فی الدنیا والاٰخرة (ہم اللہ سے دنیا و آخرت میں عفو و عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ ت) (باقی اگلے صفحہ پر)

---

[1] رد المحتار باب البغاة دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۳۰۹

[2] فتاوٰی بزازیۃ علٰی ہامش فتاوٰی ہندیۃ الباب الرابع فی المرتد نورانی کتب خانہ پشاور ۶/ ۳۱۸

[3] تحفہ اثنا عشریہ باب دوازدہم در تولا و تبرا سہیل اکیڈمی لاہور ص ۳۹۴

پر جزماً قطعاً یقیناً اجماعاً بوجوہ کفر لازم، اور بلاشبہہ جماہیر فقہائے کرام واصحابِ فتوٰی اکابر و اعلام کی تصریحاتِ واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کافر باجماعِ ائمہ ان سب پر اپنے تمام کفریات ملعونہ سے بالتصریح توبہ و رجوع اور از سرِ نو کلمۂ اسلام پڑھنا فرض و واجب اگرچہ ہمارے نزدیک مقامِ احتیاط میں اکفار سے کفِ لسان ماخوذ و مختار و مرضی و مناسب، واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

(بقیہ حاشیہ صفحۂ گزشتہ)

تنبیہ نبیہ : یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا مگر اللہ تعالٰی کی بے شمار رحمتیں بیحد برکتیں ہمارے علمائے کرام عظمائے اسلام معظمین کلمۂ خیر الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام پر کہ یہ کچھ دیکھتے وہ کچھ سخت و شدید ایذائیں پاتے ہیں اس طائفہ تالفہ کے پیر و پیرو سے ناحق ناروا بات بات پر بیچے مسلمانوں خالص سُنّیوں کی نسبت حکمِ کفر و شرک سنتے ایسی ناپاک و غلیظ گالیاں کھاتے ہیں، بااینہمہ نہ شدتِ غضب دامنِ احتیاط ان کے ہاتھ سے چھڑاتی، نہ ان نالائق و لاتعنی خباثتوں پر قوتِ انتقام حرکت میں آتی ہے، وہ اب تک یہی تحقیق فرمارہے ہیں کہ لزوم و التزام میں فرق ہے اقوال کا کلمۂ کفر ہونا اور بات، اور قائل کو کافر مان لینا اور بات۔ ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں گے، جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکمِ کفر جاری کرتے ڈریں گے۔ فقیر غفرلہ تعالٰی نے اس بحث کا قدرے بیان آخر رسالہ سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح ۱۲ میں کیا اور وہاں بھی باآنکہ اس امام وطائفہ پر صرف ایک مسئلہ امکانِ کذب میں اٹھتر وجہ سے لزومِ کفر کا ثبوت دیا کفر سے کفِ لسان ہی کیا۔ بالجملہ اس طائفہ حائفہ خصوصاً ان کے پیشوا کا حال مثل یزید پلید علیہ ما علیہ ہے کہ محتاطین نے اس کی تکفیر سے سکوت پسند کیا، ہاں یزید مرید اور انکے امام عنید میں اتنا فرق ہے کہ اس خبیث سے ظلم و فسق و فجور متواتر مگر کفر متواتر نہیں، اور ان حضرت سے یہ سب کلماتِ کفر اعلٰی درجۂ تواتر پر ہیں، پھر اگرچہ ہم براہِ احتیاط تکفیر سے زبان روکیں، ان کے خسار و بوار کو یہ کیا کم ہے کہ جماہیر ائمہ کرام فقہائے اسلام کے نزدیک ان پر بوجوہِ کثیرہ کفر لازم والعیاذ باللہ القیوم الدائم۔ امام ابن حجر مکی قواطع میں فرماتے ہیں،

انہ یصیر مرتدا علی قول جماعۃ وکفی بھذا خسارا وتفریطا۔[1] ایک جماعت کے قول پر وہ کافر ہے اس کے خسارے و ذلت کو یہی کافی ہے (ت)

اللہ عزوجل پناہ دے اور دین حق پر دنیا سے اٹھائے آمین، والحمد للہ رب العلمین واللہ سبحنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم ۱۲ سل السیوف تصنیف العلامۃ المصنف مدظلہ العالی۔

---

[1] الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مکتبۃ دار الشفقۃ استنبول ترکی ص ۳۶۲

الحمدللہ کہ یہ اجمالی اجلالی جواب باصواب غرہ جمادی الآخرہ روز مبارک جمعہ فاخرہ ۱۳۱۲ھ ہجریہ طاہرہ کو بدر سمائے ختام اور بلحاظ تاریخ[۱۲] الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ[۱۳] نام ہو۔

نسأل اللہ تعالٰی ان یدیمنا علی الایمان و السنۃ ویختم لنا علی دینہ الحق بعظیم المنۃ ویدخلنا بجاہ حبیبہ الکریم علیہ افضل الصلٰوۃ والتسلیم فردوس الجنۃ وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا و مولٰنا محمد سید الانس والجنۃ وعلٰی اٰلہ وصحبہ واھلہ و حزبہ اجمعین، والحمد للہ رب العٰلمین۔

ہم اللہ تعالٰی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ایمان و سنت پر دوام بخشے اور اپنے دین حق پر ہمارا خاتمہ فرمائے اپنے بڑے احسان سے اور حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام اپنے حبیب کریم کے وسیلہ سے ہمیں جنت الفردوس عطا فرمائے، وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا و مولانا محمد سید الانس والجنۃ وعلٰی آلہ وصحبہ واہلہ وحزبہ اجمعین، والحمد للہ رب العالمین۔ (ت)

کتبہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفٰی النبی الامی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱

عبدالمصطفٰی احمد رضا خاں